SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 13, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at Fourty six minutes after ten in the morning, with Mr. Chairman (Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذى له ما فى السمٰوٰت وما فى الارض وله الحمد فى
الا خرة وهو الحكيم الخبير O يعلم ما يلج فى الارض وما
يخرج منها وما ينزل من السمآء وما يعرج فيها وهو الرحيم
الغفورO وقال الذين كفرو الاتاتينا السا عته قل بلى وربى لتا
تينكم علم الغيب لا يعزب عنه مثقال ذرة فى السمٰوٰت ولا فى
الارض ولا اصغر من ذلک ولا اكبر الا فى كتب مبينO

ترجمہ، شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریف خدا ہی کو (سزا وار) ہے (جو سب چیزوں کا مالک ہے) یعنی وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا (اور) خبردار ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 13, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at Fourty six minutes after ten in the morning, with Mr. Chairman (Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذى له ما فى السمٰوٰت وما فى الارض وله الحمد فى

الا خرة وهو الحكيم الخبير O يعلم ما يلج فى الارض وما

يخرج منها وما ينزل من السمآء وما يعرج فيها وهو الرحيم

الغفورO وقال الذين كفرو الاتاتينا السا عته قل بلى وربى لتا

تينكم علم الغيب لا يعزب عنه مثقال ذرة فى السمٰوٰت ولا فى

الارض ولا اصغر من ذلک ولا اكبر الا فى كتب مبينO

ترجمہ، شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریف خدا ہی کو (سزا وار) ہے (جو سب چیزوں کا مالک ہے) یعنی وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا (اور) خبردار ہے۔

جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور وہ مہربان (اور) بخشنے والا ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ہم پر نہیں آئیگی۔ کہہ دو کیوں نہیں (آئیگی) میرے پروردگار کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہیگی (وہ پروردگار) غیب کا جاننے والا (ہے) ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز اس سے چھوٹی یا بڑی نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جزاک اللہ - Question hour جی. question No.11. Dr. Abdul Hayee Baloch Sahib جی۔

11. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that A.G. Balochistan has never been appointed from the persons having the local domicile of Balochistan, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to appoint a person having the local domicile of Balochistan as Accountant General Balochistan, if so, when?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The post of A.G. Balochistan is in BPS-20 and so far no officer of Accounts Group having local domicile of Balochistan, is/has been in BPS-20.

(b) whenever an Accounts Group officer having Balochistan domicile is available in BPS-20 he would be considered for appointment as A. G. Balochistan.

Mr. Chairman: Supplementary question.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب میرا وزیر موصوف سے یہ supplementary سوال ہے کہ موجودہ حکومت اور ماضی کی حکومتیں بڑا دعویٰ کرتی رہیں کہ بلوچستان کو بہت ہم ترقی دے رہے ہیں اور اس کو ملازمتوں میں quota یا اس کی حیثیت ہم مان رہے ہیں کہ ملازمتیں دی جائیں گی۔ اس کا صحیح ثبوت یہ ہے جناب کہ خود جواب میں یہ کہتے ہیں کہ اکاؤنٹ گروپ کا ۲۰ گریڈ میں کوئی local آدمی نہیں ہے' اس لئے ہم وہاں نہیں لگا رہے ہیں ۔میں ان سے ایک تو یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ہمیں ملازمتوں میں آپ induct نہیں کر رہے ہیں بلکہ نکال رہے ہیں تو ہم کس طرح سے بیس گریڈ تک پہنچیں گے جب کہ آپ کی پالیسی کے مطابق down sizing اور right sizing ہے ۔ تو ہم کیسے بیس گریڈ تک پہنچیں گے جب آپ ہمیں اس طرف جانے ہی نہیں دیتے۔ نمبر ایک۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت پورے ملک میں نہ صرف بلوچستان میں بلکہ کہیں بھی اکاؤنٹس گروپ کے علاوہ بیس گریڈ افسر as A.G پنجاب' سندھ' بلوچستان' فرنٹیئر میں نہیں ہوا ہے۔ یہ جواب دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین جیسا کہ فاضل ممبر کو معلوم ہو گا۔ گریڈ بیس ۱۷ سال کی نوکری کے بعد promotion سے ہوتا ہے۔ جو لوگ اکاؤنٹس گروپ میں آئے تھے بلوچستان سے وہ اب گریڈ nineteen میں پہنچے ہیں۔ ایک افسر grade 19 میں ہے' یہ دوسری پوسٹ ہے' یہ تو اے۔جی کے بارے میں پوچھا ہے ' ایک اور پوسٹ D.G. Audit کی ہے۔ وہ بھی گریڈ بیس کی ہے ' وہاں ہم نے انیس گریڈ کا officiating charge اس کو دیا ہوا ہے۔ جب کوئی دوسرا ہو گا تو وہ ہو جائے گا۔ Central Superior Services میں تو quota پوری طرح observe ہوتا رہا ہے ۔ لیکن جیسے جیسے اب ان کے جو ممبران ہیں اس وقت بلوچستان سے ' جب وہ senior ہوں گے تو وہ ہو جائیں گے۔ اور باقی جو انہوں نے بات پوچھی ہے کہ اور کوئی ہے ؟ اس کے بارے میں دوبارہ پوچھیں کہ بلوچستان کے اور افسران کس کس گروپ میں ہیں یا باقی اکاؤنٹس گروپ کے کو ن سے ہیں ۔ انہوں نے صرف جو دو پوسٹیں بلوچستان کی ہیں ان کے بارے میں سوال پوچھا تھا جس کا میں نے جواب دے دیا۔

جناب چیئرمین: جی۔ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب دوسرا یہ ہے کہ پورے بلوچستان کے علاوہ سندھ ' پنجاب اور فرنٹیئرمیں کوئی ایسا افسر گریڈ 20 کا اے جی مقرر نہیں ہوا ہے جس کا اکاؤنٹس گروپ سے تعلق نہ ہو ۔یعنی اکاؤنٹس گروپ کے علاوہ بھی ہمارے آفیسرز ہیں - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ؟

جناب چیئرمین۔نہیں ' آپ کا مطلب یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا افسر موجود ہے جو اکاؤنٹس گروپ کا نہیں ہے لیکن اس پوسٹ پر آسکتا ہے ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب exactly' یا کیا کسی ایک صوبے میں پہلے ایسا ہوا ہے؟

جناب سرتاج عزیز۔جناب اکاؤنٹس کی پوسٹ سپیشلائیزڈ پوسٹ ہوتی ہے۔ اس میں عام طور پر اکاؤنٹ کا تجربہ شمار ہوتا ہے اور آڈیٹر جنرل اس کو appoint کرتا ہے۔ اگر بلوچستان کے جو آفیسران ہیں ان کی باقی سیکریٹریٹ میں بھی ضرورت ہے ۔ باقی محکموں کو بھی ضرورت ہے۔ اگر ایسی کوئی بہت important position ہے جس میں ان کی ضرورت ہے' اگر ان کے ذہن میں کوئی تجویز ہے تو بے شک دے دیں لیکن مجموعی طور پر اکاؤنٹ کے تجربے والا افسر ہی اکاؤنٹنٹ جنرل ہو تو وہ بہتر ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے ---

جناب چیئرمین۔یہ تیسرا ہوگا۔ دو ہوگئے ہیں جی ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔وہ تو جناب وضاحت تھی ۔ جو وہ نہ دے سکے ۔

جناب چیئرمین۔اچھا پوچھیں تو سہی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب ' دوسرا میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ اگر ہم بلوچستان کے نمائندے ان کو point out کریں کہ ہمارے پاس ۲۰ گریڈ کے افسر ہیں یا پاکستان میں کہیں اکاؤنٹس گروپ کے علاوہ بیس گریڈ کے لوگ اس پوسٹ پر آئے ہیں تو کیا وزیر خزانہ صاحب ایوان کو یہ assurance دیں گے کہ ہم اس کی تقرری کردیں گے ؟

جناب چیئرمین۔جناب سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔یہ آڈیٹر جنرل کا محکمہ ہے چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ

constitutional post ہے لیکن ان کے نوٹس میں ضرور لے آئیں گے کہ یہ افسر موجود ہیں ان کو آپ consider کریں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب بلیدی صاحب ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔جناب مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہر دفعہ اور ہر وقت یہ کہا جاتا ہے کہ برابری کی بنیاد پر مساوی بنیاد پر ہرصوبے کے ساتھ رواداری رکھتے ہیں لیکن جب بلوچستان کا چیف سیکریٹری بھیجا جاتا ہے تو دوسرے صوبے کا ہم پر مسلط کیا جاتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا بلوچستان کا ڈومیسائل والا کسی دوسرے صوبے میں چیف سیکریٹری پنجاب اور سندھ کے لئے بھیجا ہے۔ اگر یہ روایت ہے تو وہاں سے بھی دوسرے صوبوں میں بھیجا جائے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں ہمارے سیکریٹریٹ میں اس گریڈ کے افسر موجود ہیں لیکن اس کے باوجود جب بھی ایسا موقع آتا ہے تو دوسرے صوبوں سے وہاں بھیجا جاتا ہے اور گورنر بھی یہاں سے بھیجا جاتا ہے ۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ اس زیادتی کا کب تک ازالہ کیا جائے گا؟

جناب چیئرمین۔وزیر خزانہ صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔اس میں خدا کے فضل سے کوئی زیادتی نہیں ہے بلکہ بہت سی وزارتوں میں بھی اور محکموں میں بھی بلوچستان کے افسر رہے ہیں ۔ یہ ضروری بات ہے کہ تعداد قدرے کم ہے تو اسلئے ہر جگہ نہیں ، لیکن اصولی طور پر اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر بلوچستان کے افسر سینیارٹی کے لحاظ سے سیکریٹری ریلویز رہے ہیں ،فیڈرل سیکریٹری بھی رہے ہیں ---

جناب چیئرمین۔چیف سیکریٹری بھی رہے ہیں کیا نام ہے جی ان کا؟ ---- ہاں یونیگر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔اسی کا میں نے کہا ہے کہ سیکریٹری ریلوے رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جیسے جیسے بلوچستان کے افسران کی سینیارٹی بڑھے گی انشاء اللہ ان کو زیادہ ذمہ داریاں دی جائیں گی۔ اس میں کوئی discrimination نہیں ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ کم از کم ۔ جی اگلا سوال نمبر32۔

32. * Syed Qasim Shah: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number, names, pay scale and domicile of officers working the overseas branches of the nationalised commercial Banks indicating also the particulars of the Bank branches; and

(b) the number of posts in BPS-17 and above lying vacant in the C.B.R.?

Mr. Sartaj Aziz: (a) As reported by the NCBs, the total number of officers of NCBs working in overseas branches and representative offices is 263. The total number of branches, inclusive of representative offices is 108. Details are given below:

	NBP	HBL	UBL
No. of Officers	59	110	94
No. of Branches/Rep. Offices	29	58	21

Details regarding the names, pay scales and domiciles are available at annex I.

(b) Since the CBR is under reorganization, the number of actual vacancies can be determined after the reorganization has been completed.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں۔ اگلا سوال نمبر 38 جی صفدر علی عباسی صاحب۔

38. *Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that Customs duty has been revised on various items after the announcement of the recent Economic Revival package, if so, its details?

Mr. Sartaj Aziz: The rates of customs duty were revised after the

announcement of Economic Revival package according to details given in Annex-I.

Annex-I

1. On 11th April, 1997, the rates of duty on primary and secondary raw materials and intermediate goods were cascaded in 14 chapters of Pakistan Customs Tariff, namely Chemical (Ch. 28 & 29), Plastic (Ch. 39), Rubber (Ch. 40), Paper (Ch. 48) and Steel & other metals (Ch. 72, 74 - 81) vide Notification S.R.O. 274(I)/97, dated 11-4-1997.

2. On 9th May, 1997 the decisions on the first report of the Anomalies Committee were implemented through the following SROs:

S.R.O. 320(I)/97

S.R.O. 321(I)/97

S.R.O. 322(I)/97

S.R.O. 323(I)/97

S.R.O. 324(I)/97

S.R.O. 325(I)/97

S.R.O. 326(I)/97

S.R.O. 327(I)/97

S.R.O. 328(I)/97

S.R.O. 329(I)/97

S.R.O. 330(I)/97

S.R.O. 331(I)/97

S.R.O. 332(I)/97 All dated 9-5-1997

3. On 28th May, 1997 the decisions on the second report of the Anomalies Committee were implemented through the following SROs:

S.R.O. 378(I)/97

S.R.O. 379(I)/97

S.R.O. 380(I)/97

S.R.O. 381(I)/97

S.R.O. 382(I)/97

S.R.O. 383(I)/97

S.R.O. 384(I)/97

S.R.O. 385(I)/97

S.R.O. 386(I)/97

S.R.O. 387(I)/97 All Dated 28-5-1997

4. On 13th June, 1997 i.e. the Budget day:

(i) S.R.O. 386(I)/97 and S.R.O. 387(I)/97 dated 28th May, 1997 were transposed to the Tariff except a few items which were reflected in new notifications, namely:-

(a) S.R.O. 430(I)/97 dated 13-6-1997; and

(b) S.R.O. 436(I)/97 dated 13-6-1997.

(ii) The scope of erstwhile S.R.O. 962(I)/90 was widened by deletion of negative list contained therein and extending the concession to exporters of software. It was reissued in the shape of S.R.O. 424(I)/97 dated 13-6-1997.

(iii) Duty structure on Iron and Steel Scrap (PCT headings 72.04 and 89.08) and Steel products (PCT headings 72.06, 72.07, 72.08 to 72.12) was rationalized and transposed in the Tariff.

(iv) Customs duty on Newsprint (PCT 48.01) was reduced from 45% to 10% in the tariff whereas the rate of 5% for imports by the newspapers will continue in S.R.O. 444(I)/96 dated 14-6-1996.

(v) Duty on aluminum profiles (PCT heading 7604.2090) raised to @ 35% from 25%.

(vi) To cater the needs of bound rates under SAPTA, a separate notification No.S.R.O. 426(I)/97 dated 13-6-1997 was issued.

(vii) The rate of customs duty on soyabean meal (PCT heading 23.04) was reduced to 10% ad *valorem* from 25% for all types of importers.

(viii) The duty rate of imported polypropylene (polymer and co-polymer) which is raw material for BOPP film reduced to 25% for BOPP film manufacturers under S.R.O. 444(I)/96, dated 14-6-1996.

(ix) Duty on vegetable wax (PCT 1521.1000) and additives used in lubricants (PCT 3811.2100, 3811.2900) reduced from 35% to 25%.

5. On 01-07-1997, the following notifications of regulatory duty were issued:

S.R.O. 494(I)/97 Dated 1-7-1997

S.R.O. 495(I)/97 Dated 1-7-1997

S.R.O. 496(I)/97 Dated 1-7-1997

S.R.O. 497(I)/97 Dated 1-7-1997

S.R.O. 498(I)/97 Dated 1-7-1997

6. On 07-08-1997, the following notifications in compliance with the decision taken in relation to Trade Policy 1997-98 were issued:

S.R.O. 588(I)/97 Dated 7-8-1997

S.R.O. 589(I)/97 Dated 7-8-1997

S.R.O. 590(I)/97 Dated 7-8-1997

S.R.O. 591(I)/97 Dated 7-8-1997

S.R.O. 592(I)/97 Dated 7-8-1997

S.R.O. 593(I)/97 Dated 7-8-1997

7. In addition to above a few other notifications were issued to give effect to the decisions taken by the ECC from time to time. The notifications issued are:

S.R.O. 556(I)/97 dated 28-7-1997

S.R.O. 557(I)/97 dated 28-7-1997

S.R.O. - (I)/97 dated 12-9-1997

S.R.O. - (I)/97 dated 15-10-1997

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟ جی ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - جناب میں مسلسل پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس پر سرتاج عزیز صاحب کی خدمت میں عرض کرتا رہا ہوں کہ حکومت نے ۲۸ مارچ کے پیکیج کا اعلان کرنے کے بعد بہت بڑی revisions کی ہیں جس کو وہ کافی دفعہ deny بھی کرتے رہے ہیں - لیکن اس سوال کے جواب کو اگر آپ دیکھیں تو ۲۸ مارچ کے پیکیج کے بعد ۱۱ اپریل کو ایک major revision ہوئی ' ۹مئی کو major revision ہوئی ' ۲۸ مارچ کو major revision ہوئی - ۱۳ جون کو ایک major revision ہوئی ' اور اگست ۹۷ء تک بھی بہت بڑی revisions ہوئیں ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب وہ اس قسم کے major revisions کریں گے۔SROs پر SROs جاری CBR کی طرف سے ہوتے جائیں گے تو ان کا یہ پیکیج کس طرح کامیاب ہو سکے گا؟

جناب چیئرمین۔جی وزیر خزانہ صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب اگر فاضل ممبر غور سے ان amendments کو study کریں تو وہ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ 28 مارچ کو جو ہم نے tariff rationalisation کی ہے اس کے مقابلے میں آج تک اس سے بہتر rationalisation نہیں ہوئی۔ ہم نے مجموعی طور پر duties کو reduce کیا maximum کو 65سے 40 اور جو ٹوٹل categories تھیں cascading کی وہ پہلے 13 تھیں ان کو 5 پر لائے ,10,15,25,35 اور 45 اب اس میں جب آپ adjust کریں ۱۳

سے squeeze کر کے تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ anomalies پیدا ہوتی ہیں in terms of reduced level of protection یعنی اگر ایک انڈسٹری کو پہلے اس میں raw material اور finished goods یا components کے درمیان 15 یا 20 کا مارجن تھا جو 65 میں allowed ہے وہ اب 45 میں نہیں ہو گا تو ان انڈسٹریز نے ظاہر ہے اپیلیں کیں کہ یہ جو ہمارا raw material ہے اس میں فرق بہت کم رہ گیا ہے یا اس کو ایڈجسٹ کیا جائے یا کوئی اور corresponding raw material ہے ۔ یہ بہت بڑی exercise ہے اس پر جو ہم نے anomalies committee بنائی انہوں نے دو رپورٹیں پیش کیں، ایک پانچ مئی کو ایک بائیس مئی کو۔ پہلی کی recommendation ہم نے ۹ مئی میں کی اور دوسری کے مقابلے میں اٹھائیس مئی کو ہم نے ان کا پراسیس کر کے اور وہ SROs ایشو کئے اور اس کے بعد بجٹ میں کچھ آئٹم ایسے تھے ہمارے ہاں سینکڑوں concessionary SROs تھے کہ ایک ایک انڈسٹری کو انہوں نے کنسیشن کے ذریعے سے --- کوئی چھیالیس SRO تھے کہ ایک انڈسٹری کو یہ رعایت، دوسری کو یہ رعایت، اس سے بہت زیادہ distortion پیدا ہوتی تھی ہم نے ان میں سے زیادہ تر کو eliminate کر کے بجٹ میں integrate کر کے سسٹم کو کلین اپ کیا۔ اس کے بعد جو اگست والی ہیں اس میں بعض live animals اور leathers کے بارے میں جو ہم نے ایکسپورٹ پالیسی کے incentives تھے ان کو concrete legal shape دی۔ یہ مجموعی طور پر جو اب موجودہ سسٹم ہے وہ SRO کی تعداد دیکھ کر نہیں پتا چلتا ۔ اس کی فلاسفی، اس کا rationale اور اس کا مجموعی impact اور ان ریفارمز کو بہت appreciate کیا گیا۔ پہلی دفعہ ہمارا tariff structure بہت اس لحاظ سے بہتر ہوا ہے اور اس میں جو incentives ہیں ایکسپورٹ کے بھی، اور smuggling prone items کی ڈیوٹی کم کی ہے تاکہ سمگلنگ کم ہو اور جو بوجھ تھا بہت سی انڈسٹریز پر دس فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی کا وہ کم ہوا۔ ان کی revival کے حوالے سے ان کو وہ ملے گی اور چند ایک چیزیں جو ہیں مثلاً مشینری پر ڈیوٹی maximum کم ہوئی ہے دس فیصد ی یعنی اس میں وقت نہیں ہے سوال کے جواب دینے میں اگر یہ اس پر interested ہوں تو اور ذرا وقت دیں یہ دیکھیں گے کہ یہ بہت بڑا ریفارم ہے اور بڑی اچھی طرح implement ہوا اور اس سے انڈسٹری اور فیڈریشن آف چیمبر آف کامرس وغیرہ سب خوش ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی، جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ میں محترم وزیر صاحب کی توجہ ۔۔۔ خیر ایک تو ان کی منسٹری کی غلطی ہے کہ SRO جاری کر دیتے ہیں SRO کے نمبر تک لکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔ یہ تو ان کی غیر ذمہ داری کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے صفحہ نمبر پانچ پر ہے جناب آخری دو SRO ان کے نمبر تک نہیں ہیں لکھے ہوئے ۔ اللہ جانتا ہے کہ ان SROs کا کیا بنے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ عام تاثر ہے موجودہ حکومت کا ' پہلے جب دور حکومت تھا اس وقت بھی یہی تھا کہ یہ ڈیوٹی کم دیتے ہیں اور دو مہینے بعد ڈیوٹی دوبارہ بڑھا دیتے تھے۔ اس دو ماہ کے عرصے میں ان کے نور نظر افراد' جن کو معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوٹی دو ماہ بعد بڑھ جائے گی' وہ اپنے shipment clear کرا لیتے ہیں اور اس طرح سے کروڑوں اور اربوں روپے کے یہ ناجائز فائدے اٹھاتے ہیں یہ ان کا طریقہ واردات ہے۔ یہ آج نئی بات نہیں ہے چونکہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ economic package کے نتیجے میں سرمایہ کاری کیسے ہو گی جب آپ سرمایہ دار کو یہ کہہ رہے ہیں کہ تمہارے امپورٹیڈ مشینری اور پارٹس and equipments کے اوپر ڈیوٹی ہم نے دس فیصد کر دی 28 مارچ 1997 کو بعد میں یہ کہا گیا ہے 9 مئی 1997 کو انہی آئٹم کے اوپر ڈیوٹی 35 فیصد کر دی یہ کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں ۔ پوری قوم پریشان ہے کہ سرمایہ کاری اس ملک میں صرف اس وجہ سے نہیں ہو رہی کیونکہ اس حکومت کی کوئی ترجیحات نہیں ہیں' کوئی definite پالیسی نہیں ہے' کوئی rate of duties نہیں ہے اور روزانہ یہ اپنے فیصلے خود ہی بدلتے رہتے ہیں اور خود ہی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے گزشتہ فیصلے غلط تھے۔ یہ میرا کہنا ہے کہ آپ کس طرح سے سرمایہ کاری کو بڑھائیں گے اور کس طرح سے اس ناجائز اربوں روپے کے فائدے importers جو اٹھا رہے ہیں the fluctuation in the tariff of the imported goods

جناب چیئرمین ۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز ۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے سوال پوچھنے کی بجائے تقریر کر دی اور تقریر ایسے موضوع پر کی کہ جس پر ان کو خود زیادہ علم نہیں ہے اگر کوئی مثال دیتے کہ یہ ہوا اور اس کی وجہ سے کیوں ہوا تو اس کا میں جواب دیتا ان کا جو بنیادی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جناب صفدر عباسی صاحب آپ نے سوال کیا ہے تو اب اس کا

جواب بھی سن لیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی سرتاج عزیز۔

جناب سرتاج عزیز۔جناب والا! ان کا جو اپنا تجربہ ہے وہ اس کی روشنی میں ہر ایک پر شک کرتے ہیں ۔ان کے وقت میں یہ حالت تھی کہ میریٹ ہوٹل میں ایجنٹ بیٹھے ہوتے تھے کہ کونسے ایس آر او کتنے پیسے پر ایشو کرائیں گے،چونکہ یہ خود اس قسم کی وارداتوں میں ملوث رہے ہیں تو اسی بنا پر دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں ۔ اس وقت یہ ایک چیز بھی ثابت کر دیں جو ہم نے غلط وجوہات کی وجہ سے کی ہے ۔ اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ان کا جو assessment ہے وہ بالکل superficial ہے ۔اگر تبدیل کیا ہے تو ضرور کوئی اس میں عوامل ہوں گے ۔ یہ نہیں دیکھا کہ کس وجہ سے تبدیل کیا گیا ہے ۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں ۔ ان کے ذہن میں اپنا ہی طریقہ کار موجود ہے تو دوسروں پر بھی اسی لئے شک کرتے ہیں ۔میں ان کو دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ جو پوری revision ہوئی ہے ' یہ بالکل صحیح طریقے سے ہوئی ہے ' rationalization سے ہوئی ہے اور انڈسٹری کے لئے بہتر ہے ۔ یہ بلا وجہ political motive تلاش نہ کریں ' اگر کوئی specific بات ہے تو وہ کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ چیئرمین صاحب! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیں ۔

سید اقبال حیدر ۔جناب والا! 28 مارچ کے بعد سے مسلسل ---پہلے تو انہوں نے economic package دیا ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں نہیں وہ تو ساری بات ہو گئی ہے ۔ آپ specifically بتائیں کہ فلاں آپ نے ایشو کیا' with draw کیا ۔ اس سے یہ ہوا ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! وہ خود اس جواب میں تسلیم کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ بتائیں کہ وہ کونسا ایس۔ آر ۔او ہے ؟

سید اقبال حیدر ۔ وہی ایس۔ آر۔ او جس کے تحت انہوں نے ۹ مئی کو revise کیا ' انڈسٹریز کے اوپر ڈیوٹی بڑھا دی گئی۔ نمبر ۲ آئیٹم میں۔

The decision of the first report of the anomalies committee......

Mr. Chairman : It is written on 9th May, 1997 the decisions of the first report of the anomalies committee were implemented through the following S.R.Os.

تو آپ کا یہ کہنا ہے کہ یہ change ہوا ہے اور اس سے پیسے بنائے گئے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! ۲۸ مارچ کو انہوں نے یہ فیصلہ کیا اور پھر اسے ۹ مئی کو بدلا، پھر آپ نمبر ۳ ائیٹم میں دیکھیں کہ پھر انہوں نے ۲۸ مئی کو بدلا۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو سیکنڈ رپورٹ پر ہے۔ دیکھیں کہ پہلی رپورٹ about some items آئی ہو گی۔ اس پر عمل درآمد ہو گا۔ سیکنڈ رپورٹ about some other items کی آئے گی۔ Let us ask the Finance Minister دیکھیں کہ اگر آج فیصلہ ایک anomalies committee کا ہوتا ہے، وہ دس ائیٹم کے بارے میں ہے تو دس آئیٹم کا ہی ہو گا۔ صفدر عباسی صاحب! پہلے ایک بات تو ختم کر لیں تاکہ ان کا سوال تو ختم ہو جائے۔ فنانس منسٹر صاحب اقبال حیدر صاحب کا کہنا ہے کہ ۹ مئی ۱۹۹۷ کو ایک فیصلہ ہوا اور اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ

On 9th May, 1997 the decisions of the first report of the anomalies committee were implemented through the following S.R.Os.

تو ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ جو decision ہوا ہے، یہ change ہوا ہے اور اس سے یہ کہتے ہیں کہ پیسے بنائے گئے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! اتفاق سے ان کا اپنا سوال نمبر ۲۳۸ تین سوالوں کے بعد آ رہا ہے، جس میں انہوں نے iron and steel specifically پوچھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں پھر وہ اس وقت کر لیں گے۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس وقت اگر آپ دیکھیں گے تو جو درمیان میں ہوا وہ الٹا ہوا یعنی ڈیوٹی increase کی گئی، پیسے بنانے کی بات نہیں تھی اور جو ۲۸ مارچ سے پہلے تھی، وہ واپس ہو گئی۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں تبدیلی ہوئی ہے تو شاید اس میں کچھ ہوا ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب والا! اس میں جوجواب دیئے گئے ہیں ۔اس کا سب سے اہم پہلو changes in duties کا ہے۔ اس کا rationale ہوتا ہے۔ اگر وہ rationale سمجھ جائیں گے تو بڑی آسانی سے یہ خود قبول کر لیں گے کہ ہاں یہ صحیح فیصلہ تھا ، اگر only on the face of it جو یہاں لکھا ہوا ہے کہ فلاں تاریخ کو تبدیل کی گئی ، فلاں تاریخ کوپھر تبدیل کی گئی ، فلاں تاریخ کو پھر تبدیل کی گئی ۔ آئیٹم مختلف ہو سکتے ہیں لیکن جو فنانس وزیر صاحب بتا رہے ہیں وہ اہم چیز ہے ۔اس کا rationale اگر یہ سمجھیں گے تو یہ خود اس کو accept کریں گے کہ ہاں یہ چیز صحیح ہوئی۔ میرے خیال سے جو ہمارے دوست ہیں ، ان کو بھی یہ معلوم ہے کہ اس پر بڑی full debate ہوئی تھی اور business and industry کے ساتھ بھی dialogue develop کر کے یہ تمام چیزیں کی گئی تھیں۔ اس کے اندر اگر اس کی rationale کی وضاحت کرنے جائیں گے تو بہت سارے پیپر اس میں لگ جائیں گے ،اس کا بہت بڑا reply ہو گا ۔ اگر یہ چاہیں --- دیکھیں میں نے اقبال حیدر صاحب کی بات بڑے تحمل سے سنی ہے۔ جناب میں ان کو یہی بتا رہا ہوں کہ اس کے لئے کوئی الگ سوال بنائیں ، اس کا rationale فنانس کمیٹی میں explain کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا جو rationale ہے وہ important ہے۔ it is not the number of changes sir.

جناب چیئرمین۔ جی سمجھ آ گئی ۔جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ میں اس لحاظ سے معذرت خواہ ہوں کہ شاید یہ direct اتنا relevant نہ ہولیکن منسٹر صاحب شاید مہربانی فرمائیں۔ جناب والا! میں ڈیوٹی کے حوالے سے بات کروں گا کہ اس وقت اس ملک میں ہزاروں کی تعداد میں ایسی گاڑیاں گھوم رہی ہیں جن پر کسٹم ڈیوٹی ادا نہیں کی گئی۔ ان میں سے اکثر گاڑیاں ایسی ہیں جن کو excise department نے documents بھی issue کر رکھے ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ genuinely duty ادا کرنا چاہتے ہیں۔ CBR وغیرہ اور متعلقہ محکمے اس پر اتنا زیادہ fine لگا رہے ہیں کہ لوگ اس fine کے ڈر

سے ڈیوٹی بھی ادا نہیں کرتے، جس کی وجہ سے اگر بہت سی گاڑیاں پکڑی گئی ہیں تو وہ بھی قوم کا سرمایہ ضائع ہو رہا ہے۔ اگر انہوں نے ڈیوٹی دینی ہے اور وہ نہیں دے رہے تو وہ بھی حکومت کے revenue میں نہیں آئی۔ کیا وزیر صاحب اس سلسلے میں کوئی معلومات حاصل کریں گے اور اگر میری معلومات درست ہیں تو کیا اس سلسلے میں کوئی rational policy بنائیں گے تاکہ لوگ vehicles پر duties بھی ادا کر دیں اور اگر تھوڑا بہت جرمانہ ہے تو وہ بھی ادا کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ یہ بات نوٹس میں بھی آ چکی ہے اور اس پر تجویز بھی آئی تھی کہ مناسب ڈیوٹی لے کر ان کو regularize کر دیا جائے۔ اس میں جو بڑی قباحت ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح آپ سمگلنگ کو legitimise کریں گے، regularize کریں گے کہ آئندہ بھی لوگ اس طریقے سے لائیں۔ اس لئے جو لائحہ عمل سوچا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ جتنے motor vehicles کے ریکارڈز ہیں ان کو computerize کیا جائے، ان کی number plates اس طریقے سے issue کی جائیں کہ automatically کوئی duplicate نہ کر سکے تاکہ یہ راستہ آئندہ کے لئے بند ہو جائے، ایک دفعہ جب یہ راستہ آئندہ کے لئے بند ہو جائے گا تو پھر جو اس وقت ہیں ان کو کس طرح regularize کرنا ہے وہ پھر سوچا جا سکتا ہے لیکن جب تک سسٹم بہتر نہ ہو تو اس سے اور لوگ encourage ہوں گے، کیونکہ وہ بغیر ڈیوٹی کے گاڑی لے آتے ہیں اور کچھ نہ کچھ پیسے دے کر جعلی نمبر پلیٹ لے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حاجی دلاور خان صاحب۔

حاجی دلاور خان۔ میں نے وزیر خزانہ صاحب کو دو تین دفعہ کہا تھا کہ افغانستان ایجنسی سے، فاٹا کی طرف سے گاڑیاں آتی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں اسلام آباد میں بھی چکر لگا رہی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ان پر ڈیوٹی مقرر کریں، حکومت کا خزانہ بھی بھر جائے گا اور سمگلنگ کی بھی روک تھام ہو جائے گی۔ یہ گاڑیاں مختلف طریقوں سے آتی ہیں، کوئی کوئٹہ میں رجسٹر ہوتی ہے، کوئی پاراچنار میں ہوتی ہے، کوئی لاہور میں ہوتی ہے اور کبھی کشمیر میں ہوتی ہے۔ اس کے لئے کوئی حل نکالیں، کروڑوں اربوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ یہ سلسلہ کسی طریقہ سے

بند نہیں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ ان کی اچھی تجویز ہے ، فاٹا کے ممبروں سے صلاح مشورہ کر کے فاٹا میں ٹیکس وغیرہ لگائیں۔ جی احسان الحق پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ذکر کیا کہ Economic revival package کے نتیجے میں یہ changes کی گئیں ، تو نمبر ایک، میں ان سے پوچھوں گا کہ اب تک Economic package کے کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ نمبر دو یہ SRO's change کئے گئے ہیں on the basis of the recommendation of the anomalies committee۔ تو ذرا ہاؤس کو بتائیں گے کہ وہ reports کیا تھیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ وہ رپورٹیں available ہیں ، وہ چاہیں تو سوال پوچھ لیں یا کمیٹی میں کرنا چاہیں تو پیش کر دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ جو ان کا پہلا سوال تھا کہ revival package کا نتیجہ کیا نکلا ، ظاہر ہے نتیجے میں کچھ وقت لگتا ہے لیکن Industrial revivalشروع ہو چکی ہے، ہمارے پاس تقریباً 27 industrial group کا جو پہلے تین مہینے ، جولائی سے ستمبر تک کے نتائج آئے ہیں اور اس میں بعض انڈسٹریز کی average increase 30%,40%, 10%,5%ہے ۔ جو average increase ہے large scale manufacturing میں وہ تین ساڑھے تین فیصد ہے۔ Last year 1.3 تھا۔ اس حد تک revival ہو چکی ہے لیکن ہمیں امید ہے کہ ہمارا ٹارگٹ اس سال ۷ فیصد کا ہے تو اس کے قریب انشاء اللہ ہم چلے جائیں گے کیونکہ بنیادی طور پر صرف ایک وجہ انڈسٹری کی جو slow down کی تھی اس میں صرف یہ tariff تھا یہ ایک آئیٹم تھا۔ دوسرا جو تھا وہ high mark up کا جو rate ، وہ بھی کم ہو چکا ہے۔ بجلی اورگیس کی قیمتیں زیادہ بڑھی تھی وہ ہم کم تو نہیں کرسکے لیکن اس کو کسی حد تک stabilize کیا ہے۔ تیسرا جو تھا generally demand کی کمی تھی۔ مانگ نہیں تھی تو جیسے جیسے agriculture growth یا کچھ crops اچھی ہوں گی تو وہ ڈیمانڈ کی بھی revival ہوگی تو امید ہے کہ یہ ریکوری کا پراسیس، جو شروع ہو چکا ہے، یہ تیزی پکڑے گا اور جون تک اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

جناب چیئرمین : ملک رؤف صاحب، آخری سوال۔

ملک عبدالرؤف خان: جناب چیئرمین! سوال یہ ہے جیساکہ وزیر خزانہ صاحب نے کہا کہ ہم گاڑیوں پر ڈیوٹی لیں گے تو recognize ہو جائیں گی اور اس طرح سمگلنگ کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ بات یہ ہے کہ یہاں پر پاکستان کے اندر ہزاروں گاڑیاں بغیرکسٹم ڈیوٹی کے چل رہی ہیں۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ وہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ٹیکس بھی ادا نہیں کررہے۔ اگر گورنمنٹ جو گاڑیاں موجود ہیں ان سے مناسب کسٹم ڈیوٹی بھی لے لے اور اس کے recognize ہونے کے بعد وہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اپنا ٹیکس بھی دیں تو یہ حکومت اور ملک کے مفاد میں ہے۔ حکومت کا کام ہے کہ سمگلنگ کو روکیں۔ اس سلسلے میں وزیر خزانہ صاحب سوچیں۔ یہ ملک اور خزانے کے مفاد میں ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز: یہ وہی باتیں ہیں جو پہلے ہو چکی ہیں۔

Mr. Chairman: Next question is No. 52, Sajid Mir Sahib.

52. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is fact that the Trading Corporation of Pakistan suffered heavy loses in the import of sugar from Brazil in August/September 1997, if so, its reasons; and

(b) whether any effort has been made by the Government to fix responsibility for this loss?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) No.

(b) Does not apply.

Mr. Chairman: Any supplementary question.

خواجہ قطب الدین: سپلیمنٹری سوال۔

جناب چیئرمین: جی وہ ایک فیصلہ ہوا تھا کہ اگر کوئی آدمی غیر حاضر ہے تو سپلیمنٹری allow نہ کیا جائے آگے چلا جائے۔ Nex question is No.53, Abid Hussain

Al-Hussaini.

(Question No.53 was transferred to Social Welfare and Special EducationDivision.)

جناب چیئرمین : اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ شاہ صاحب آپ کا جو سوال ہے وہ سوشل ویلفیئر اور سپیشل ایجوکیشن ڈویژن کو ٹرانسفر ہو گیا ہے اس لئے جواب نہیں آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو آئندہ باری پر لے لیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: ان کی باری پر جواب دیں گے۔

Mr. Chairman: Nex question is No. 54, Taj Haider Sahib.

54. *Mr. Taj Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total number of outstanding loan accounts and actual amount written off by Habib Bank Limited during 1996-97; and

(b) whether sufficient guarantees and collaterals were obtained by the Habib Bank Limited to cover these written off loans?

Mr. Sartaj Aziz: (a) An amount of Rs.165.394 million was written off against 1593 loan accounts by the Habib Bank Limited during the period from 1-7-1996 to 30-6-1997. The details are given as follows:-

(Rs. in million)

	No. of A/C	Amount written off
Commercial loans.	478	163.773
Agri. loans.	1115	1.621
Total:	1593	165.394

(b) These loans were secured as per Bank's procedure and practice. These were written off, because of different reasons e.g. decrees by courts and settlements reached with borrowers by the Bank.

Mr. Chairman: Any supplementary Question. No supplementary. Next question is No.55, Sajid Mir.

55. ***Mr. Taj Haider:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of debts realised by various Commercial Banks during the current calendar year?

Mr. Sartaj Aziz: The total stuck-up loans of banks and DFIs aggregate to Rs.128.00 billion. The Banks and DFIs have recovered Rs.20.538 billion during the period from 1-1-1997 to 30-9-1997.

-The said figures includes the amount of Rs.5.701 billion, recovered under the State Bank's incentive package offered to borrowers in June 1997.

-A statement showing the Bank-wise details of recovery is attached.

Annex

CASH RECOVERY FROM JANUARY 01, 1997 TO SEPTEMBER 30, 1997

RS. IN MILLION

SR. NO.	BANKS/DFIs PUBLIC SECTOR BANKS/DFIs (A)	CASH RECOVERY	RESTRUCTURED/ RESCHEDULED	TOTAL RECOVERY
1.	HABIB BANK LIMITED	2,260.000	780.00	3,040.000
2.	NATIONAL BANK OF PAKISTAN	1,684.234	1,807.439	3,491.673
3.	UNITED BANK LIMITED	1,981.000	627.000	2,608.000
4.	FIRST WOMEN BANK LIMITED		13.000	13.000
5.	AGRI. DEV. BANK OF PAKISTAN	1,918.413		1,918.000
6.	INDUS. DEV. BANK OF PAKISTAN	1,464.063	2,486.137	3,950.000

7.	INVEST. CORP. OF PAKISTAN		271.746	271.746
8.	NATIONAL DEV. FIN. CORP.		581.000	581.000
9.	NATIONAL INVESTMENT TRUST	33.183		33.183
10.	REGIONAL DEV. FIN. CORP.		174.608	174.608
11.	SMALL BUSINESS FIN. CORP.		1,017.055	1,017.055
12.	TOTAL - A	11,398.302	5,700.576	17,098.000
B.	PRIVATE SECTOR BANKS/DFIs			
1.	ALLIED BANK OF PAKISTAN LIMITED	476.631		476.631
2.	MUSLIM COMMERCIAL BANK LIMITED	1,257.739	1.068	1,258.807
3.	BANKERS EQUITY LTD.	1,564.737		1,554.737
4.	PAK. INDUS. CREDIT AND INVT. CORP.	139.3000		139.300
	TOTAL - B	3,438.407	1.068	3,439.475
	GRAND TOTAL (A+B)	14,836.709	6,701.644	20,538.353

Mr. Chairman: Any supplementary?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جی میں ایک پوچھنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین : جی point out کر دیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس سوال کے جواب میں انہوں نے ۲ حصے بنائیں ہیں۔ ایک cash recovery اور ایک loans جو reschedule اور restructure ہوئے ہیں۔ انہوں نے rescheduled اور restructured loans کو بھی اسی ریکوری میں ڈال دیا ہے۔ میرے خیال میں یہ قطعاً نامناسب بات ہے کہ ایک چیز آپ loans reschedule کر رہے ہیں اور restructure کر رہے ہیں اور اس کو آپ دکھا رہے ہیں کہ یہ ہماری ریکوری ہوئی ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! اس میں جو basic سوال تھا وہ تو یہی ہے کہ total amount of debts realised جب کوئی چیز reschedule ہوتی ہے تو that extends the debt

gets reduced. So, technically it is correct. But we have given the figures

باقی اور separately that it includes 5.7 billion recovered under the incentive package reschedule less ہوا ہے۔ اس میں کوئی factual inaccuracy نہیں ہے، دوسری بات اس میں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ down payment ہے۔ جو total loans reschedule ہوئے تھے جو incentive package میں آئے تھے وہ ۲۷ ارب تھے جس کے against ۱۵.۴ بلین recoverable ہے۔

Mr. Chairman: It means what you are showing here is, actual deposit جو مل گئے۔

جناب سرتاج عزیز: ۵ دسمبر last date ہے for paying the amount which is under settlement تو اس کے بعد جو actual figures available ہونگی۔ Everybody was supposed to pay at least 10% down payment for the amount to be settled before 5th September. The rest of the amount was payable by 5th December. اس کے بعد صحیح figures سامنے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: جی جناب سرانجام خان۔

جناب سرانجام خان: جناب یہ جو پیسہ 163 ملین حبیب بنک سے معاف ہوا ہے اس میں تجارتی قرضے 163 ہیں اور زرعی قرضے 1.62 ۔ ایک طرف تو یہ کہا جا رہا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہر جگہ پر زرعی ٹیکس لگا دیا جائے۔ میں نے حساب لگایا ہے اس حساب سے 10078 روپے فی آدمی قرضہ معاف کیا گیا ہے جس کے برخلاف تجارتی قرضے لاکھوں روپے کے حساب سے ان کو معاف کئے گئے ہیں۔ آخر بات کیا ہے کہ زمیندار بیچارہ جو اس ملک کے لئے اپنا خون پسینہ بہاتا ہے ان کو تو صرف یہی ہوتا ہے اور وہ جو ایئرکنڈیشن کمروں میں بیٹھے ہوتے ہیں اور قرضوں پر قرضے لیتے ہیں وہی قرضے معاف کرواتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے خزانہ۔

جناب سرتاج عزیز: جناب یہ جو figure ہے وہ قرضے دینے کی نہیں ہے قرضے معاف کرنے کی ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ کمرشل بنک ایگریکلچرل قرضے زیادہ نہیں دیتے ۔

وہ ہیں ہی انڈسٹریل اور کمرشل قرضوں کے لئے ۔ ایگریکلچرل قرضے زیادہ تر ایگریکلچرل بنک دیتا ہے اور یہ جو چھوٹے چھوٹے قرضے معاف کئے گئے یہ recovery facilitate کرنے کے لئے کئے گئے ہیں کہ جہاں پر رقم سٹیٹ بنک guide line کے اندر اتنی معاف کر کے اتنے recover کرلیں اور صرف سولہ لاکھ روپے کی گئی اور دوسری جو right off ہے وہ بھی سولہ کروڑ ہے جو کل قرضے کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں معلوم یہ ہوتا ہے کہ کمرشل قرضے کی مقدار کم ہے 478 اور agricultural loan is 1115, وہ زیادہ ہے ۔

جناب سرتاج عزیز : 1115 میں کیونکہ تھوڑے تھوڑے قرضے ہوتے ہیں they have been remitted جو بنیادی بات انہوں نے اٹھائی ہے۔

جناب چیئرمین : ان کا اعتراض بھی یہ ہے کہ ایگریکلچرل write off نہیں کیا جاتا۔

جناب سرتاج عزیز : نہیں write off کرنے کا تو اصول اچھا نہیں ہے ۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ زرعی شعبے کو زیادہ قرضے دیئے جائیں۔ اس پر جیسا فاضل ممبر کو معلوم ہوگا کہ پچھلے سال صرف ساڑھے بارہ ارب قرضے دیئے گئے تھے اور recovery پندرہ ارب ہوئی تھی ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایگریکلچرل سیکٹر کو پچھلے سال 2.5- ملین روپے کے قرضے دیئے گئے تھے۔ اس دفعہ ہم نے جو تعداد ہے وہ ڈھائی گنا کر دی ہے قرضوں کی کہ ساڑھے بارہ سے بڑھا کر کوئی تیس ارب کے نئے قرضے دیئے جا رہے ہیں اور recovery تقریباً اتنی ہی پندرہ سولہ ارب ہے۔ یہ پہلی دفعہ جو net increase ہے ایگریکلچرل loans میں یہ ایک ریکارڈ ہے اور پچھلے سال جو ٹوٹل قرضے دیئے گئے including the recoveries اس سے زیادہ ہیں تو اس لحاظ سے جو زرعی شعبے کی اہمیت ہے اس کا ہم نے اعتراف کرتے ہوئے agricultural loans کو بڑھایا ہے اور جو ربیع کی فصل آ رہی ہے صرف اس کے لئے ۹ ارب ہیں ۔ پندرہ ارب production loan ہے اور پندرہ ارب باقی development loans ہیں، تو جو فاضل ممبر کا بنیادی نکتہ ہے اس کا جواب اس نگر سے نہیں ملتا بلکہ اس پالیسی سے ملتا ہے کہ ایگریکلچرل بنک کم از کم تیس ارب کے قرضے دے گا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں ناں آپ نے شروع کیا ہے تو پھر-----

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ پچھلی دفعہ اے ڈی بی پی نے ساڑھے بارہ بلین کے لون دیئے تھے لیکن اس وقت ان کو یاد ہوگا کہ باقی بنک بھی قرضے دیا کرتے تھے لیکن اس دفعہ انہوں نے کیا کیا، بنکوں پر انہوں نے پابندی لگا دی ہے اور سارے قرضے انہوں نے اٹھا کر اے ڈی بی پی کو دے دیئے ہیں۔ اس وجہ سے اے ڈی بی پی کے قرضے ۳۰ بلین ہوگئے ہیں۔ ورنہ اگر یہ پچھلے سال کے مقابلے میں دیکھیں تو تیس بلین نہیں تو اس کے برابر ہی ہونگے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر برائے فنانس۔

جناب سرتاج عزیز: یہ صحیح نہیں ہے، جو divert figures ہوئے ہیں 30 میں سے وہ 4.3 ہے جو total increase ہے، وہ بہت substantial ہے بارہ کے مقابلے میں اور اگر وہ کمرشل بنک کے ملا بھی دیں تو agriculture بنک کی total lending اس سال ان کی recoverage سے بہت زیادہ ہے۔ پچھلے سال ایگریکلچرل بنک کی جو lending تھی وہ اس کی recovery سے کم تھی تو to that extent the Agricultural Bank's contribution was negative.

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب خواجہ قطب الدین صاحب۔ ایک وہ بھی پوچھ لیں۔

خواجہ قطب الدین: ایک تو یہ ہے کہ جو written off loan ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا 100 percent loan write off ہوا، اس میں کوئی partial recovery ہوئی یا نہیں - نمبر ۱ - نمبر ۲، دوسرے سوال میں انہوں نے کہا کہ بنک procedure کے تحت یہ سارے loans دیئے گئے - اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے collateral وغیرہ، سب چیزوں کا خیال رکھا گیا۔ اگر ان سب چیزوں کا خیال رکھا گیا تو پھر یہ written off loan کی جو amount ہے یہ بہت کم ہونی چاہیئے تھی اور اگر یہ نہیں ہے تو وہ بنک آفیسر ذمہ دار ہیں جنہوں نے ان collateral کو یا defective collateral کو لے کر یہ loan extend کئے تھے۔ اگر ایسی کوئی situation ہے تو کیا کوئی investigation ہو رہی ہے ان بنک افسروں کے خلاف تاکہ کوئی responsibility fix کی جائے کیونکہ پچھلے زمانے میں یہ اکثر ہوتا رہا کہ collateral بڑے weak collateral کے against بڑے بڑے loans دے دیئے گئے اور اسی کی وجہ سے یہ سارا default ہوا۔ تو یہ میرا سوال ہے اگر یہ جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے فنانس۔

جناب سرتاج عزیز : جیسا کہ فاضل ممبر کو معلوم ہوگا کہ سٹیٹ بنک نے اس پر جو گائیڈ لائن رکھی ہے اس میں کچھ تو write off under court orders ہوئے ہیں کچھ under compromise settlement ہوئے ہیں کہ جو surplus interest ہیں اس کو remit کردو اور اتنے آپ دے دیں تو that is a technical write off and the bank does recover لیکن جن کیسوں میں ثابت ہو کہ inadequate security کی بنا پر یا غلط procedure follow سٹاف نے کیا تھا تو as a matter of course وہ انکوائری ہوتی ہے اور افسر کی ذمہ داری fix ہوتی ہے ۔ تو وہ سوال چونکہ نہیں پوچھا گیا تو ہم نہیں بتا سکتے کہ اس میں ایسے کتنے کیس تھے لیکن بہت کیسوں میں ایسے ہوا ہوگا کیونکہ سٹیٹ بنک کی جو guide line ہے ' اس میں clearly lay down ہے کہ if any officer is responsible اس کے خلاف انکوائری کر کے اس کی gravity of registration کے مطابق کیس فائل کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : جی اقبال حیدر صاحب۔ عالی صاحب ' اب عالی صاحب کو بھی اجازت دے دیں۔

جناب جمیل الدین عالی : جناب چیئرمین کچھ out standing loans تھے جن میں سے کچھ حکومت کے اعلانات اور کچھ سٹیٹ بنک کے پیکج کے بعد ساڑھے بیس بلین کے قریب receive ہوئے ہیں according to this statement. ایک سو بیس بلین یعنی ملین نہیں، میری بات سمجھی جائے بلکہ ایک سو بیس بلین روپے کی رقم ابھی واجب ہے ' تو کیا وہ سٹیٹ بنک کے پیکج کے اوپر ختم ہو چکی ہے جناب ۔ سٹیٹ بنک کا جو پیکج تھا' خود بتاتے ہیں وزارت خزانہ کے وزیر صاحب کہ پانچ بلین اسکے ذریعے بھی آئے ہیں۔ بڑی اچھی بات تھی۔ اب یہ 108 بلین کا کیا ہورہا ہے کیا اس کو وہ write off کر دیں گے یا اس کا ongoing process جاری ہے۔ اگر جاری ہے تو کیا توقع کرتے ہیں کہ اندازاً کتنا projection ہے مزید recovery کا۔ پہلے انہوں نے ۴۰ بلین recovery کا estimate دیا تھا last year اندازاً کسی پریس بیان میں۔ اب کیا ہے؟

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے خزانہ۔

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین جیسا کہ میں نے پہلے مختصراً کہا تھا کہ 128

میں سے 95 ارب روپے بنکوں کے ہیں باقی DFIs کے ہیں۔ ان میں سے جو بنکوں کے 95 ہیں ان میں 57 بلین ہیں under process کوئی roughly 27 billions جو ہیں وہ under the incentive package اور 30 کے قریب under sick units packages کے تحت آتے ہیں۔ اس کے against recovery کی جو صحیح فگر ہے 27 کے against تو پانچ دسمبر کو آئے گی sick unit پر زیادہ ٹائم لگے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ 95 میں سے roughly about 55, 60% is under process of recovery اور جو باقی ہیں ان کے خلاف بنکنگ کورٹس بن چکی ہیں to file legal proceedings تاکہ ان کو نیلامی کر کے پیسہ recover کیا جائے۔ مجموعی طور پر جو ٹوٹل recovery ہے اس دفعہ کی وہ پہلی دفعہ سے increased ہے struck off loan میں اس سے زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے بہت مختصر عرصہ میں جو کارروائی ہوئی ہے اور جو پارلیمنٹ نے لاء پاس کئے ہیں اس سے بنکوں کے قرضے وصول کرنے میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے بنکنگ کورٹس 45 بنا دی ہیں۔ ان میں جو کیس settlement کے لئے نہیں آئے انکے خلاف کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ باقیوں میں پانچ دسمبر تک جو settlement میں آچکے ہیں اور ادائیگی نہیں کریں گے انکے خلاف بھی لیگل کارروائی شروع کی جائے گی۔ یہ جو بتایا گیا ہے ' یہ صرف جو initial down payment ہے اور کچھ نارمل ادائیگیاں ہیں یہ وہ ہیں اور جو اصل ادائیگیوں کی پوزیشن ہے وہ پانچ دسمبر کے بعد سامنے آئے گی۔

جناب چیئرمین : جی حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جناب چیئرمین میرا سپلیمنٹری مختصر سا ہے ۔ آیا محترم وزیرخزانہ صاحب بتائیں گے کہ جو ڈیفالٹر ہیں اور حکومت نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ ہم ان سے recovery کریں گے جن کو قرضے معاف کئے گئے تھے ' آیا یہ ان کے نام سینٹ میں یا قومی اسمبلی میں پیش کرنے کو تیار ہیں ۔ یہ کافی عرصے سے ہماری ڈیمانڈ ہے ۔ ان لوگوں کے نام بتائے جائیں جو ڈیفالٹر ہیں۔ اس کے بارے میں یہ وضاحت کر دیں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر برائے فنانس۔

جناب سرتاج عزیز : وہ جو ہمارے اس وقت بنکنگ کے قانون ہیں اس کے تحت ہر الیکشن سے پہلے یہ لسٹیں شائع ہونگی اور الیکشن کمیشن کو بھیجی جائیں گی۔ پچھلی لسٹیں چھپ

چکی ہیں اور وہ لائبریری میں موجود ہیں۔ اس کے بعد جو دوسری چیز required ہے وہ ہے write off above 5 billion وہ بنک کی balance sheet کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس حد تک یہ information جو ہے وہ readily available ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ Next question 238, Iqbal Haider Sahib.

238 *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the details of the items on which import duty has been increased since January, 1997, indicating also the reasons for such increase; and

(b) whether any such increase was subsequently withdrawn or reduced?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The details are placed at Annex-I.

(b) The increase effected on items No. 16 and 17 of Annex-I was subsequently withdrawn and the rates prevailing on 01-01-1997 were restored.

Annex-I

DETAILS OF ITEMS ON WHICH IMPORT DUTY WAS INCREASED AFTER 1-1-1997 ALONGWITH REASONS.

Sr. No.	PTC No.	Description	Rate on 1-1-97	Increased rate	Remarks/ Reasons
1	17.02	Sugar	10%	20%	Regulatory duty @ 10% Imposed on 1-7-97 to discourage further imports.
2	3403.9110	Fat lequers	25%	35%	Rate increased on the recommendation of Anomalies Committee.
3	4011.9930	Light truck tyres	25%	35%	-do-

4	8426.1210	Mobile lifting frames	20+10%	35%	-do-
5	8426.1911	Gantry cranes	20+10%	35%	-do-
6	8419.4010	Distilling or rectifying plant	10+10%	35%	-do-
7	8419.5010	Heat exchange units	10+10%	35%	-do-
8	8410.1110	Hydraulic Turbines upto 1000 KVH	20+10%	35%	-do-
9	8410.1210	Hydraulic Turbines upto above 1000 KVH	20+10%	35%	-do-
10	8459.2919	Pillar type machines for drilling	10+10%	35%	-do-
11	8459.2929	Upright type machine for drilling	10+10%	35%	-do-
12	8446.2190	Power looms	10+10%	35%	-do-
13	8458.1990	Horizental lathes	10+10%	35%	-do-
14	8459.6911	Milling machines	10+10%	35%	-do-
15	85.32	Capacitors	20+10%	35%	-do-
16	72.04	Bundled/shredded scrap	Rs.500 PMT+ 15%+10%	Rs.1450/ MPT+ 25%	The rate was increased on the recommendation of tariff anomalies committee w.e.f. 9-5-97.
17	89.08	Ships for breaking	Rs.1000 PMT+ 15%+10%	Rs.1950/ PMT+ 25%	These rates were inforce for a limited period (from 9-5-97 to 12-6-97). In the budget 1997-98, the rates prevailing before 28-3-97 were restored.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary is that as is evident from the rate of duty, increase is, 99 % on all industrial items sir, so it is a fact that the present Government policy is to discourage industrialization in the country.

جناب سرتاج عزیز- یہ جناب وہ items ہیں جو ہمارے ہاں domestically چیزیں بنتی ہیں اور ان کو زیادہ protection تھی تو اس لئے ان کے rate اس حوالے سے increase کئے گئے تھے تاکہ ان کی minimum protection اتنی ہو کہ product بنا سکے اور production کر سکے- اس سے کہیں زیادہ item مثلاً جتنے investmental items ہیں export industries پہ بالکل duty معاف کر دی گئی ہے اور جو باقی machinery ہے اس پہ 10 فیصد کر دی گئی ہے- اب جو نئی investment policy ابھی چند دنوں میں آ رہی ہے اس میں مزید incentives دیئے جا رہے ہیں- یہ صرف وہ anomalies کے item ہیں existing specific units کہ جن کے بارے میں request کی گئی کہ ہمیں آپ زیادہ protection دیں تاکہ ہم یہاں import کے ساتھ compete کر سکیں- اس حوالے میں غالباً یہ بھی جو پہلے discussion ہوا تھا اس پہ نوٹس میں لے آؤں فاضل ممبر کے کہ item 16, 17 میں وہ دیکھیں گے کہ Shed scrapers اور جو breaking کے لئے ships آتے ہیں ان پر درمیانی عرصے میں duty بڑھا دی گئی تھی، کم نہیں کی گئی تھی تو اس لئے اس سے پیسے بنانے کا یا فائدہ اٹھانے کا مقصد نہیں تھا، بعد میں جو پرانے rate تھے 28 مارچ سے پہلے والے وہ واپس آ گئے-

جناب چیئرمین- اقبال حیدر صاحب-

Syed Iqbal Haider: Item No. 8, Hydraulic Turbine, Item No. 9 Hydraulic turbine, Item No. 10 Machine for Drilling, Item No. 11, Machines for Drilling.

Will the honourable Minister state with certainty that are these machineries being manufactured in Pakistan because you have just made a statement that the duty on these industrial machineries and equipments were

increased because they are locally fabricated and are otherwise locally available. Are these items locally available?

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز: اس میں بیشمار چیزیں ایسی ہیں that they are assembled here. So, if the raw material just 10%, the sub-component 15%, components 35%, therefore, the final product is 35%. Local Turbines are assembled. I can give him details of each of these items and cascadings.

جناب چیئرمین۔ Cascading کس کو کہتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز: Cascading کا مطلب ہے کہ آپ جو final product, component, sub-component, raw materials اس کی بتدریج کریں تاکہ اس کو relative protection حاصل ہو۔ مثلاً ایک مشین آتی ہے اس پر duty 35 percent ہے ' گاڑیوں کا دیکھیں لیں کہ اگر گاڑی 35 percent ہے تو raw material آتا ہے اس پر 10% ہے تو جو component بنانے والا ہے اس کو 5 یا 10 percent کا margin حاصل ہے کہ اگر وہ local component بنا کے بیچے تو اس پر duty 20% ہے اور finish product پہ اگر 35% ہے تو اس کو پھر 15 percent کی protection حاصل ہوتی ہے۔ So, the change is gradual system of tariff which goes with the proportion of manufacture which has gone into that item.

اور میں ان فاضل ممبر کو ان سارے items کی تفصیل بتا سکتا ہوں کہ ان کے جو components ہیں وہ کس طرح ہیں' ان کے جو raw materials ہیں وہ کس طرح ہیں اور جو finish product ہے کس طرح ہے its a very rationale system اگر وہ time دے کر اس کو study کریں کہ وہ convince ہو جائیں کہ ہم نے یہ ٹھیک کیا۔

Mr. Chairman: What you are saying is by this policy you encourage the local production.

Mr. Sartaj Aziz: Yes, Sir.

جناب چیئرمین ۔ عباس سرفراز صاحب، جی ایک منٹ عباس سرفراز صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب صرف ship breaking پر صرف ایک رہ گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

Syed Iqbal Haider: Sir, the honourable Minister has just stated that the rate prevailing before 28th March, 1997 was restored, so what was that rate? تین دفعہ تبدیلی ہوئی ۔ Is it not a fact that only to promote the more profitability of Ittifaq Group of Foundary that you have done this.

جناب سرتاج عزیز۔ میں یہی بات کر رہا تھا کہ اگر اتفاق کو فائدہ کرنا ہوتا تو ہم یہ جو bundle ship ہے اس کی duty 500 تھی ان کے وقت، 28 مارچ کو اس کو کم کرتے تو انہیں فائدہ ہوتا۔ ہم نے تو زیادہ کر کے 1450 کر دی تھی اور اس کے بعد جو anomaly پیدا ہوئی وہ یہ ہوئی کہ جو سٹیل مل کا ہے اور normal steel آتا ہے اس پہ anomalies create ہوئیں۔ ہمارا اس وقت steel کا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا سٹیل مل کی cost of production زیادہ ہے۔ اسے protection دینے کی لئے، ہمیں باقی کو adjust کرنا پڑتا ہے تو تینوں کو adjust کر کے ultimately we decided جو پرانا rate تھا ان سے پہلے والا اسی پر واپس چلے جائیں تو the proportion is maintained correctly. اس کے intermediate period میں بجائے فائدہ دینے کا الٹا انہیں نقصان ہوا کیونکہ ہم نے duty بڑھا دی تھی۔

Mr. Chairman: Abbas Sarfaraz Sahib!

Mr. Khan Abbas Sarfaraz: Thank you Mr. Chairman. My esteemed colleague pre-empted my question, but I would like to raise another point in the same matter. If you look at the remarks, mentioned on Item 16 and 17, you will see that it says that the rate on bundled/shredded scrap and ships for breaking was increased on the recommendation of the Tariff Anomalies Committee. Do I take it then that their recommendation was not considered to be good enough and

this item was again reverted back to the original duty? I like the Minister to give me his comments on this please. Thank you.

Mr. Chairman: Minister for Finance!

جناب سرتاج عزیز ۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ اس میں سٹیل کے بے شمار sources ہیں اور بہت سارے لوکل مینوفیکچر ہوتے ہیں کچھ shredded scrap استعمال کرتے ہیں، پھر billet کی قیمت ہوتی ہے، پھر اس کے بعد باہر کی قیمت ہوتی ہے ۔ اس میں ان کا equation رکھنا اور relative custom duty کو ایڈجسٹ کرنا is one of the most complex task اور اس میں جب ایک دفعہ across the board duties اٹھائیں مارچ کو کی گئیں اس میں anomalies پیدا ہوئیں because certain sectors or sub-sectors were adversely affected. So to that extent, they appealed to the anomalies committee, there was very extensive discussion on those and the rates were brought back to the 28th March level اور اس دوران میں since the rates were increased, it did not accrue any benefitsto any particular segment or group in the industry.

جناب چیئرمین۔ جی خواجہ قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین ۔ جو لوکل انڈسٹری کو پروٹیکشن ، فنانس منسٹر صاحب نے کہا کہ بہت اچھی چیز ہے کہ اس کو encourage کرتے ہیں لیکن جو پروٹیکشن آپ provide کرتے ہیں تو انڈسٹری مینوفیکچر کرتی ہے صرف ایک آئیٹم لیکن وہ جب پروٹیکشن اپلائی کرتی ہے تو on a range اس کے اوپر اپلائی کردیتی ہے ۔ with the result what happens کہ جو آئیٹم یہاں مینوفیکچر بھی نہیں ہوتے اس کے اوپر پروٹیکشن کا ایک element آجاتا ہے اور ڈیوٹی زیادہ pay کرنا پڑتی ہے تو final analysis میں یہ ہوتا ہے کہ صرف ایک آئیٹم کو protection provide کرنے کی وجہ سے-----

جناب چیئرمین۔ سوال اگر پوچھ لیں تو آسانی ہو جائے گی ۔

خواجہ قطب الدین۔ protection provide کرنے کی cost بہت high ہوتی ہے۔ and the entire business and industry has to pay it. For example, if there is one item

and they are manufacturing one model , then what the industry does is that they give a number of models, a range, they say they are capable of manufacturing but they are not manufacturing...

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں آپ لمبی بات کر رہے ہیں ۔ why don't you give a specific example کہ یہ ہو رہا ہے ۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب specific example automobile میں بھی ہے and the material handling...

جناب چیئرمین۔ ایک آٹوموبائل کی بات کریں ۔ آپ لمبی تقریر نہ کریں ۔

خواجہ قطب الدین ۔جناب میں صرف example, forklift trucks کے اوپر بات کر رہا ہوں ۔ وہاں only one item is manufactured and the protection is given for five تو the cost to the industry is much higher, the cost of giving protection is much higher, so what I recommend here is that the honourable Finance Minister must give protection to only the items which are manufactured and not which they say they will be able to manufacture later on.

جناب چیئرمین۔ جی وزیر خزانہ صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز ۔ یہ جی ایک کافی مشکل مسئلہ ہے کہ آپ نے اگر انجینئرنگ انڈسٹری کو ڈویلپ کرنا ہے تو کچھ نہ کچھ protection دینا پڑے گی ۔ جب آپ protection دیتے ہیں تو you are taxing investment and you are discouraging investment تو اس کے لیے ایک انجینئرنگ بورڈ ہے جس میں تمام انجینئرنگ انڈسٹریز کے نمائندے موجود ہیں انہوں نے کافی تفصیل سے اس پر recommendations کی ہیں اور جو ہماری انوسٹمنٹ پالیسی آ رہی ہے اب اس میں ہم نے کوشش کی ہے ان چیزوں کو مزید سٹڈی کر کے اور وہاں پر اگر ایک سٹیج ایسی ہوتی ہے کے آپ انوسٹمنٹ کو بڑھانا چاہتے ہیں ۔ then you go in the other direction and you lower the duties and discourage your own engineering industry ایک سٹیج ایسی ہوتی ہے کہ you say کہ اس وقت انوسٹمنٹ اس سے زیادہ ضروری ہے کہ اپنی انڈسٹری

it is a see saw process that at دیتے ہیں protection ہو تو پانچ دس سال اس کو encourage which stage where do you go. Right now we are going in the direction of more investment and we are reducing duties very substantially on engineering goods in hopefully investment will be encouraged. But we جسکی وجہ سے the coming months will have protest from our own engineering industry کہ اس وقت تو ایک چیز بن رہی ہے۔ مثلاً ٹیک سیمنٹ پلانٹ یا شوگر پلانٹ اس میں سیمنٹ پلانٹ میں تیس پرسنٹ مینوفیکچر لوکل ہوتی ہے اور باقی نہیں ہوتی so you can't put duty on the entire cement plant. If you say that یہ آئیٹم لوکل بنتے ہیں تیس پرسنٹ ان پر پچیس ہے اور باقی پر دس ہے یا زیرو ہے تو اب جو آئندہ پارٹ بنتے ہیں وہ نہیں بنیں گے کیونکہ everybody will import from outside. So it is a very difficult policy choices,but as I have said, right now we are tilting towards investment and reducing the protection on engineering industries to make them more competitive. But unfortunately, since our steel is more expensive because of the inefficient steel plant وہ raw material جو انجینئرنگ انڈسٹری کو ملتا ہے وہ اکثر مہنگا ہوتا ہے اور وہ باہر سے امپورٹ کرتے ہیں۔ تو ہم کوشش کر رہے ہیں اس حوالے سے we should give more facilities lowered down for import of raw material and components تا کہ کسی حد تک انجینئرنگ انڈسٹری کو encouragement ملے اور انہیں پورا نقصان نہ ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی فرمائیے جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، شکریہ چیئرمین صاحب' میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم انڈسٹری کو پروٹیکشن دے رہے ہیں پاکستان میں' جس ملک کے اندر اسمگلنگ عروج پر ہو' جہاں مارکیٹیں بھری ہوئی ہوں 'جہاں پاکستان کے لوگ زیادہ تر فارن کی چیزیں استعمال کرتے ہوں 'یہاں تک کے ہمارے حکمران باتھ روم کی ٹوٹی بھی پیرس سے منگواتے ہیں۔ یہ اتنے شوقین ہیں ۔خود حکمران طبقہ کیسے پروٹیکشن دے رہے ہیں۔ یہ بے مراد شیمپو استعمال کرتے ہیں یا خوشبو استعمال کرتے ہیں۔ یہ آپ ان سے پوچھیں کہ کہاں کا استعمال

کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں ہم پاکستان کو ترقی دے رہے ہیں اور پاکستان کی انڈسٹری کو بنا رہے ہیں تو کیا اس طرح سے پاکستان کی انڈسٹری بنے گی جب ہم اپنی چیزوں کو خود ہی استعمال نہیں کرتے ہیں۔ جب حکمران طبقہ خود ہی ان عیاشیوں میں خوار ہے کہ ان کو سب فارن کی چیزیں پسند آتی ہیں۔ اپنے ملک کی کوئی چیز پسند نہیں آتی ہے۔ میں ان سے سوال کروں گا کہ پہلے یہ حکمران طبقہ اپنے رویے میں تبدیلی لائے 'یہ خود پاکستان کی بنی چیزیں استعمال کریں 'یہ ایک مثال قائم کریں ۔تاکہ یہ سمگلنگ کی لعنت ملک سے ختم ہو اور مارکیٹیں جو بھری ہوئی ہیں سمگلنگ کی چیزوں سے اس کا خاتمہ کریں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : میں فاضل ممبر سے بالکل اتفاق کرتا ہوں ۔میں خود تو انشااللہ استعمال کرتا ہوں خدا کا شکر ہے لوکل بنی چیزیں' لیکن ان کی اپیل ساری قوم سنے اور لوکل چیزیں استعمال کرے۔ ہم نے سمگلنگ کو کم کرنے کے لئے کافی اقدامات کئے ہیں ۔سب سے بڑی چیز ہے کہ ڈیوٹیاں کم کی ہیں ۔ بے شمار آئٹم پر اسی 28 مارچ کے پیکج میں تاکہ ان کی اسمگلنگ کم ہو۔ ساتھ ہی ہم نے بارڈر کی petroling کو زیادہ کیا ہے ۔پبلک سیکٹر پر پابندی لگائی ہے کہ جب بھی کوئی مال خریدیں ٹائپ رائٹر ، فیکس مشین' یا ائرکنڈیشنر تو وہ سرٹیفکیٹ مانگے کہ یہ ڈیوٹی پیڈ آئٹم ہے ۔ گورنمنٹ خود بے شمار چیزیں خرید رہی تھی مارکیٹ سے اور چونکہ سمگل مال سستا ہوتا ہے تو ان کو آرڈر مل جاتا تھا ۔یہ ہم نے requirement کی ہیں۔ بہت سی اسمگلنگ بلوچستان بارڈر کے ذریعے ہوتی ہے ۔مجھے امید ہے کہ فاضل ممبر تعاون کریں گے وہاں کے حکام سے تاکہ یہ کام ختم ہو سکے ۔

جناب چیئرمین۔ جی سرانجام خان صاحب۔

جناب سرانجام خان۔ یہ کارخانو بازار ایک بہت بڑا' مشہور بازار ہے جو کہ بالکل بارڈر پر ہے ۔جمرود جو ہمارا بارڈر ہے۔ اس طرف غیر علاقہ ہے یا ایجنسی کا علاقہ ہے اور اس طرف settled district ہے ۔وہاں اس settled district میں اتنی بڑی مارکیٹ ہے کہ یہ اسلام آباد کے برابر مارکیٹ ہے۔ وہاں دنیا جہان کی ہر ایک چیز امپورٹیڈ ملتی ہے۔ وہاں کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن اگر وہاں سے ایک شریف آدمی کوئی چیز خرید لے تو تین میل نیچے کسٹم والے اس کو پکڑ لیتے

ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اسمگلنگ ہے ۔جب ہم settled Distritct میں، جہاں پولیس ہی سب کچھ ہے اور سامان پڑا ہے۔ لوگ بیچ رہے ہیں، حکومت ان کو نہیں پکڑتی۔ جب دکان سے سامان باہر نکل آتا ہے تو وہ سمگلنگ کا سامان ہو جاتا ہے۔ اس کا کیا بنے گا کیونکہ پشاور شہر کی جتنی بھی تجارت تھی وہ تقریباً" ختم ہو گئی ہے اور وہ بازار بھرے پڑے ہیں ۔ I can assure you Sir کہ وہ settled District میں پڑے ہوئے ہیں ۔ان کو ہاتھ نہیں لگاتے کیونکہ وہاں سے دو قدم باہر نکلیں تو آپ کو اسمگلنگ میں پکڑا جاتا ہے ۔ اس کا کیا بنے گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی جناب وزیرخزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ ۔جناب پتہ نہیں یہ سوال سے arise ہوتا ہے یا نہیں ۔اسمگلنگ کا مسئلہ واقعی اہم ہے۔ اگر فاضل ممبران نہ صرف اس پر بات کرنا چاہیں بلکہ تجاویز پیش کرنا چاہیں تو ہم welcome کریں گے ۔ہم چھ مہینے سے یہ ایشو examine کر رہے ہیں کہ اسمگلنگ کو روکا جائے کیونکہ ہماری انڈسٹری کو واقعی اسمگلنگ سے بہت نقصان پہنچا ہے ۔ مجموعی طور پر جو ان کا پوائنٹ ہے وہ یہی ہے کہ سرحد گورنمنٹ نے خود چیک پوسٹیں ہٹا دی ہیں کیونکہ اس میں passenger کو harassment ہوتی تھی۔ بسیں وہاں پر روک لی جاتی تھیں اور دیر لگتی تھی ۔اب وہ جو ہٹائی ہیں تو اسمگلنگ اور بڑھ گئی ہے ۔اب ہم نے ان چیک پوسٹوں کو revive کیا ہے۔ جیسے میں نے کہا پچھلے کوئی ڈیڑھ مہینہ ہوا کیبنٹ نے چھ measures لئے تھے اسمگلنگ کو کم کرنے کے لئے اور مجھے امید ہے کہ اس سے کچھ نہ کچھ فرق ضرور پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ ان کی observation یہ تھی کہ settled District میں سامان سرعام بیچا جا رہا ہے ۔وہاں پر کوئی چیک نہیں کرتا جو خریدے تو اس کو بعد میں پکڑ لیتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ ہم نے اب کمیٹیاں بنائی ہیں جس میں ایک چیمبر آف کامرس کا رکن ہے، ایک لوکل ایڈمنسٹریشن کا، ایک کسٹم کا ہے جو مختلف مارکیٹوں پر چھاپے مار کر ان کے خلاف کارروائی کریں گے کہ آپ بتائیں کہ یہ مال کہاں سے آیا ۔ اسی لئے اس میں چیمبر کا آدمی رکھا ہے تاکہ وہ دیکھیں کہ آفیشلز کوئی زیادتی نہ کریں بزنس مینوں سے ۔یہ کام شروع ہونے والا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی سرانجام صاحب۔

جناب سرانجام خان۔ وہ settled District میں ہے۔ اب میں پشاور ڈسٹرکٹ سے جو چیز خریدوں تو میں کیسے تصور کر لوں کہ یہ اسمگنگ شدہ ہے۔ وہ تو بالکل پشاور کے ضلع میں ہے۔

جناب چیئرمین۔جی باری باری بات کریں۔ جی بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! مثال کے طور پر میں پشاور سے یا کسی شہر سے ایک چیز خریدتا ہوں۔ وہ میرے ہاتھ میں ہے اور پولیس والا کہتا ہے کہ یہ چیز سمگل شدہ ہے How do I verify? میں اپنے ہاتھ میں کوئی testor لے کر پھروں گا کہ یہ سمگل شدہ ہے کہ نہیں ۔ اس کو سمجھنے کے لئے میرے پاس کیا ہوگا' تو جو چیز ایک دفعہ پاکستان کے احاطے میں داخل ہو جاتی ہے' میرے خیال میں customer free ہے۔ He is free to purchase it because he cannot always verify it there and then اس کے بعد کسٹم والوں کا کیا حق بنتا ہے کہ internally لوگوں کو پکڑے۔ اگر وہ چیک کرنا چاہتے تو بارڈرز پر چیک کریں ۔ راولپنڈی میں' میں ایک چیز خریدتا ہوں وہ سمگل شدہ ہے ' درآمد شدہ ہے میں کیسے verify کروں گا کہ یہ smuggled ہے۔ یہ اگر کسٹم کا ایکٹ حاوی کریں گے تو بارڈرز پر کریں گے اس کے بعد حکومت کا کوئی حق نہیں بنتا ہے ۔

That will be a stark inefficiency of the government if they say that if a thing has entered the country, still we will trace it out inside the country. No. They should check it on the borders and once it enters the country

جیسے ہمارا سوال آتا ہے وہ پارلیمنٹ کی پراپرٹی بن جاتا ہے تو وہ ملک کی پراپرٹی بن جاتا ہے ۔ Then the custom has nothing to do. اس کا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سرتاج عزیز۔ میں نے بنیادی طور پر جواب تو یہی دیا ہے کہ ہم نے بارڈرز پر تو measures tighten کئے ہیں۔ دکانوں پر جو ہم چھاپے مار رہے ہیں وہ چلے گا لیکن اگر obviously imported چیز کسی کے ہاتھ میں ہے' اس نے خریدی ہے تو کم از کم وہ یہ بتا دے کہاں سے خریدی ہے تاکہ اس دکاندار کے خلاف کارروائی کی جا سکے کہ اس نے کہاں سے حاصل کی ہے ۔

I haven't have many cases where people have been prosecuted for owning something but it traces into the shop concerned which enables the authorities to take action against the shop. یہ ایک عمل ہے جس طرح پہلے بات ہوئی تھی سینٹر عبدالحئی صاحب نے کہی تھی کہ خود لوگوں کو یہ حوصلہ ہونا چاہیئے کہ وہ imported چیزوں کو ترجیح نہ دیں تو سمگلنگ کی tendency کم ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب چیئرمین صاحب! بیرونی ممالک سے سامان آنے کا مسئلہ بہت عرصے سے چل رہا ہے ۔ وزیر خزانہ سے میرا سوال ہے کہ settled علاقوں میں جو دکانیں ہیں ان کو قبائلی علاقوں میں کیوں شفٹ نہیں کرتے۔ آج سے پندرہ سال پہلے قبائلی علاقے، پرانے باڑے میں یہ دکانیں چل رہی تھیں، اب وہاں بھی بازار ہیں، پنڈی میں بھی ہیں، نوشہرہ میں بھی ہیں، لاہور میں بھی ہیں، کراچی میں بھی ہیں ۔ اس سب سامان اور ان دکانوں کو ختم کرکے صرف باڑے میں ایسی دکانیں کیوں نہیں بناتے جیسا کہ پرانے باڑے میں تھا۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین! میں مودبانہ عرض کروں گا کہ ۔ These questions don't arise out of the question that is before us. لیکن یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور تمام ممبران کی رائے کو ہم بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس پر میری تجویز ہے کہ یا تو متعلقہ قائمہ کمیٹی ایک سیشن بلائے اور اس میں جو ممبران اپنی تجاویز دینا چاہتے ہیں وہ ضرور دیں ۔ ہم خود اس مسئلے کے متعلق کافی فکرمند ہیں کہ اس کا کیا علاج کیا جائے کیونکہ ہم جتنی بھی کوشش کیوں نہ کریں جب تک ہماری انڈسٹری کو سمگلنگ کا مسئلہ درپیش ہے وہ ٹھیک نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے اس پر ممبران جتنی تجاویز دے سکتے ہیں، دیں۔ عباسی صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ اس موضوع پر قائمہ کمیٹی کی ایک میٹنگ بلائیں اور تمام سینٹرز کو ایک کھلی دعوت دیں جو اس موضوع میں دلچسپی رکھتے ہیں ۔ وہ آ کر اپنی تجاویز دیں ہم ان کو welcome کریں گے۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب والا! سمگلنگ کے مسائل جو یہاں پیش کئے گئے ہیں وہ localized طریقے سے کئے گئے ہیں ۔ smuggling should be tightened at source. یہ سارا مال کراچی پورٹ اور دوسرے بارڈرز سے آ رہا ہے اور یہ Afghan transit trade کی basic reason

ہے - افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں billions of dollars کا مال آتا ہے - industrial raw material آتا ہے جبکہ افغانستان میں کوئی انڈسٹری نہیں ہے اور industrial raw material, Afghan Transit Trade کے ذریعے سے افغانستان جا کر پھر واپس آتا ہے۔اسی طریقے سے دوسری سارے آئٹم جن کی افغانستان میں ضرورت نہیں ہوتی ہے وہ Afghan Transit Trade کے through جاتے ہیں اور پھر واپس آتے ہیں۔ اسی طریقے سے چائے کا آپ نے دیکھا کہ major trade اس میں چلی گئی۔ جناب اس کے لئے suggestion میں یہ دے رہا ہوں کہ جب Afghan Transit Trade میں کراچی پورٹ پر یہ مال آئے تو حکومت پاکستان اس پر regular duty charge کرے اور وہ duty collect کرکے افغانستان کی حکومت کو دے دے۔ یہ ایک سال ایسا کرے گی تو یہ smuggling immediately نیچے گر جائے گی کیونکہ وہ ان کو منظور نہیں ہو گا۔ حکومت نے بڑے اچھے steps لئے ہیں کہ tariff reduction سے اسمگلنگ اور under invoicing کو control کرسکتے ہیں' this is one aspect. But the other aspect still is کہ tariff rates ابھی بھی اتنے high ہیں کیونکہ پھر protection بھی required ہے۔ لیکن پھر بھی اسمگلنگ profitable ہوتی ہے۔ ..... The only way is which is a demand

جناب چیئرمین: آپ کے سوال بہت لمبے ہوجاتے ہیں قطب الدین صاحب۔ یعنی پتہ نہیں چلتا کہ آپ کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے ایک suggestion دی ہے' اب پوچھ لیتے ہیں ان سے۔ جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب یہ جو انہوں نے تجویز دی ہے اس کا ذکر میں نے اپنی بجٹ تقریر میں کیا تھا کہ ہم Afghan Transit Trade کے ذریعے اسمگلنگ کو کم کرنے کے لئے یہ تجویز کر رہے ہیں کہ ہماری کسٹم افغان حکومت کے behalf پر duty recover کرکے ان کو دے دے۔ یہ تجویز فارن آفس نے افغانستان حکومت کو بھیج دی ہے کہ ہم آپ کے حوالے سے یہ کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی ان کا جواب نہیں آیا ہے' انہوں نے کچھ queries کی ہیں کہ کیا آپ کے rates ہیں' کس چیز پر آپ کیا لگاتے ہیں' آیا وہ rates ہمیں suit کرتے ہیں کہ نہیں کرتے۔ تو اس پر گفتگو ابھی جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں وزیر خزانہ کا کہ انہوں نے کہا ہے کہ ممبران نے تجویزیں دی ہیں۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ حکومت NWFP نے وہ پوسٹیں بند کردی تھیں۔ یہاں کہا گیا کہ کراچی میں باڑہ مارکیٹ ہے، اسلام آباد میں ہے، راولپنڈی میں ہے، یہاں آپ ڈیوٹی فری شاپ کے ساتھ جائیں تو غیر ملکی سامان آپ کو اتنا ملے گا، تو کیا وجوہات ہیں۔ میری اس سلسلے میں یہ تجویز ہے کہ یہ بارڈر کو سیل کریں اور جو ہماری ملک کی انڈسٹری ہے وہ اپنے لوگوں کو، جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم promote کریں گے۔ اگر یہاں حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہوجائے تو وزیر خزانہ صاحب نے جو تجاویز دی ہیں اس سلسلے میں، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ تمام ممبران اپنی اپنی تجویزیں دیں لیکن یہ جو آپ نے جگہ جگہ پر چیک پوسٹیں قائم کی ہیں دوبارہ، وہاں ایک عام آدمی پریشان ہوتا ہے۔ اسمگلروں کو کوئی نہیں روکتا۔ ان کے اوقات، ان کے پیسے سب کچھ پہلے سے طے کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا صرف ایک عام آدمی پر اثر ہوتا ہے۔ ایک غریب آدمی پنجاب سے جاتا ہے، یا کراچی سے جاتا ہے اور اگر دو جوڑے کپڑوں کے لے آتا ہے یا کوئی ایک آدھ چیز لے آتا ہے تو اسے وہ پکڑ بھی لیتے ہیں اور اس کی بے عزتی بھی کرتے ہیں اور عورتوں، ماؤں اور بہنوں کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اگر آپ کوئی مثال دیکھیں کسی چیک پوسٹ پر تو یقیناً آپ حیران ہوں گے۔ میں یہ بات وزیر خزانہ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ موبائل ٹیمیکسٹم کی بند کریں، بارڈر کو سیل کریں اور جو آپ نے تجویز کیا ہے جہاں تک ہمارے قبائلی علاقوں کا تعلق ہے وہاں پر آپ ان کو اوپن دکانیں کرنے دیتے ہیں تو وہ کریں لیکن پاکستان کے اندر جناب یہ پابندی ہونی چاہیئے کہ باڑہ مارکیٹیں ختم ہونی چاہئیں۔ یہ پہلے جونیجو صاحب کے دور میں ہوا تھا۔ جی مہربانی۔

جناب چیئرمین: جی وزیر خزانہ صاحب، بڑی اچھی تجویز ہے ان کی۔

جناب سرتاج عزیز: میرے خیال میں اس پر پہلے بات ہوچکی ہے اور کمیٹی میں انشاء اللہ اس پر مزید بات ہوسکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ

ہمارے علاقے مکران میں جس طرح یہ کہتے ہیں ، وہ تین ، چار سو میل اس طرف مال کو پکڑتے ہیں اور میں مزید یہ بات وزیر موصوف کی knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ جتنا مال پکڑا جاتا ہے وہ صرف اپنی رشوت کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا پانچ فیصد وہ شو نہیں کرتے ہیں خزانے میں۔ کسٹم کا محکمہ اتنا corrupt ہے کہ پورے پاکستان کو لوٹ رہا ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ کہتا ہوں کہ ----

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! یہ بھی اچھی تجویز ہے ۔ ہم یہ کر رہے ہیں کہ جن افسران کی جائیداد زیادہ ہے یا اپنے means سے زیادہ رہ رہے ہیں ان کے بارے میں انکوائری کی جائے ۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! ہم وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو سمگلنگ کا مال یہاں پاکستان میں مختلف دکانوں میں یا مختلف جگہوں پر بکتا ہے' اس پر جو چھاپے مارتے ہیں وہ کس قانون کے تحت کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے کوئی قانون ہے جس کے تحت ان کی دکانوں پر چھاپہ مار ا جائے یا کوئی گاڑی میں جا رہا ہو اور اس کی گاڑی روک کر اس سے گاڑی چھین لی جائے۔ اس کا کوئی قانون ہے یا کسی انتظامی آرڈر کے تحت وہ ایسا کرتے ہیں۔ جب ایک چیز ملک میں آ جاتی ہے پھر اس کے بعد اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوئی قانونی طاقت ان کو حاصل ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے فنانس۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس پر چونکہ انہوں نے سوال نہیں پوچھا اور قانون کا حوالہ تو میں دے نہیں سکتا لیکن ایک قانون definitely ہے کہ گاڑی اگر smuggle ہو کر آئی ہے اور اس کا رجسٹریشن نمبر fake ہے اور اس پر ڈیوٹی ادا نہیں کی گئی تو it can be confiscated and he can be asked to produce documents that it is legally imported اگر وہ نہ ہوں تو لاء موجود ہے جس کے تحت وہ confiscate کی جا سکتی ہے۔ If it is clearly identifiable as an imported item on which the duty has not been paid then obviously it can be confiscated.

جناب چیئرمین۔ بہرحال اس کو دیکھ بھی لیں گے کہ what is the law قانون کے

متعلق پھر دیکھ کر بتا دیں۔

سیدمسعود کوثر۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج Question - Answer سے ایک بڑا public importance کا ایشو سامنے آیا ہے کہ smuggling کا کیا کیا جائے تو میں آپ کو رول 58(1) کے تحت request کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ

once in a period of seven consective working days, the Chairman may on three clear days notice being given by a member, allot half an hour for discussion on a matter which, in his opinion, is of sufficient public importance and has recently been the subject of a question.

جناب چیئرمین۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ آپ مجھے باقاعدہ ایک نوٹس دیں گے تو پھر میں اس کو مناسب طور پر، اس کو دیکھ کر، اگر مناسب ہوا، تو لگا دوں گا۔

سیدمسعود کوثر۔ جناب اس میں writing تو نہیں لکھا ہوا لیکن نوٹس دینے کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ طریقہ یہی ہوتا ہے کہ اگر آپ محسوس کریں کہ some matter requires attention under 58, you will give a proper notice, I will examine that matter and I feel under the rules ,yes, I can do it تو طریقہ کار یہی ہوتا ہے ۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! اگر اس کی کمیٹی میں پہلے بات ہو تو وہ زیادہ بہتر ہو گا کیوں کہ وہاں پر اس کو دو تین گھنٹے دیئے جا سکتے ہیں اور اگر آپ اس کام کے لئے آدھا گھنٹہ fix کریں گے تو یہ کافی لمبی بحث ہے ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال this is something for them to consider.

Mr. Chairman: Next question No.239, Mr. Saifullah Khan Paracha.

239. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has recently formed the Promotion

Committee for CSS Officers including officers of PSP from Grade 17 to Grade 18, if so, the names, designation and grade of the Chairman and Members of this Committee and the details of the meetings so far held, with dates; and

(b) the details of the action so far taken by the Government on the recommendations of this Committee?

Minister Incharge of Establishment Division: (a) The cases of promotion of BS-17 officers to BS-18 in the PSP and DMG cadres were earlier considered by Departmental Promotion Committee (DPC) set-up on the Establishment Division. However, the aforementioned task has now been assigned to the Central Selection Board-II (CSB-II) as a result of its reconstitution during May, 1997. The existing composition of the CSB-II which considers the promotion cases of PSP and DMG officers to post in BS-18, 19 and 20 in these cadres, is given below:

1. Mr. Afzal Kahut, *Chairman*
   Establishment Secretary (BS-22).
2. Mr. Mehar Jiwan Khan, *Member*
   Secretary Interior Division (BS-22).
3. Mr. Muhammad Pervez Masud, *Member*
   Chief Secretary, Govt. of Punjab (BS-22).
4. Syed Shahid Hussain, *Member*
   Chief Secretary, Govt. of Balochistan (BS-22).
5. Mr. Muhammad Saeed Mehdi, *Member*
   Chief Secretary, Govt. of Sindh (BS-22).
6. Mr. Rustam Shah Mohmand, *Member*

Chief Secretary, Govt. of NWFP (BS-22).

7. Mirza Hamid Hasan, *Member/*

Addl. Secretary Estt. Division (BS-21). *Secretary.*

2. After its reconstitution two meetings of the CSB-II have so far been held on 30-7-1997 and 02-09-1997 which, *inter-alia*, has considered the cases of promotion of BS-17 officers of PSP and DMG cadres to BS-18 wherein twelve(12) PSP officers and 05 DMG officers have been cleared for promotion to BS-18 in their respective cadres against the available vacancies.

(b) The recommendations of the Board have been implemented.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Saifullah Khan Paracha: No supplementary sir.

Mr. Chairman: No supplementary question. Question No.240.

240. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names, designation, grade, educational qualifications, place of domicile and dates of postings of all PSP Officers in various embassies of Pakistan?

Minister Incharge of Establishment Division: The names, designations, grade, educational qualifications, place of domicile and date of posting of all the PSP Officers in various Embassies of Pakistan/International Organization may kindly be seen at Annexure-I.

ESTABLISHMENT DIVISION T.IV SECTION

SUB: LIST OF PSP OFFICERS DEPLOYED TO BOSNIA UNDER UNITED

NATION INTERNATIONAL POLICE TASK FORCE (UNIPTF)

SUPERINTENDENT OF POLICE

Sr. No.	Name & Designation	BPS	Domicile	Educational Qualification	Date of posting	Present posting
1.	Mr. Muhammad Tahir S.P. I.C.T. Islamabad.	18	Punjab	M.A. June,97	Deployed to Bosnia	under United International Police Task Force.
2.	Mr. Mohsin Hassan Butt S.P. Govt. of the Punjab.	18	"	M.Sc.	-do-	-do-
3.	Mr. Ajmal Khan Magsi, S.P. Govt. of the Punjab.	18	"	M.A.	-do-	-do-
4.	Mr. Ahmad Mukaram, S.P. Govt. of Sindh.	18	"	M.B.A.	-do-	-do-
5.	Mr. Hanif Shahid, S.P. Govt. of Sindh	18	"	M.B.A.	-do-	-do-
6.	Syed Dilawar Abbas, S.P. Govt. of the Punjab.	18	"	M.B.A.	-do-	-do-
7.	Shaikh Naseem-uz-Zaman, S.P.,Govt. of Sindh.	18	"	M.B.A.	-do-	-do-
8.	Syed Imtiaz Altaf, S.P. Govt. of NWFP.	18	Sindh	B.E./M.A.	-do-	-do-
9.	Mr. Abdul Ghafoor Kansi, Baluchistan Govt. Police Officer.	18	NWFP	B.E./M.A.	-do-	-do-

ESTABLISHMENT DIVISION T.IV SECTION

SUB: LIST OF PSP OFFICERS DEPLOYED TO BOSNIA UNDER UNITED NATION INTERNATIONAL POLICE TASK FORCE (UNIPTF)

ASSISTANT SUPERINTENDENT OF POLICE

Sr. No.	Name & Designation	BPS	Domicile	Education Qualification	Date of posting	Present posting
1.	Mr. Abdul Khaliq Shaikh, ASP, I.C.T. Islamabad.	17	Punjab	M.A.	June,97	Deployed to Bosnia under United Nations International Police Task Force (UNIPTF).
2.	Mr. Muhammad Shoaib ASP, I.C.T., Ibd.	17	Sindh	B.A.	-do-	-do-
3.	Mr. Muhammad Amin Yousafzai, ASP, Govt. of the Punjab.	17	Sindh	B.A.	-do-	-do-
4.	Mr. Ghulam Muhammad Dogar, ASP, Govt. of Sindh.	17	Punjab	M.Sc.	-do-	-do-
5.	Mr. Zafar Abbas Ansari ASP, Govt. of Sindh.			M.A.	-do-	-do-
6.	Mr. Abdul Razzaq Cheema, ASP, Govt. of Sindh.		Punjab	M.A.	-do-	-do-
7.	Mr. Tariq Nawaz Malik ASP.		"	M.A.	-do-	-do-
8.	Mr. Amir Zulfiqar ASP, Govt. of Sindh.		"	B.Sc.	-do-	-do-

9.	Mr. Javed Ahmed Dogar ASP, Govt. of NWFP	"	B.A.	-do-	-do-
10.	Mr. Muhammad Zubair Hashmi, ASP, Govt. of NWFP.	"	M.A.	-do-	-do-
11.	Mr. Sajjad Afzal Afridi, ASP, NWFP.	N.Area		-do-	-do-
12.	Dr. Kamal Arakzai, ASP.			-do-	-do-
13.	Mr. Muhammad Maqbool ASP	Punjab	M.Sc.	-do-	-do-

Mr. Chairman: Supplementary question.

جناب سیف اللہ پراچہ۔ جناب والا! جو انہوں نے جواب دیا ہے یہ بالکل غلط ہے کیوں کہ it is in my notice that our former I.G. Police , Mr. Faqir Masoom posted in Washington DC Embassy یہ سارے کے سارے یو این کے بوسنیا کے دیئے ہوئے ہیں جبکہ my question says about various Embassies of Pakistan ایک کا بھی ذکر نہیں ہے not one, so the question جو ہے وہ کچھ اور ہے اور جواب بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ سوال نمبر 240 ہے جس میں انہوں نے پوچھا تھا names, designations etc. of Police Officers posted in various Embassies of Pakistan/International Organizations تو انہوں نے اس کے جواب میں صرف بوسنیا کا یو۔ این کا دے دیا ہے' Embassies کا نہیں بتایا ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ جتنی اطلاع دی جا سکتی تھی وہ دے دی گئی ہے اور اگر اس کے علاوہ فاضل ممبر کوئی اطلاع چاہتے ہیں تو وہ میرے پاس تشریف لے آئیں۔ میں ان کو اس سلسلے میں اطلاع دے دوں گا کیونکہ کچھ

ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو بتائی نہیں جا سکتیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ جواب میں تو لکھتے کہ اس وجہ سے ہم نہیں دے سکتے لیکن یہ یہاں پر نہیں لکھا ہوا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ جتنی اطلاع دی جا سکتی تھی وہ دے دی گئی ہے اور اگر اس کے علاوہ فاضل ممبر کوئی اطلاع چاہتے ہیں تو وہ میرے پاس تشریف لے آئیں میں ان کو اس سلسلے میں اطلاع دے دوں گا کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو ----

جناب چیئرمین: نہیں یا تو لکھ دیں۔ دیکھیں جی جواب میں لکھ دیں جی کہ اس کی یہ وجہ ہے ہم نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کچھ بھی نہیں لکھا ہوا جواب میں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: نہیں یہ جس کے متعلق بتایا جا سکتا تھا وہ تو لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ یا تو یہ لکھ دیتے کہ باقی information ہم نہیں دے سکتے یہ وجوہات ہیں۔ تو سمجھ آ جاتی۔ لیکن وہ صحیح کہتے ہیں کہ جواب اور ہے سوال اور ہے۔ یعنی incomplete۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی وہ بھی ہونا چاہیئے تھا اس میں لیکن میرے پاس اس stage میں یہ آیا ہے۔ جناب اس سلسلے میں جو اطلاع وہ فرما رہے ہیں اگر وہ چاہیں تو میرے پاس تشریف لے آئیں یا میں ان کو اطلاع دے دوں گا لیکن جو چیز اس ہاؤس میں نہیں دی جا سکتی میں ان سے معذرت کروں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا جی جناب مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد: اب وہ وقت گیا جب کمروں میں سیاست ہوا کرتی تھی۔ اب کوئی اور دور ہے جو بھی ہے وہ حالات یہاں پارلیمنٹ کے سامنے لے آئیں۔ وہ پارلیمنٹ سے زیادہ محترم اور معزز نہیں ہیں کہ وہ صرف بند کمرے میں ان کو راز بتا دیتے ہیں۔ وہ پورے پارلیمنٹ کے سامنے لائے جائیں۔

جناب چیئرمین: اچھا جی۔ شکریہ جی۔

سید اقبال حیدر : جناب ہم بہت احترام کرتے ہیں وٹو صاحب کا۔ انتہائی قابل احترام اور مقتدر شخصیت ہیں سیاسی میدان میں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان کو کسی قسم کا embarrassment کا سامنا ہو لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ سرکاری اہلکاروں کی کوتاہیوں کے اوپر پردہ نہ ڈالیں۔ کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ آپ یہ کہہ دیں کہ یہ جواب imcomplete ہے میں محکمے کو حکم دوں گا کہ وہ باقی information لا کر ایوان میں پیش کریں۔ بجائے اس کے کہ جی جو information مل سکتی تھی وہ تو ہم نے دے دی ہے۔ جو نہیں مل سکتی۔۔ بھئی کیسے نہیں مل سکتی ساری information , either they have full information as to how many officers are اور posted in which Embassy or they don't have the information, what is this? that what is collective and what have been collective, sir, this is not correct attitude.

Mr. Chairman: O.K. Iqbal Haider Shaib.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں نے یوں نہیں کہا کہ ہمیں information نہیں مل سکی - میں نے یہ عرض کیا کہ جو information lay کی جا سکتی ہے ہاؤس کے سامنے وہ lay کر دی ہے۔ وہ فقرہ ہونا چاہیئے تھا کہ باقی با امر مجبوری اطلاع نہیں دی جا سکتی۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ فاضل دوست اگر اسرار کرتے ہیں یہ جاننے کے لئے تو میں ان کو عرض کر دوں گا لیکن کچھ چیزیں ہوتی ہیں۔ ہاؤس سے چھپانے والی نہیں ہوتیں شاید پریس میں جانے والی نہیں ہوتی ہیں۔ آپ خود حکومت میں رہے ہیں۔ آپ کے سامنے یہ ساری چیزیں رہی ہیں۔ آپ غیر ضروری طور پہ ان چیزوں کے لئے جن کا ذکر کرنا ' اخبار میں جانا ' دوسری جگہ پہ جانا مناسب نہیں ہے ہاؤس سے تو کوئی بات چھپانے والی نہیں ہے۔ آپ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی مصطفٰی کمال صاحب۔

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Thank you Mr. Chairman, What I like to ask the honourable Minister

جو بھی اس سوال کا جواب دیا ہے۔ on the domicile basis یہاں پہ

No.4, Mr. Ahmed Mukaram S.P. Government of Sindh. and again on the next page No.2 again Mr. Muhammad Shoaib from Sindh and so on, another gentleman from Sindh. What I would like to ask the Minister, let me know if these gentlemen are from rural Sindh or from Urban Sindh and if the honourable Minister does not have the answer at the moment, can he supply this information?

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ چار نمبر پہ جو افسر کا نام ہے جناب مکرم صاحب سندھ کے ہیں اور اسی طرح دو نمبر پہ ایک سندھ کے افسر ہیں یہ Rural Sindh کے ہیں یا Urban Sindh کے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: یہ جناب میرے پاس اس وقت تو یہی اطلاع موجود ہے اگر فاضل ---

جناب چیئرمین: تو جب مل جائے تو ان کو اطلاع کر دینا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: اگر پھر ضرورت پیش آئے تو میں ان کو---

Mr. Chairman: So that brings us to the end of question hour, one last question O.K.

جی ان کا سوال ہے جی فرمائیے جناب سیف اللہ خان صاحب۔

Mr. Saifullah Khan Paracha: This is 251.

جناب چیئرمین: نہیں ۲۵۱ پہ تو نہیں جائیں گے اور سوال ہے کوئی۔

جناب سیف اللہ پراچہ: نہیں اس پہ میرا---

Mr. Chairman: O.K. then its end of question hour.

(All the other questions and answers are taken as read and placed on the table of the House.)

241. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Commerce be pleased to state:-

(a) the income, expenditure, profit earned or loss suffered by the Pakistan Insurance Corporation during 1996-97;

(b) the foreign and domestic debts, if any, of the Corporation as on 30-06-1997; and

(c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year?

Mr. M. Ishaq Dar: (a) Pakistan Insurance Corporation's accounts are maintained on calendar year basis. The requisite information for the year 1996 is as under:-

(Rs. in million)

(i)	Income	1,299
(ii)	Expenditure	1,088
(iii)	Profit	211

(b) foreign and domestic debts as on 31-12-1996 Nil.

(c) (Rs. in million)

Grade	No. of employees	Salaries paid during 1996
Officers Class-I	50	10.678
Officers Class	29	4.038
Staff Class-III	218	36.243
Staff Class IV	83	14.062
	380	65.021

242 ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the income, expenditure, profit earned or loss suffered by the Small Business Finance Corporation during 1996-97;

(b) the foreign and domestic debts, if any, of the Corporation as on 30-06-1997; and

(c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year?

Mr. Sartaj Aziz: The income expenditure and profit of the SBFC based on unaudited accounts for the year 1996-97 is as under:-

(Rs. in million)

Item	Amounts
Total income	1045.254
Expenditure	979.958
Profit	65.295

(b) There are no foreign debts to be paid by the Corporation. However, debts payable to State Bank of Pakistan as on 30-6-1997 amounting to Rs.11609.01 million.

(c) The staff strength of SBFC stood at 1223 including 302 daily wagers as on 30-06-1997. Grade-wise break-up of the personnel is at Annex-I. A sum of Rs .90.627 million was incurred on the salaries and allowances of the employees of the Corporation during 1996-97.

Annex-I

SMALL BUSINESS FINANCE CORPORATION

As on 30-06-1997

DESIGNATION	POST	Basic pay Scales	Daily Wagers	Employees Regular	Employees Deputation	Total
I-Executives/Officers						
Managing Director	M-II	10935-606-15799	0	1	0	1
Dy. M.D.	EVP(M-III)	9070-485-15375	0	0	1	1
Sr. Vice President	Sr.Grade-I	7780-385-13555	0	2	1	3
Vice president	Sr.Grade-II	6695-370-12245	0	7	2	9
Assistant.Vice President	Sr.Grade-III	6260-345-11435	0	22	0	22
Officer Grade-I	Grade-I	4980-330-9930	0	54	1	55
Officer Grade-II	Grade-II	3455-265-7960	0	123	1	124
Officer Grade-III	Grade-III	2260-175-5760	0	306	0	306
Tehsildars	Grade-III	2260-175-5760	0	0	17	17
Sub Total			0	515	23	538
II-Clerical Staff						
Stenographer	Scale-VII	2010-126-4530	0	1	1	2
Stenotypist	Scale-VI	1800-108-3960	1	0	0	1
Senior Typist	Scale-VI	1800-108-3960	1	34	0	35
Senior Asstt.	Scale-VI	1800-108-3960	65	132	0	197
Compt. Operator	Scale-VI	1800-108-3960	11	0	0	11
Typist	Scale-V	1535-101-3555	15	0	0	15
Assistant	Scale-IV	1345-92-3185	72	7	0	79
Sub Total			165	174	1	340

III-Non Clerical

Drivers	Scale III to VI	1175-70-2575	61	63	0	124
Despatch Rider	Scale-IV	1175-70-2575	0	1	0	1
Chief Messenger	Scale III to IV	1175-70-2575	0	61	0	61
P.S. Operator	Scale-III	1175-70-2575	0	1	0	1
Messenger	Scale-II	1080-43-1940	72	77	0	149
Cook	Scale-II	1080-43-1940	2	3	0	5
Chowkidar	Scale-II	1080-43-1940	0	1	0	1
Sweeper	Scale-II	1080-43-1940	0	1	0	1
Sub Total			137	208	0	345
Grand Total			302	897	24	1223

243. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the income, expenditure, profit earned or loss suffered by the Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation during 1996-97;

(b) the foreign and domestic debts, if any, of the Corporation as on 30-06-1997; and

(c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The annual accounts of PICIC for the year 1996-97 are under finalization. As per unaudited accounts (before providing for diminution and provisioning) the company has earned a pre-tax profit of Rs.149.17

million. Detail of income and expenses is as under:-

	(Rs. in million)
Total Income	1944.83
Total Expenses	1597.37
	347.46
Less administrative expenses	198.29
Profit before tax	149.17

(b) As on 30-6-97 the total borrowings of the Corporation were to the tune of Rs.9670 million as per following break-up :-

	(Rs. in million)
Foreign debt	8545.00
Local debt	1125.00
Total:	9670.00

(c) There are a total of 605 persons working in the Corporation. Grade-wise break-up alongwith payments made as salaries during the year is as below:-

Category	Numbers of employees	Salaries pay during 96-97
Executive	96	11248208
Officers	205	34293048
Clerical	136	31275852
Non-clerical	168	11472228
Total:	605	88290036

244. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the details of the taxes and Zakat charged from the Murree Brewery Co. Rawalpindi during the last five years; and

(b) the details of the main products of the said company and the names of its main share holders?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The details of the taxes and Zakat charged during the last five years are as under:-

(Rs. in million)

Year	Custom Duty	Sales Tax	Income Tax	C.E. Duty	Other Taxes
1992-93	0.18	17.75	8.37	77.49	0.19
1993-94	2.09	28.16	14.23	122.74	0.57
1994-95	2.71	38.64	14.69	244.40	0.06
1995-96	1.91	37.71	12.69	100.23	0.12
1996-97	2.83	50.56	8.96	111.66	0.88
Total:	9.72	172.82	58.94	656.52	1.82
				Grand Total:	899.82

DETAILS OF ZAKAT CHARGES

(In Rupees)

1992-93	79,604
1993-94	73,331
1994-95	70,226
1995-96	16,970
1996-97	29,126
Total:	2,69,257

(b) Details of main products:

1. Murree Beer
2. Classic Beer
3. Malt 79
4. Cindy
5. Ginger Beer
6. CO2 Gas
7. Spirite
8. Classic Malt Whisky
9. Vintage Malt Whisky
10. Lion Whisky
11. Vat No.1 Whisky
12. Murree Vodka
13. Queen Elezabeth Gin
14. Doctor Brandy
15. Vat No.1 Brandy
16. Murree Rum
17. Petervaskaya Vodka
18. Gymkhana Malt Whisky
19. Tower of Lond M Gin
20. London Dry Gin
21. Bols Solver Top Gin
22. Bols Vodak

Name of main shareholders:

1. Mr. Mino P. Bhandar

2. M/s. D. P. Edulji & Co. (Pvt.) Ltd.

3. M/s. Isphanyar Bhandara.

4. Mr. Feroze P. Bhandara.

5. M/A Adamjee Ins. Co. Ltd.

6. M/s. Minerva Nominees Ltd. (UK)

7. M/s Pak Libya Holding Co..

8. Mrs. Baspy N. Sidhwa.

9. M/s. New Jubilles Ins. Co.

10. M/s. Ebrahim Alibhai foundation.

11. Mr. Mr. M. M. Shahbaz.

12. Mr. Nazir Ahmad

13. Mian Tariq Mahmood

14. Mr. Khurram Muzafar.

15. Mr. Lt. Col. (Retd.) B. K. Kanga.

245. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the details of the complaints registered in CDA Civil Enquiry, G-9, Islamabad from 1st January, 1996 to 31st July, 1997; indicating also the action taken on these complaints?

Minister Incharge of the Cabinet Division: 60645 complaints were registered from 1-1-1996 to 31-7-1997 in Enquiry Office G-9 out of which 55484 were attended. The balance complaints could not be attended due to shortage of funds/material.

246. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the duration of water-supply in Sector G-9/1, Police Colony and Sector G-9/2, Islamabad; and

(b) the daily details of water supply in the said areas from 1st January to 31st July, 1997?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) (i) In Sub-Sector G-9/1 including Policy Colony, water is supplied for a duration of 5 hours daily.

(ii) In Sub-Sector G-9/2, water is supplied for a duration of 12 hours i.e. 1 1/2 hours to each of the eight portions.

(b) The quantity of Water Supply for the period from 1st January to 31st July, 1997 cannot be provided as no Bulk water meters have been installed on the system.

247. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the amount earned, in dollars, through the export of red chillies during each financial year since 1990-91?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The amount earned in dollars through the export of red chillies (powdered and packed) during each financial year since 1990-91 is given as under:-

Year	Value in Million US$
1990-91	7.7
1991-92	19.1
1992-93	5.5
1993-94	3.4
1994-95	1.2

1995-96	Nil
1996-97	1.3

248. *Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether the is any proposal under consideration of the Government to implement the Crop Insurance Scheme during the current financial year, if so, its details?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Yes, the Crop Insurance Scheme is under consideration of the Government. Since, the scheme involves number of aspects such as participation of public or private sector, extent of crops and areas alongwith perils covered and subsidy by the Government, the same is being rehashed in the light of recent recommendations made by the Agriculture Reforms Commission. The Crop Insurance Scheme will be implemented only after it is approved by the Government.

249. *Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of times the tariff on import of iron ore was changed during 1996-97 and 1997-98 indicating also the reasons for these changes?

Mr. Sartaj Aziz: *Customs.* - During 1996-97 and 1997-98, duty on iron ore was changed only once on 28-3-1997 when the Government abolished 10% regularoty duty on iron ore.

Sales Tax. - No specific/special change in the rate of sales tax was made in respect of iron ore. However, in the Economic Revival Package announced on 28th March, 1997, the general rate of sales tax was reduced from 23% and 18% to 12.5% in consequence of which the rate of sales tax on iron ore also got reduced

from 18% to 12.5%. The reason for the general reduction was to provide incentives for revival of the economy. No other tariff change has been made for iron ore during 1996-97 and 1997-98.

250. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the reasons for not giving possession of the plots to the allottees in Sectors D-12 and E-12 Islamabad?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The main reason for not giving possession of the plots to the allottees in Sector D-12 and E-12 is attributable to CDA's inability to get possession of the area from the original owners of the land called affectees. Being not satisfied with the amount for compensation and rehabilitation benefits offered by CDA to them in lieu of the landand built-up property acquired from them for the establishment of Sector D-12 and E-12, affectees of the area have gone to various courts. The cases are yet to be finalized. As soon as these are decided, CDA would take over possession of the area and start its development. Subsequent to development CDA will be able to hand over the possession of the plots to the allottees in Sector D-12 and E-12.

251. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the list of items/goods allowed to be imported from India and the rate of import duty and other levies on each of such item/goods to be charged by the government; and

(b) the list of the items/goods allowed by the Government of India to be imported from Pakistan and the rate of import duty and other levies on each of such item/goods to be charged by the Government of India?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) 594 items are importable from India, the list of which is placed in the Senate Library. They carry the normal rates of duties and levies as are chargeable on imports from all over the world. However, 230 HS items of the general list of imports carry a 10% tariff concession under the SAARC Preferential Trading Arrangement (SAPTA). Information on this is also placed in the Senate Library.

(b) Under the Most Favoured National (MFN) status granted to Pakistan by India, all items/goods importable from other countries, are also importable from Pakistan. There is no specific rate of import duty and other levies on these items for Pakistan. However, 375 items have been granted 10% tariff concession under SAPTA. This information is also placed in the Senate Library.

252. *Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether any early retirement benefits have been offered to those who have more than 35 years of service, if so, the details thereof, and if not its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: The early Retirement Benefits Scheme announced by the government contained the following early retirement benefits:-

(a) Early Retirement Benefits to the employees with more than 10 years upto 20 years service equivalent to the pensionary benefits as admissible to employees with 25 years of service including the commutation benefits.

(b) Early Retirement Benefits to the employees with more than 20 years and upto 25 years of service equivalent to the pensionary benefits as admissible to the employees with 30 years of service including commutation benefits.

(c) Early Retirement Benefits to the employees with more than 25 years of service equivalent to the maximum pensionary benefits including commutation benefits.

Emploees with more than 35 years service are already entitled to the maximum pensionary benefits. The employees with more than 35 years service could, in accordance with the proposal, avail the benefits of retention of Government housing, for one year. Entitled officers could purchase an official car at its depreciated value.

For the present Government has decided not to take a final decision in regard to the Golden Hand Shake Scheme. Such a decision may be taken after the Fakhar Imam Commission completes its work.

253. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names, addresses and place of domicile of the loanees who were granted loans vide case Nos. CA-6498, CA-6148, CA-7359, NK-6125, CA-5688, CA-5996 and CA-6485 by the HBFC, Karachi;

(b) whether it is a fact that the said loans were granted to two persons, if so, its reasons; and

(c) whether the Government will probe into the matter and place the report on the Table of the House, if so, when and if not, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: The information is being collected from HBFC, which is likely to take some time. Comprehensive answer will be given in due course.

254. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister Incharge of the

Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number, model, make and the monthly expenditures incurred on the fuelling and maintenance of Land Cruiser, Pajeros, Pick-ups and cars beyond 1200 cc in CDA during the last two years indicating also the names of the officers who had been using or are presently using these vehicles;

(b) whether it is a fact that the government has banned the use of such vehicles, if so , its reasons; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government to auction these vehicles, if so, when and if not, its reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Details at Annex.

(b) Cannot be applied to CDA being development organization.

(c) Not applicable.

Annex

STATEMENT SHOWING DETAILS OF EXPENDITURE INCURRED ON SERVICE/REPAIR OF VEHICLES EXCEEDING 1200 CC IN USE OF VARIOUS OFFICERS OF CDA SECTT. FOR THE LAST 2 YEARS.

No.	MAKE	EXPENDITURE ON REPAIR/SERVICE	FUILING	PARTICULAR OF OFFICER WHO HAVE USING THE VEHICLE DURING PERIOD. (FERMERLY)	(PRESENT)	REMARKS.
1.	Toyota Corrola GL Car 1300 CC.	Rs.52060/-	Rs.1,15,107/-	Mr.Zafar Iqbal, Chairman.	Mr.Javed Masood,Chairman.	
2.	-do-	Rs.2,47,520/-	Rs.60,125/-	Mr.Zafar Iqbal, Chairman.	Mr.Ashraf Khan,Member(Admin).	
3.	-do-	Rs.1,83,525/-	Rs.77,089/-	Mr.Saeed Mehdi,Chairman(FORM)	Mr.Anvar Saeed,Member(Design).	
4.	S/Car	Rs.34,510/-	Rs.1,49,128/-	Protocol/substitution	Ch.Bashir ahmed FA/Member.	
5.	-do-	Rs.27,297/-	Rs.54,371/-	Mr.Shabir Ahmed Dhir FA/Member	Protocol/Subetitution.	
6.	-do-	Rs. 3,963/-	Rs.72,002/-	Mr.Ishfaq Ahmed Director(MPO)	-do-	
7.	Land Rover Discovery Jeep (2800 CC)	Rs.4,11,753/-	Rs.33,714/-	Mr.Zaffar Iqbal,Chairman.	-do-	
8.	Toyota Land Cruiser-II Jeep 4X4, WD.	Rs.2,79,533/-	Rs.72,870/-	Mr.Suleman Sehato Dir.(Land)	-do-	
9.	-do-	Rs.2,52,875/-	Rs.73,151/-	Mr.Jaffar Raña Member(Eng)	Mr.Abdus Salam Khan Wazir Member(E)	
10.	-do-	Rs.2,28129/-	Rs.63,086/-	Mr.Shafi Sehwani, Chairman. Mr.Hamid Husan Member(Admin).	Protocol/Subatitutions.	
11.	Mitsubshi Gallant Car 1600 CC	Rs.1,92,398/-	Rs.1,55,400/-	AG.Chaudhry,Legal Adviser.	Substitutional use.	
12.	Toyota Land Cruiser -I,Jeep 2800 CC.	Rs.1,06,552/-	Rs.61,200/-	Mr.Atta-ul-Haq Director Mr.Yousuf Ali Dir.(KPD)Project.	Mr.S.A.Wahdi Law Consultant.	
13.	Diahatsu Rocky Jeep (2800 CC)	Rs.1,55,780/-	Rs.61,200/-	Protocol/Substit.	Off Road.	
14.	Kia Sportage Jeep (2000 CC)	Rs. 4469/-	Rs. 95438/-	Mr.M.Suleman Sehato Dir.Land. Protocol/Substit.	Mr.M.Rafique Eng.Consultant.	
15.	Toyota Pick-up D/Cabin.2800 CC	Rs. 31,250/-	Rs. 21250/-	Mr.Abdul Jabbar Malano DD(RD)	Mr.Imtiaz Ahmed Vohra Dir (P&E)	
16.	Samorai S/Jeep 1300 CC	Rs. 14,816/-	Rs. 77330/-	Mr.Mohyy-u-Din Jamilee Director W&S Development.	Mr.Qinait Ali,Dir.Personal.	
17.	Toyota Pick-up D/Cabin 2800 CC	Rs.1,02,847/-	Rs. 32130/-	Ahmed Junaid Karim Dir(W&S)Dev. Mr.Shabir Ahmed DD(W&S)Devlop.	Mr.Shakil Jan(W&S) Maint.	
18.	Toyota Land Cruiser -II,Jeep 2800 CC	Rs.2,53,513/-	Rs. 66300/-	Mr.Najam Saeed,DC(CDA). Mr.Abdus Salam Khan Wazir DG([illegible])	Malik Ahmed Yar DC. CDA.	
19.	-do-	Rs.2,08,500/-	Rs. 81600/-	Mr.Rashid Ahmed Randhawa DG(Environment). Mr.Fida Muhammad Khan DG(Env).	Environment Wing Pool	
20.	Toyota Pick-up D/Cabin 2800 CC	Rs.1,06,600/-	Rs. 55080/-	Sh.Abdul Qadir,CLA.	Mr.Saadullah Khan Ziari Dir(EM-I)	
21	IDG-7372 1996 Toyota Pick-up D/Cabin 4x4 WD.	Rs. 113088/-	Rs. 36720/-	Mr. Muhammad Rafique Khattak Dir. (Env)	Mr. Muhammad Rafique Khattak Dir. (Env)	
22	IDH 407 1996 Toyota Pick-up D/Cabin (SSRX) 2800 CC 4x4 WD.	Rs. 76500/-	Rs. 33150/-	Mr. Ahmed Junaid Karim Director W&S Development	Mr. Ahmed Junaid Karim Dir. (Maint).	
23.	IDE-1714 1996 -do-	Rs. 27000/-	Rs. 12240/-	Mr. Khalid Khan Kharal, Minister for Information, Mr. Bashir Nasim, Dir (Maint).	Mr. Jehan Zeb Khan, Dir. W&S. Development.	
24	IDH 1862 1996 Toyota Pick up D/Cabin 2800 CC.	Rs. 63000/-	Rs. 28560/-	Malik Anjum Akhtar, Dir (Rd)	Malik Anjum Akhtar, Dir. (Works)	
25	IDH-1863 1996 -do-	Rs. 27500/-	Rs. 29560/-	Mr. Sikandar Ali Abbasi, DD (Rd)	Off Road since 7-5-1997.	
26	IDH 3804 1996 -do-	Rs. 54500/-	Rs. 28730/-	Mr. Sohail Urani, DD (BCS)	Mr. Shafat Ali, Director (Road-I).	
27	IDH 1382 1996 S/Car Margala, 1300 CC	Rs. 28270/-	Rs. 97,125	Mr. Yousuf Ali, Dir. Khanpur Dam Project.	Mr. Manzoor Ahmed, Executive Director Capital Hospital.	
28	IDF-8244 1991 Toyota Pick up D/Cabin 2800 CC.	Rs. 51,031/-	Rs. 22440/-	Mr. Sana-Ullah Awan, DD (W&S/PSO) CDA	Shifted to CDA in 9/96 from Japanees firm	
29	IDE-7302 1992 Toyota Pick up 2800 CC	Rs. 63000/-	Rs. 55080/-	Mr. Shafat Ali, Dir. (RD I).	————	
30	IDC-6497 1990 Daihtsu Rocky Jeep 2800 CC 4x4 WD	Rs. 60280/-	Rs. 55080/-	Mr. Shahid Suhail, DD. Khanpur Dam Project.	Off road in MPO.	
31	IDE 8827 1992 Toyota Pick-up D/Cabin 2400 CC.	Rs. 56600/-	Rs. 41310/-	Mr. Akbar Nawaz Dir. (MPO)/ Water Supply Mr. Shakeel Jan, Dir. Water Supply.	Mr. Zia-ul-Haq, DD (Tube wells).	
32	ID 6735 1984 Daihatsu Jeep, Std. 2800 CC.	Rs. 76858/-	Rs. 55080/-	Mr. Iftikhar Ahmed Awan, DD. (Capital Parks/Rest Houses).	Mr. Iftikhar Ahmed Awan, D.D. Parks	

255. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the climate of Islamabad is suitable for the growth of Maple tree (Chanar) which has 200/250 year-life-span;and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to replace Mulberry Paper which is injurious to health with Maple Tree by declaring Islamabad a city of Maple tree (Chanaron ka Shaher), if so, when and if not, its reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Climatic requirements of Chanar are elevation upto 3000 M. with temperature range of 20 to 40 C and so climate of Islamabad is not too suitable for good growth of Chinar.

(b) It is not yet established on scientific lines that paper Mulbery is injurious to health. Government has directed NIH and PIMS to examine it. No proposal to declare Islamabad a city of Maple tree (Chanar-on-Ka Shaher) is under consideration.

256. *Mr. Taj Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the magnitude of the burden of increased internal debts and the annual interest thereupon resulting from the *GOLDEN HAND SHAKE SCHEME?*

Mr. Sartaj Aziz: For the present, the Government has decided not to take a final decision in regard to the Golden Hand Shake Scheme. Such a decision may be taken after the Fakhar Imam Commission completes its work. The full implications could be computed thereafter.

258. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether a retired government servant, re-employed by another organization, after completing the period of re-employment is entitled to receive pension and cast of living allowance both from government and that organization, if so, its reasons; and

(b) whether it is a fact that deductions are made from the cost of living allowance of the said government employee when he retires from his second employment; if so, the reasons thereof?

Mr. Sartaj Aziz: (a) No. A civil servant retired after superannuation can be re-employed on contract and for contract appointments no pension/gratuity is payable. Such a re-employed person continues to receive pensionary benefits as admissible under the rules.

(b) Cost of Living Allowance is not admissible to pensioners. However, a retired government servant, re-employed on a contract, gets Cost of Living Allowance for the period of his appointment on contract.

259. ***Mr. Taj Haider:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of Federal Ministers, Ministers of State and persons having the status of a Federal Minister or a Minister of State?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (1) Federal Ministers: 19 (nineteen).

(2) Ministers of State: 5 (five).

(3) (i) Persons holding the status of Federal Minister: 9 (nine).

(ii) Persons holding the status of Minister of State: 6 (six).

260. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the time by which a person having

domicile of Balochistan Province will be posted as Chief Secretary of Balochistan?

Minister Incharge of the Establishment Division: The posts of Chief Secretaries in the provinces belong to the Federal Government and are filled by appointment of officers of All Pakistan Unified Grades (APUG) which is a federal cadre. These appointments are not made on the basis of domicile. However, for posting such an officer prior consultation with the provincial government concerned is necessary.

261. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of officers of the National Bank of Pakistan and Habib Bank Ltd., separately, against whom fraud cases involving Rs.500,000/- (5 lac) or more have been registered during the last five years and the number of such cases decided so far?

Mr. Sartaj Aziz: *Habib Bank Limited.-* The number of staff members against whom fraud cases, involving Rs.500,000 or more, have been registered during the last five years, i.e., from October 1992 to September, 1997 is as follows:

Out of the total fifteen cases, five are being investigated by the FIA. One case has been closed by the FIA in which the accused was absolved from the charges. Another case has been discharged by the court due to the death of the accused, whereas the remaining eight cases are under trial in respective Special Courts (Offenses in Banks).

Information regarding the NBP is being collected from the bank and will be furnished as soon as possible.

262. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the State Bank of Pakistan has

appointed consultants to prepare a scheme for the merger of Agricultural Development Bank of Pakistan and Federal Co-Operative Bank, if so, the fees offered to the consultants for the purpose?

Mr. Sartaj Aziz: No. State Bank of Pakistan has not appointed any consultant to prepare a scheme for the merger of the Agricultural Development Bank of Pakistan with the Federal Bank for Cooperatives.

263. ***Prof. Sajid Mir**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the expenses incurred by National Bank of Pakistan on repair, renovation and furnishing of its central office and the office of its President in Karachi during the year 1995?

Mr. Sartaj Aziz: Payment for the repair, renovation and refurbishment works, i.e. furniture of President's office, visitor's room, lounge, waiting area and board room on 23-10-1995 amounted to Rs.3.704 million.

No expenditure was incurred during 1995 on the renovation/refurbishment of the Head Office Building.

270. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi**: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the category-wise number of flats constructed or under construction in the park of G-6/1-4, Islamabad; and

(b) the criteria and the government the procedure for the allotments of these flats?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 144 Nos. A type flats are at an advanced stage of completion in Park G-6/1-4 and 64 Nos. A type flats are under construction in Sector G-6/1-4, Islamabad.

(b) The allotment policy is under formulation.

UNSTARRED QUESTION AND THEIR REPLIES"

(Deferred from 4th November, 1997)

1. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that all statistical figures of Finance Division are based on white *FORMAL ECONOMY;*

(b) the estimated ratio between the FORMAL ECONOMY and black *INFORMAL ECONOMY;* and

(c) the steps the Government intends to take to rope in informal economy into white formal Economy?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The fact is that all statistical figures include both white formal and white informal economy but it does not include the black economy in the informal sector.

(b) No official estimates of black informal economy are available. However, some researchers have tried to estimate indirectly the black money on various assumptions and as such the estimates vary significantly. The underground economy is probably around 20 to 25 percent of GDP, i.e. around Rs. 500 billion.

(c) Various policy measures taken from time to time to control black economy include checking the inflow of smuggled goods, lowering the tax and duty rates, incentives to boost domestic production and making domestic goods more competitive.

2. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Senate Starred Question No.2 replied on 6th May, 1997 and state:

(a) the details of the exemptions, concessions, incentives and legal protection given to *FOREIGN EXCHANGE BEARER CERTIFICATES (FEBC)* specially regarding immunity from any inquiry regarding source of their financing; and

(b) whether the copies of the relevant SROs issued by the Government or the Central Board of Revenue will be placed before the Senate?

Mr. Sartaj Aziz: (a) *Income Tax.-* (i) Foreign Exchange Bearer Certificates issued under the F.E.B.C. Rules, 1985 enjoy immunity from probe under clause (6) of Part IV of the Second Schedule to the Income Tax Ordinance, 1979 (Annex-I).

(ii) FEBC's purchased after 15th June, 1995 are liable to withholding tax @1% of the amount received on encashment under section 50(5B). This tax constitutes discharge of final tax liability of the non-corporate recipients.

Wealth Tax.- Assets representing the amount of Foreign Exchange Bearer Certificates issued under the Foreign Exchange Bearer Certificates Rules, 1985, are exempt from wealth tax under the provisions of clause 9(iii) of Part-I of the Second Schedule to the Wealth Tax Act, 1963 (Annex-II).

(b) *Income Tax.-* No. This is not required by Law. However, SROs have been published in the office gazettes whose copies are available in the Senate Library.

Islamabad, the 1st July, 1985

INCOME TAX

S.R.O.654(i)/85.- In exercise of the powers conferred by sub-section (2) of section 14 of the Income Tax Ordinance, 1979 (XXXI of 1979), the Federal Government is pleased to direct that the following further amendments shall be made in the Second Schedule to the said Ordinance, namely:-

In the aforesaid Schedule,-

(i) in Part-I, after clause (169), the following clauses shall be inserted, namely:-

"(170) Any amount received on maturity of any bond issued in pursuance of the Bearer National Fund Bonds, 1985, or the Special National Fund Bonds Rules, 1985;

(171) Any amount received on encashment of any certificate issued in pursuance of the Foreign Exchange Bearer Certificates Rules, 1985"; and

(ii) in Part-IV, after clause (4), the following new clauses shall be added, namely:-

"(5) The provisions of section 13, Chapter XI or Chapter XII shall not apply in respect of any amount invested in the acquisition of Special National fund Bonds issued under the Special National Fund Bonds Rules, 1985;

(6) The provisions of section 13, Chapter XI or Chapter XII shall not apply in respect of any amount invested in the acquisition of foreign Exchange Bearer Certificates issued under the Foreign

Exchange Bearer Certificates Rules, 1985."

[C.No.IT.T-3(26)/85.]

AHADULLAH AKMAL,

Additional Secretary/

Member (Income Tax).

S.R.O. 655(I)/85.- In exercise of powers conferred by section 106 of the Income Tax Ordinance, 1979 (XXXI of 1979), the Central Board of Revenue is pleased to direct that words "clause (a)" appearing in fourth line of the Central Board of Revenue's Notification No.S.R.O. 285(I)/84, dated 4th April, 1984 shall be substituted by the words "clause (e)" and shall be deemed to have been so substituted as on 4th April, 1984.

[C.No.72(1) IT-V/84.]

NAJMUS SAQIB,

Second Secretary.

S.R.O.656(I)/85.- In exercise of the powers conferred by clause (c) of section 21 of the Customs Act, 1969 (IV of 1969), and sub-section (2A) of section 27 of the Sales Tax Act, 1951 (III of 1951), the Central Board of Revenue by sub-section (2) of Section 5 of the Wealth Tax Act, 1963 (XV of 1963), the Federal Government is pleased to exempt from the tax leviable under the said Act, the assets of the Pakistan Medical Association, Rawalpindi, held on the valuation dates relevant to the assessment years 1979-80 and 1980-81."

[C.No.4/41-WT/80.]

<u>Annex-II</u>

WEALTH TAX NOTIFICATIONS

S.R.O. 702(I)/83 dated July 2, 1983.- "In exercise of the powers conferred by Section 46 of the Wealth-tax Act, 1963 (XV of 1963), the Central Board of Revenue is pleased to direct that the following further amendments shall be made in the Wealth-tax Rules, namely:-

In the aforesaid Rules, in rule 8, in sub-rule (4C), for the figure "90", wherever occurring, the figure "85" shall be substituted."

[C.No.8(9) WT/IT. V/79-Vol.II.]

S.R.O. 649(I)/85 dated July 1, 1985.- "In exercise of the powers conferred by sub-section (2) of section 5 of the Wealth Tax Act, 1963 (XV of 1963), the Federal Government is pleased to exempt the following assets from the tax payable under the said Act, namely:-

(1) Bearer National Funds Bonds, issued under the Bearer National Funds Bonds Rules, 1985;

(2) Special National Funds Bonds, issued under the Special National fund Bonds rules, 1985;and

(3) Foreign Exchange Bearer Certificates, issued under the Foreign Exchange Bearer Certificates Rules, 1985."

[C.No.5/12-W.T./85.]

S.R.O. 651(I)/85 dated June 30, 1985.- "In exercise of the power conferred by section 46 of the Wealth Tax Act, 1963 (XV of 1963), read with section 32 thereof, and in supersession of its Notification No.SRO 169(I)/69, dated the 6th August, 1962, the Central Board of Revenue is pleased to make the following rules, namely:-

THE WEALTH TAX RECOVERY RULES, 1985

1. Short title and commencement.- (1)These rules may be called the Wealth Tax Recovery Rules, 1985.

(2) They shall come into force at once.

2. Application of the Income Tax Rules.- The provisions of rules 99 to 114 of the Income Tax Rules, 1982 shall apply *mutatis mutandis* to the recovery of arrears of Wealth Tax as they apply to the recovery of arrears of tax under the Income Tax Ordinance, 1979 (XXXI of 1979)."

[C.No.3/9 WT/81.]

S.R.O. 652(I)/85 dated June 30, 1985.- "In exercise of the powers conferred by section 46 of the Wealth Tax Act, 1963 (XV of 1963), the Central Board of Revenue is pleased to direct that the following further amendment shall be made in the Welath Tax Rules, namely:-

In the aforesaid Rules, after rule 9, the following new rules shall be added namely:-

"10. Appointments of valuers.- (1) A person, desiring to be appointed as a Value within the meaning of sub-section (3) of Section 9 shall make an application to the Board in duplicate setting out the fact or facts by virtue of which he claims to be qualified for such appointment.

(2) For the purpose of sub rule (1) a person qualified for appointment as a Valuer means a person who--

(a) holds a degree or equivalent qualification in civil engineering or mechanical engineering or mechanical and electrical engineering from any University incorporated under any law for the time being in force in Pakistan and Azad Kashmir or a like degree or

qualification conferred by any foreign University incorporated by law or accredited or affiliated by any

4. **Dr. Abdul Hayee Baluch:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the details of Pakistan's important Exports and Imports indicating also the names and value of items exported to and imported from Europe, America, Canada and Australia during the last two years;

(b) the names and value of items exported to and imported from Central Asian Islamic States, Iran, Iraq, Turkey an India during the said period; and

(c) the mode of payment of foreign exchange on imports and exports to Central Asian Muslim Countries?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The requisite information is given in four Tables at Annex-I.

(b) The requisite information is given in four Tables at Annex-II.

(c) The mode of payments is the same as applicable to trade transactions with other countries i.e., payments are required to be made through the bank on the basis of contracts and letters of credit. However, keeping in view the foreign exchange constraints in the Central Asian Muslim States relaxations have been made since 1994 under which parties in Pakistan can conduct transactions with the parties in these countries either in convertible currency/non-resident rupee account of a foreign bank in the normal manner or on the basis of private barter. Payment is also normally being settled in US Dollars.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جی ۱۲ بج گئے ہیں۔ ختم جی ضمنی سوال جناب۔ جناب پونے گیارہ بجے شروع کیا تھا اور دس منٹ اوپر ہو گئے ہیں۔ O.K. Leave Applications جی۔

خواجہ قطب الدین صاحب علالت کی بنا پر مورخہ ۴ تا ۱۰ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب سر انجام تو یہ آپ کو یہ title ہے Sir یا ویسے نام ہے۔ اچھا جناب سر انجام اسلام آباد سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۲ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب فاروق احمد خان صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے ۱۲ نومبر تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب سردار ثناء اللہ خان زہری صاحب بعض نا گزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۴ تا ۱۱ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے منظور ہے جی۔

(درخواست منظور ہوئی)

جناب چیئرمین۔ جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب تاجکستان تشریف لے گئے ہیں۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔جناب اسلام الدین شیخ نے صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۱۱ تا ۱۳ نومبر ۹۷ء کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

POINTS OF ORDER

جناب چیئرمین۔جی مولانا فضل محمد صاحب ۔

حافظ فضل محمد۔جناب میں نے تقریباً ۲ نومبر کو دو نمبر کے حوالے سے تحریک التواء دی تھی ۔ کراچی میں انتہائی ایک دلخراش' بہت بڑا حادثہ پیش آیا تھا ۔ اس حوالے سے جو میں نے تحریک دی تھی' رات کو مجھے آپ کی طرف سے لیٹر ملا ہے کہ چونکہ یہ واقعہ صوبائی معاملہ ہے۔ چنانچہ اس کے بارے میں آپ کی تحریک التواء کو منظور نہیں کرسکتے ۔ جناب عالی مجھے بے انتہا اور بے حد افسوس ہوا ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ مولانا صاحب' ایک بات مجھے عرض کرلینے دیں ۔ پھر آپ بات کرلیں۔ پارلیمنٹ کی پرانی روایت ہے کہ اگر چیمبر میں چیئرمین کوئی فیصلہ کرتا ہے تو ایوان میں اس کو اٹھایا نہیں جاتا ۔ آپ چیمبر میں آکر مجھ سے بحث کرلیں۔ اگر میں نے غلطی کی ہے تو میں review کرلوں گا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔میری عرض یہ ہے کہ آپ میرے پاس آ جائیں۔ آپ کے دلائل سنوں گا۔ اگر میری غلطی ہے تو میں review کر دوں گا ۔

حافظ فضل محمد۔ جب آپ نے مسترد کردیا ہے تو پھر کیا آنے کا فائدہ ؟

جناب چیئرمین ۔نہیں جی 'دوبارہ بھی ہو سکتا ہے غلطی بھی ہو سکتی ہے ۔ اگر آپ مجھے convince کرلیں کہ میں غلط ہوں رولز کے حوالے سے اور آپ صحیح کہہ رہے ہیں' تو ٹھیک ہو جائے گا یعنی یہ کوئی حتمی نہیں ہے ۔ آپ میرے پاس آئیں اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو میں

ٹھیک کر دوں گا ۔ یہ تو ایک ابتدائی چیز ہے ۔ لیکن چیئرمین جو فیصلہ کرتا ہے اس کو ایوان میں زیربحث نہیں لایا جاتا ہے ۔ یہ ایک اصول صدیوں پرانا انگریزوں نے بنایا ہوا ہے اچھا ہی قانون ہے ۔ جی جناب صفدر علی عباسی صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس کو بالکل reconsider کریں ۔ لیکن مولانا صاحب کی درخواست کوئی general law and order situation کے بارے میں نہیں ہے ۔ وہ ایک particular واقعہ ہے ۔ جس میں دو تین علماء کراچی میں شہید ہوئے ہیں جس پر وہ بحث کرنا چاہتے تھے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے یہ آپ کی بات ہے ۔ یہ مجھے بتائیں گے میں دیکھوں گا رولز کے حوالے سے اگر بات بنتی ہوگی تو ٹھیک ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ جی جناب مصطفیٰ کمال رضوی صاحب ۔

Re: QUOTA SYSTEM IN THE COUNTRY.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے موقع دیا۔

This is regarding the "Jang" Rawalpindi of 11 November, 1997. This is regarding the quota system جو اس میں لکھا ہے کہ کوٹہ سسٹم کو مزید بیس سال تک بڑھانے کی تجویز۔ یہاں پر صرف دو لائنیں میں پڑھ دوں ۔ This regards the honourable Minister انہوں نے فرمایا ہے کہ پارلیمانی امور کے وزیر میاں محمد یاسین خان وٹو نے قومی اسمبلی کے ایوان کو بتایا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحادی ، حکومت سول سروسز میں کوٹہ سسٹم میں مزید ۲۰ سال تک توسیع کرنے کے حق میں ہے ۔ میں on the floor of the House منسٹر صاحب سے جواب بھی چاہوں گا اور اس چیز کو totally reject کرتے ہوئے

I would like to record the sentiments of my party, on behalf of my party that we will oppose this to the tooth and Chairman Sir, not only that the superior courts including the Federal Shariat Court have given clear judgements which said that the quota system was discriminatory and unfair.

جناب چیئرمین۔ جب موقع آئے گا تو آپ ضرور اس پر بحث کریں ۔ یہاں پر آپ نے بات کر دی ہے کہ you are not supporting it۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ ٹھیک ہے چیئرمین صاحب میں اس ہاؤس کے فلور پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ total unjust ہے۔

جناب چیئرمین۔یہ تو جب بل آئے گا تو آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: I would like the Minister to answer to this statement which he gave on 11th.

Mr. Chairman: What statement do you want him to answer?

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ کہ بھئی انہوں نے کس طرح یہ کہہ دیا کہ ہمارے اتحادی سپورٹ کریں گے ؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جب یہ معاملہ آئے گا تو جو سپورٹ کرنا چاہتا ہے سپورٹ کرے اور جو oppose کرنا چاہتا ہے oppose کرے۔ جس وقت بل آئے گا تو تب ہی کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ ابھی تو کچھ نہیں ہے ۔ جی جناب یٰسین خان وٹو صاحب ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ مسئلہ جناب قومی اسمبلی میں آیا تھا اور میں نے وہاں حکومت کی طرف سے حکومت کی پالیسی کا ذکر کیا ہے کہ ہاں ہم اس کوٹہ سسٹم کو سپورٹ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم بل لائیں گے ایوان کے سامنے اور الائیڈ پارٹی ایم کیو ایم کا حق ہے کہ اس کو اپوز کریں لیکن باقی الائیڈ پارٹی کی صورت یہ ہے جناب والا! کہ باوجود میری اس سٹیٹ منٹ کے ،باقی تمام سندھ کے ایم این اے صاحبان نے ،سرحد کے ایم این اے صاحبان نے اور بلوچستان کے ایم این اے صاحبان نے اپنی طرف سے وہاں انہوں نے اصرار فرمایا کہ ریزولوشن ہمارا move کیا جائے rules suspend کر کے ،انہوں نے وہ ریزولوشن move کیا ہے جو اس وقت نیشنل اسمبلی میں pending ہے ۔اس قرار داد پر بھی بحث ہونی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے تو بہر حال یہ مسئلہ---

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔جناب مجھے اجازت دے دیں ایک فقرہ مکمل کرنے کی۔

جناب چیئرمین ۔ جی جی فرمائیے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ کہ اگر وہ اسے اپوز کرتے ہیں تو وہاں ریزولوشن پر بھی وہ اپوز کر سکتے ہیں لیکن ویسے اس سلسلے میں جب بل آئے گا تو نہ صرف یہ کہ وہ مسلم لیگ کی پالیمانی پارٹی کے سامنے آئے گا بلکہ ہم تو اکثر میٹنگ کرتے ہی ساری الائیڈ پارٹیز کے ساتھ۔ اپنی پارٹی کی کبھی ایک آدھ مرتبہ ہوئی ہو الائیڈ پارٹیز کی اورمسلم لیگ کی میٹنگ ہو گی ۔ پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں وہ بل آئے گا ۔اس وقت بھی وہ اپوز کر سکتے ہیں ۔اس کے بعد پھر بھی وہ اسمبلی کے اندر اپوز کر سکتے ہیں تو ان کا یہ right ہے ۔حکومت ان کا یہ right نہ لے سکتی ہے نہ کوئی اس قسم کا ارادہ رکھتی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جہاں تک کوٹہ سسٹم کا مسئلہ ہے اس پر' اچھا پہلے یہ ختم کر لیں پھر 'جی جی فرمائیے ۔

جناب رفیق احمد شیخ ۔ جناب the point is that کیا جو اس ایوان میں discussion ہوتی ہے نیشنل اسمبلی میں اس کے متعلق گفتگو کی جائے اور جو نیشنل اسمبلی میں ہوتی ہے اس کی اس ایوان میں کی جائے what I know is روایت ہے کہ جناب دونوں ایوان اپنی اپنی جگہ پر اہمیت رکھتے ہیں۔ مگر جو اس ایوان میں ہو اس پر یہاں discussion نہیں کرتے جو اس ایوان میں ہو اس کو وہاں discuss نہیں کرتے۔۔

جناب چیئرمین ۔ جی جی وہ بات ختم ہو گئی ۔ اب بات یہ ہے کہ اور بڑی واضح ہو گئی کہ جب بل آپ کے سامنے آئے گا' جو اپوز کرنا چاہتا ہے وہ اپوز کرے' جو سپورٹ کرنا چاہتا ہو سپورٹ کرے۔ یہی ایوان کا مقصد ہوتا ہے۔ جی جناب حاجی عبد الرحمان صاحب۔

حاجی عبدالرحمان ۔ جناب میں لاءمنسٹر صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جو قبائل ہیں ان کو بھی یہ پاکستان کا حصہ مانتے ہیں کہ نہیں اور قبائل کے بھی کوئی حقوق ---

جناب چیئرمین ۔ مطلب آپ بھی سپورٹ کرتے ہیں اس کو ۔

حاجی عبد الرحمان ۔ نہیں جی سپورٹ نہیں کرتے لیکن انہوں نے صرف صوبوں کا نام لیا قبائل کا کچھ نہیں کہا تو قبائل کو یہ کوئی حیثیت دیتے ہیں کہ نہیں ۔ہم اس کو سپورٹ تو کرتے ہیں لیکن ان کو چاہئیے کہ ہمیں بھی ignore نہ کریں ۔

جناب چیئرمین ۔ تو جب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! اسمبلی میں بھی ان کی نمائندگی ہے ۔ سینٹ میں بھی ان کی نمائندگی ہے اور وہ خدا کے فضل و کرم سے ----

جناب چیئرمین ۔ تو جب یہ موقع آئے گا تو سب کو اجازت ہو گی ۔سب اپنے اپنے طور پر خود مختار ہیں ۔خود فیصلہ کریں ۔ان کا حق ہے ،جی راجہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں، جی۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین !پاکستان کی سیاسی اور آئینی تاریخ میں یہ کوٹہ سسٹم کے اوپر بڑی بحث ہوئی ہے اور جب 1973 کا آئین بنا تھا تو دس سال کے لئے اس میں یہ کوٹہ سسٹم رکھا گیا تھا لیکن اس میں جو خاص بات ہوئی وہ یہ ہوئی کہ صوبوں کے درمیان تو کوٹہ کی تقسیم ہوئی لیکن آگے سندھ میں پھر اربن رورل کی تقسیم ہوئی۔ جس کی وجہ سے خاصی گرما گرمی پیدا ہوئی۔ جب 1983 میں وہ دس سال ختم ہوئے تو پھر اس وقت دس سال کے لئے مزید اس میں اضافہ کر دیا گیا اور یہ 93 اگست تک چلا گیا لیکن جب یہ اضافہ کیا گیا تو اس وقت بھی سندھ کے اندر اس کی کافی مخالفت کی گئی تھی ۔

اب کیفیت یہ ہے کہ اگست 1993 سے اس وقت تک کوئی کوٹہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے صوبوں کے اندر بھی services کی تقسیم کے سلسلے میں خاصی دقت پیش آ رہی ہے کہ آیا یہ سارا میرٹ کےاوپر ہے کہ نہیں ہے ۔اس دوران ایک وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ بھی آ گیا 95 میں اور باقی عدالتوں میں جب یہ معاملہ گیا تو انہوں نے یہی کہا کہ چونکہ اس وقت کوٹہ سسٹم نہیں ہے اس واسطے اس کے اوپر تقسیم نہیں ہو سکتی تو اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ پورے ملک کی ترقی کو ئی یکساں طریقے سے نہیں ہوئی ۔اب بلوچستان ہے یا فاٹا ہے یا ناردرن ایریاز ہیں یا کچھ صوبہ سرحد ہے، صوبہ سندھ ہے تو اس میں سروسز کی اگر تقسیم بالکل ہی میرٹ پر رکھی جائے تو پھر رورل ایریا اس لحاظ سے بہت ہی پیچھے رہ جاتاہے۔یہ sensitive سا معاملہ ہے

کہ جب پورے ملک کی condition ایک قسم کی نہیں ہے تو آیا یہ صرف میرٹ کے اوپر رکھا جائے۔ پھر چند ہی ادارے ہیں جن کے نمائندے وہاں آ سکیں گے ۔باقی جو علاقے ہیں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکے گی۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے دو پہلو ہیں جو overall general صوبوں کے درمیان کوٹہ ہے ،شاید اس کے اوپر اختلاف نہ ہو اور اگر جو اختلاف ہے تو وہ سندھ کے اندر جا کر پھر اربن اور رورل کا ہے ۔اس پر اختلافات ہیں اور اس پر reservations کتنی بھی strong ہیں لیکن ایم کیو ایم کی موجود ہیں۔ اس لحاظ سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت جب کوئی بل لائے گی تو تمام لوگوں کے ساتھ صلاح مشورے کے بعد ہی یہ سلسلہ ہو گا۔

Re BANORI TOWN INCIDENT.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔ کوٹے والی بات ختم ہو گئی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! میں ایک اور اہم ایشو پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ شاید آج یہ ہاؤس prorogue ہو رہا ہے ۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر جناب چیئرمین صاحب !ہمارا ایک پریویلج موشن ہے ،اگر اس کو لے لیا جائے تو بڑی نوازش ہو گی ۔ یہ ایک انتہائی سنجیدہ اور اہمیت کا حامل پریویلج موشن ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی کونسا ہے ؟

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! standing committee کی meeting سے تمام وزراء اکثر غیر حاضر رہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔وہ میں نے دیکھا ہے لیکن بادی النظروہ میرے نزدیک admissible نہیں ہے۔. why don't you discuss it with me. I don't want to give a ruling

سید اقبال حیدر ۔جناب والا! ایک اور اس سے منسلک مسئلہ ہے کہ کل مشاہد حسین صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ ہاؤس کو بریف کریں گے کہ کل کراچی میں اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے ۔ اس میں چار امریکن کا قتل ہوا ہے ۔ پاکستان کی پوری دنیا میں بدنامی ہوئی ہے ، پورے ملک کی

بدنامی ہوئی ہے۔ اس پر مشاہد حسین صاحب اس پورے ہاؤس کو بریف کریں کہ حقیقت کیا ہے اور جو انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی اس پر عمل درآمد کریں ۔ کل جو انہوں نے رویہ اپنایا تھا وہ مناسب نہیں تھا۔

Mr. Chairman : O.K. So at the end of the day, I will request some Minister to give us whatever the position is. Yes, Haji Javed Iqbal Abbasi Sahib. End of the day, not now.

Mr. Gohar Ayub Khan : Sir, I just seek your indulgence Mr. Chairman, I have to go to the....

Mr. Chairman : Please give the brief to Mr. Mushahid Hussain because I want to proceed with some legislative work which is pending today, we have to prorogue, I want to finish that and then I will come to this.

Mr. Gohar Ayub Khan : Sir, just give me time, I will be back to give the statement.....

Mr. Chairman : Now, it is 12.15 o'clock. Let us say can you be here at about 1.15 o'clock.

Mr. Gohar Ayub Khan : I will certainly be here . Thank you sir,

Mr. Chairman :- O.K. Yes, Haji Javed Iqbal Abbasi. Please come at 1.00 O'clock Gohar Ayub Sahib . 1.00 o'clock will be fine, I think we will finish it at 1.00 o'clock. Will that be convenient?

Mr. Gohar Ayub Khan : Mr. Chairman, Institute of Studies is with me, I will have to see. 1.15 o'clock will be alright sir.

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔جناب چیئرمین صاحب ! ابھی ان کو وقت دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔او کے ابھی ان کو وقت د ے دیتے ہیں ۔ That is the demand

of the House.

Mr. Gohar Ayub Khan : Mr. Chairman, the yesterday's incident happened unfortunately in which four Americans and one Pakistani driver died in front of the Sheraton. It has come in the newspapers, T.V. and Radio Pakistan and in the International Media with the names. If you are interested, I can give you the names also, Anwar Mirza, Driver, Pakistani, Tracy Ritchie, Auditor, Joel Enlow, Auditor, Larry Jennings, Auditor, Ebrahim Egbu, Auditor. These are four Americans and they were ambushed.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! قاتلوں کے نام بتائے جائیں ۔ مقتولین کے نام بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ آپ حکومت میں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی گوہر ایوب صاحب۔

Mr. Gohar Ayub Khan : Mr. Chairman, investigations are on. Luckily, the vehicle was picked up between 10.30 and 11.00 o'clock, the owner has identified the four persons who have picked up the same. The pen pictures and brush pictures are about to be ready and circulated and the identification is very easy. It is very probably,

کہ وہی ہیں ، ہو سکتا ہے کوئی اور ہے ، کل جو یہاں سینٹ میں میں نے number plate کا کہا تھا

So they have ۔ لیکن ہنڈا اکارڈ گاڑی تھی naturally that was the fake number plate

substantial finger prints from the car . There is identification to some extent of the

investigations ۔ جنہوں نے دس تاریخ کو اس گاڑی کو کراچی سے pick-up کیا تھا individuals

The American investigation agencies are also arriving in due ۔ پہنچ چکے ہیں are on

جا message کا President ساتھ ساتھ ہو ۔ اس کے coordinated effort تاکہ یہ course of time

I have also sent a message to اور Prime Minister to President Clinton چکا ہے

Secretary of جو ساتھ ساتھ ہو چکے ہیں اور اس کے procedures یہ تمام Madam Albright

State کی visit تھی

to Pakistan, that has been confirmed it still holds, she is arriving on the 16th evening 9 p.m. and our talks will be held in Islamabad starting quarter to eight from the 17th onward and I think the best would be unfortunately as you say the Senate is going to prorogue this evening, had it not been, the Interior Minister could have come and gave a more detailed report. And had I been allowed at quarter past one I could have had much more information through the Interior Minister and through the authorities at Karachi.

Mr. Chairman: If you get somthing additional.

اگر آپ کو کوئی مزید مل جائے تو you are welcome to come and make a statement دیکھیں حق صاحب آپ جانتے ہیں کہ جب منسٹر statement دیتا ہے تو بحث نہیں ہوتی۔ ختم کرلیں تو آپ کو مزید پوائنٹ پر وقت دے دیں گے۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب اس پر یہ ہے کہ

This investigation will carry on. There are numerous leads and numerous leads we have to follow and each one will be followed. There may be about 6 leads which we are following and all those, we cannot pin it on one right now and we should not pin it on one so that this does not go a miss

اور جو culprits ہیں' genuine culprits جو ہوں گے ان کو پکڑنا چاہیئے۔ normallyunfortunately کئی دفعہ ہوتا ہے کہ ویسے ہی آدمی آگے کر دیتے ہیں' وہ نہیں ہونا چاہیئے اس کو ہم ensure کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے dis-satisfaction ہوتی ہے' credibility ختم ہوتی ہے۔ اس لئے We are following 6 or 7 leads on which Insha Allah something substantial will come

اس کے علاوہ اگر اور کوئی کراچی کی information ہے I shall be too happy to pass it on.

جناب چیئرمین۔ جی جناب صفدر علی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میرے خیال میں Foreign Minister صاحب نے عرض کر

دیا ہے ' میں یہی request کروں گا کہ اگر ان کے پاس additional information vis a vis investigations ہیں، وہ اگر ہمیں provide کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

Mr. Chairman: Provided it does not prejudice the investigation.

سید اقبال حیدر۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بڑے crucial موقعے پر یہ قتل ہوا ہے ' یہ ہمارے لئے، ملک کے لئے ' ملک کے مفاد کے لئے ' ملک کے نام کے لئے ایک بڑا challenge ہے۔ یہ دہشت گردی کی کارروائی کوئی ایسی معمولی کارروائی نہیں ہے' اس وقت وہ ملک کو چاروں طرف سے محرکات پر روشنی ڈالیں کہ ہمارا اس بارے میں -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ نہیں جی دیکھیں اس پر debate کی ضرورت نہیں ہے' سب جانتے ہیں کہ یہ بڑی serious challenge ہے ' کئی محرکات ہو سکتے ہیں We all know this. Thank you. جی جناب عالی صاحب آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ قومی مسئلہ ہے اور منسٹر صاحب نے درست فرمایا ۔ ہم کو صرف انہیں embarrass کرنے کے لئے investigation کی details نہیں مانگنی چاہئیں ' اگر حتمی ہیں تو۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں نہیں چاہئیں ۔ Minister knows this, he will not give us any information which is going to prejudice the investigation جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب کس بات پر بولنا چاہتے ہیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میرا point of order ہے اور آج اجلاس ختم ہو رہا ہے ' کچھ میرے مسئلے ہیں جو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمایئے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ مسئلہ یہ ہے کہ آج چونکہ اجلاس ختم ہو رہا ہے اور ہمارے اکثر ایسے مسائل ہیں اور بالخصوص ممبران سینٹ کے۔ جناب اکثر .T.V پر یہ خبر آئی ہے کہ نیشنل اسمبلی کے ممبران اور

صوبائی اسمبلی کے ممبران کو وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے ، جو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ ملک معاشی طور پر انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے اور بھی حالات ایسے ہیں جن کو وہ face کر رہے ہیں ،لیکن یہ مسئلے ایسے ہیں جو کہ آپ کی وساطت سے اور۔۔۔

(مداخلت)

حاجی جاوید اقبال عباسی، تو مسئلہ یہ ہے کہ سینٹ کے ممبروں کو ترقیاتی کاموں میں سرے سے نظر انداز کیا گیا ہے اور ایسے مسئلوں میں جہاں کہ سینٹ ، جو ایوان بالا کہلاتا ہے ، یہاں ہمارے پرانے پارلیمنٹیرین یاسین وٹو صاحب ، پارلیمانی وزیر بیٹھے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ جواب دیں گے۔ آیا کونسی وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین : تو آپ کا پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی والوں کو مل رہے ہیں اور آپ کو نہیں مل رہے ہیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین ! واضح طور پر ان کے چیف وہپ نے کہا ہے کہ نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کو ملیں گے لیکن وہاں پر سینٹ کا نام تک بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : تو ایک پوائنٹ یہ ہو گا۔ اب دوسرا بتا دیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: دوسرا مسئلہ ہمارا یہ ہے کہ ہم نے بار بار یہ کوشش کی اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آج جو یہ حالات پیدا کئے گئے ، ایک آصف زرداری نے بے نظیر حکومت کو اور اس ملک کو تباہ کرکے رکھ دیا تھا اور آج میں سینٹ کے فلور پر کہہ رہا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب منجھے ہوئے سیاستدان ہیں ۔ انہوں نے مشکل حالات میں اس ملک کی بھاگ ڈور سنبھالی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہاں ۱۲، ۱۳ سو ایسے آصف زرداری پیدا ہو چکے ہیں جو کہ اس ملک کو تباہی کے کنارے پر لاکھڑا کریں گے۔ آپ کی وساطت سے میں کہتا ہوں کہ تمام ممبران سینٹ یکجا ہوکر میاں صاحب سے اپیل کریں کہ خدا کے لئے

ان آصف زرداریوں سے بچیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں ، اس ملک کو بچائیں اور ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین : جی حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی : جناب چیئرمین! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں۔ جہاں تک سندھ کے حقوق کا تعلق ہے۔ اس کی نفی ہو رہی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کا اور خاص طور پر متعلقہ وزیر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ آج " خبریں "اخبار میں ایک خبر چھپی ہے کہ وفاقی پولیس کے لئے کچھ آسامیاں نکلی تھیں ۔ کوٹے کے حساب سے ۶۸ سیٹیں سندھ کو ملنی تھیں۔ ۲۰۰ لڑکے سندھ سے آئے تھے۔ ان میں گریجویٹ، انجینئرز، اسسٹنٹ انجینئرز اور ڈپلومہ ہولڈر سب یہاں آئے تھے۔ اس سے ایک تو نشاندہی ہوتی ہے کہ کس حد تک ملک میں بے روز گاری ہے کہ انجینئر بھی سپاہی بھرتی ہونے کے لئے آ رہا ہے۔ جو سلیکشن بورڈ تھا ،انہوں نے ۲۰۰ لڑکوں میں سے فقط ۲۲ کو چنا۔ کوٹہ ۶۸ ہے اور ۲۲ کو چنا گیا۔ ۲۲ کی پھر چھانٹی کر کے اب ۹ آدمیوں کو انہوں نے منتخب کیا ہے۔ اب ہوگا یہ کہ یہ ان کو نااہل قرار دے کر اور یہاں جو سلیکشن والے ہیں یا وفاقی حکومت وہ اپنے پروردوں کو، اپنے لوگوں کو یہاں سے بھرتی کرے گی اور سندھ کے صوبے کے حقوق کی نفی ہو گی۔

یہ فقط پولیس تک معاملہ محدود نہیں ہے۔ ہوتا کیا ہے کہ فرض کیجئے اگر وفاقی حکومت میں کہیں باہر سے تعلیمی وظائف آتے ہیں تو اگر اس میں ۱۵ جولائی تک درخواست وصول کرنی ہیں تو وفاقی حکومت ۱۲ یا ۱۳ جولائی کو صوبائی حکومتوں کو notify کرتی ہے کہ آپ ۱۵ جولائی تک درخواستیں بھیج دیں۔ ناممکن ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت ، متعلقہ محکمہ لوگوں تک اشتہار کے ذریعے یہ خبر پہنچائے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ وقت گزر جاتا ہے اور یہاں سے لوگ بھرتی کر کے بھیجے جاتے ہیں۔ جو سندھ کے ساتھ ہوا ہے وہی انہوں نے بلوچستان کے لئے کیا ہے۔ وفاقی پولیس میں ان کے کوٹے میں فقط ایک آدمی کو انہوں نے تحریری امتحان کے لئے منتخب کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب انٹرویو کا وقت آئے گا تو اس کو بھی نکال دیں گے اور تمام لوگوں کی بھرتی یہاں سے ہوگی۔ لہذا میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس سے بھی گزارش کروں گا کہ اس طرح کی چیزیں نہیں ہونی چاہئیں۔ جو سندھ کا ، بلوچستان کا ، صوبہ سرحد کا اور جو

پنجاب کا کوٹہ ہے وہ اس پر پورا اتریں ۔ وہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین : عبدالحئی بلوچ صاحب، پہلے اس مسئلے کو ختم کر دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب چیئرمین! میں اس پر اتنا عرض کروں گا کہ راشدی صاحب نے جو بات کی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ کوٹے پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے چاہے وفاقی پولیس کا محکمہ ہو یا کوئی اور ہو۔

جناب چیئرمین : بات سمجھ آ گئی ہے۔ جی حاجی عبدالرحمان صاحب۔

حاجی عبدالرحمان : یہ جو وفاق کی پولیس کے لئے ایمپلائمنٹ کے لئے انہوں نے لوگوں کو لیا ہے ، ہمیں تو اور کہیں بھی ایمپلائمنٹ نہیں مل رہی، کہیں نوکریاں نہیں مل رہیں، نہ کوٹے کی اور نہ کوئی۔ یہ وفاقی کوٹہ ہے تو یہاں پر ایمپلا ئمنٹ ، جو وفاق کے زیر انتظام ادارے آتے ہیں، قبائل بھی وفاق کے زیر انتظام آتے ہیں، تو وہاں سے دیا جائے۔ کم از کم ہمیں یہاں تو compensate کریں۔ ہمیں کوئی کوٹہ بھی نہیں دیا جا رہا ہے ۔ اس میں میرا خیال ہے کہ ہمیں کوٹہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین : وٹو صاحب آپ نے سن لیا ۔ انہوں نے یہ کہا ہے حسین شاہ راشدی صاحب نے اور دیگر ممبران نے -----

میاں محمد یٰسین خان وٹو : 93 کے بعد کی صورت یہ ہے کہ آئینی اور قانونی طور پر کوٹہ ختم ہو چکا ہے اور ہائی کورٹ لاہور نے بھی اس سلسلے میں کچھ احکامات جاری کئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی اس سلسلے میں فیصلہ دیا ہے کہ اگر ترمیم نہ ہو تو کوٹہ سسٹم درست نہیں ہے لیکن میں فاضل ممبر کے جذبات متعلقہ وزیر صاحب تک پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین : لیکن ان کی اصل شکایت یہ ہے کہ جو کوٹہ ہے یا ہوگا، جب بھی ہو گا ، اس کے مطابق کیا جائے اور ڈنڈی نہ ماری جائے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اب تو جناب اس وقت صورت یہ ہے کہ کوٹہ نہیں ہے ۔ لہذا کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن جب کوٹہ سسٹم ہوجائے گا آئین کے مطابق اور ترمیم ہو جائے گی تو پھر اس میں کسی قسم کی ردوبدل نہیں کی جائے گی۔

Re: ONION PRICES IN BALUCHISTAN.

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔ چھوٹی اور مختصر بات کریں ابھی وقت بالکل نہیں ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : ہم ایسے ہی نہیں اٹھ آتے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ کی بات نہیں وقت کی بات ہوتی ہے۔ ٹائم ایک ہوتا ہے

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : مختصر سی بات کروں گا۔ دیکھئے جناب والا' ہمارے زمینداروں کو بلوچستان میں مشکلات درپیش ہیں ۔میں صرف آپ کو سمجھاؤں گا۔ ہمارے ہاں سبزی میں پیاز سب سے بڑی فصل ہے۔ جناب والا حقیقت آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ موجودہ حکومت کا نہیں کہہ رہا ہوں سابقہ حکومتوں کے دور میں بھی جب بلوچستان میں پیاز کی باری آتی ہے تو پیاز باہر سے اتنا آجاتا ہے کہ ان کا ڈیڑھ سو روپے بوری بھی نہیں بکتا۔ ان کے ٹرک کا کرایہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ ان کا باردانہ' یوریا کھاد اور لیبر چارجز کو اگر اکٹھا کریں تو ایک بوری پر تین سو روپیہ خرچہ آتا ہے اور ان کی بوری بکتی ہے ڈیڑھ سو روپیہ میں۔ اس کے علاوہ جو لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے ' جیسا ہم نے پہلے بھی عرض کیا ۔ میں بڑی دیانتداری سے کہتا ہوں کہ جتنی لوڈ شیڈنگ ہمارے پاس ہوتی ہے کہ ان کے کولڈ سٹوریج جل جاتے ہیں ۔ان کی مشینیں جل جاتی ہیں۔ ریٹ بھی ان کو نہ ملے' ان کے لئے باہر بھی کوئی مارکیٹ نہ ہو۔

جناب چیئرمین : آپ کی شکایت یہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : میں اس طرف آتا ہوں جناب۔ یہ مشکلات ہماری ہیں ۔

جناب چیئرمین : پہلے سمجھ لیں کہ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت بلوچستان میں پیاز کی فصل تیار ہوتی ہے تو اس وقت گورنمنٹ باہر سے امپورٹ کر لیتی ہے' جس کے نتیجے میں آپ کا پیاز بکنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : دوسرا غیر قانونی طور پر آتا ہے۔ سمگل ہو کر بھی آتا ہے۔ اس ملک میں کیا کریں کدھر جائیں۔

جناب چیئرمین : بہر حال سمگلنگ تو مسئلہ ہی علیحدہ ہے لیکن حکومت کی پالیسی

سے متعلقہ بات یہ ہے کہ امپورٹ نہ کریں تاکہ آپ کی چیز بک سکے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، اچھا ' دوسری بات یہ ہے جناب کہ اب پنجاب میں جو پیاز پیدا ہوتا ہے وہ سات سو روپے فی بوری کے حساب سے بکتا ہے۔ اس وقت آپ پالیسی بناتے ہیں اور مارکیٹ میں قیمتیں دیتے ہیں ۔آخر یہ ناروا سلوک کیوں۔ جب ہم پیدا کرتے ہیں تو آپ ہمیں discourage کرتے ہیں ڈیڑھ سو روپیہ اور جب وہ پیدا کرتے ہیں پنجاب یا سندھ' سندھ میں بھی جناب وہ سات سو روپیہ فی بوری جاتا ہے۔ اچھا ' کولڈ سٹوریج' دنیا میں بہترین سیب بلوچستان میں ہوتا ہے ۔جناب والا میں ایمانداری سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ وہ لوگ ابھی درخت کاٹ رہے ہیں۔ کوئی کولڈ سٹوریج نہیں ہے کوئٹہ شہر میں یا لاہور شہر میں کچھ کولڈ سٹوریج ہیں۔ بیچارے ہمارے زمیندار کرائے پر حاصل کرتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ ناروا سلوک کرتے ہیں ۔ کبھی بجلی کم کر دی اور کبھی زیادہ ۔ان کے سیب جل جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین ، دیکھیں ' آپ نے یہ دوسرا مسئلہ بیان کیا ہے۔ اس میں کوئی کولڈ سٹوریج اگر لگائے تو حکومت مدد کرے گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، تیسرا بھی میں عرض کر رہا ہوں ۔ابھی دیکھیں جناب ہمارے اوپر بجلی کے بہت زیادہ چارجز ہیں۔ سبسڈی ختم ہو گئی۔ پیداوار بھی نہ ہو' میں common sense کی بات کر رہا ہوں ۔ قرضے بھی ان کے اوپر زرعی بنک کے چھوٹے موٹے ہیں۔ آپ ان کو بھی ملتوی نہیں کرتے ہیں۔ آپ انہیں بجلی کی سبسڈی بھی نہیں دیتے ہیں ۔ بلوچستان میں لوگ چھ سو فٹ سے پانی نکالتے ہیں اور ان کے فلیٹ ریٹ اور پنجاب کے فلیٹ ریٹ ایک ہیں ۔جو ندی سے پانی نکالتے ہیں 'جو نہر سے پانی نکالتے ہیں' چھ سو فٹ سے جو پانی نکالے بجلی کے ذریعے 'جہاں چالیس ہارس پاور استعمال ہوتا ہے۔ پنجاب میں پانچ ہارس پاور سے بھی آپ پانی نکال سکتے ہیں۔ ابھی آپ بتائیں کہ ہم کہاں جائیں۔

اگر آپ نے زمینداروں کی بجلی کو کاٹا ہوا ہے ' کوئی ان کو بجلی نہیں دے رہا۔ ایک اور تکلیف آپ کو بتاؤں کہ جب فصل کا ٹائم ہوتا ہے 'پانی دینے کا تو بجلی کاٹ دی جاتی ہے۔ فیڈر کا فیڈر کاٹ دیا جاتا ہے ۔ابھی آپ مجھے سمجھائیں کہ یہ زرعی بنک کے قرضے اور بجلی کے بل اس صورت حال میں زمیندار کہاں سے ادا کرے۔ میری گزارش حکومت سے یہ ہوگی کہ کم از کم

دوسال کے لئے قرضے کی وصولی اور بجلی کے بل ملتوی کرے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر تو کھڑے ہو سکیں، تب تو جا کر وہ بجلی کا بل دیں گے۔ زرعی بنک کے قرضے واپس کریں گے۔ یہ بہت اہم مسائل ہیں اور ہماری مشکلیں ہیں۔ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ سوائے زمینداری کے؛ سوائے کاشتکاری کے۔

جناب چیئرمین : ایک مسئلہ تو براہ راست حکومت کی پالیسی کے متعلق ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ جب بلوچستان میں پیاز کی فصل تیار ہوتی ہے، جب پیاز ان کا مارکیٹ میں آتا ہے تو اس وقت حکومت باہر سے منگوا لیتی ہے اور اس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ پیاز کی قیمتیں گر جاتی ہیں ۔ ان کی پیاز ایک سو پچاس روپے فی بوری بھی نہیں بکتا۔ یہ تو ایک بڑی مناسب شکایت ہے ۔میرے خیال میں حکومت کا جو بھی متعلقہ محکمہ ہے ' یہ کامرس کے متعلق ہوگا' وہ اس کو examine کرلیں ۔ اگر واقعی پیاز وہاں سے مل رہا ہے تو باہر سے منگوانے سے نقصان ہوتا ہے۔ باقی جو سمگلنگ کی باتیں ہیں وہ تو جنرل سوال ہے ۔ تیسری چیز ہے بجلی کی' ان کو مراعات دی جائیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر بجلی مہنگی اس لئے پڑتی ہے کہ زیادہ استعمال ہوتی ہے ۔ چھ سو فٹ سے پانی اٹھانا پڑتا ہے 'پنجاب میں تھوڑا ہوتا ہے تو خرچہ اسی پانی کے لئے زیادہ ہو جاتا ہے ۔ یہ بھی آپ دیکھ لیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، میں یہ متعلقہ محکموں تک پہنچا دوں گا ۔ بجلی کا معاملہ تو میرے خیال میں فاضل سینیٹر صاحب کے علم میں ہے کہ وہ کافی پہلے سے چل رہا ہے۔ لیکن میں واپڈا اور کامرس کے وزیر صاحب کو یہ مسئلہ بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین ، جی جناب بولیدی صاحب آپ کا کیا مسئلہ ہے۔ ذرا مختصر کریں تاکہ دوسروں کی بات بھی ہو جائے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : اکتوبر کی پہلی تاریخ کو مکران تربت میں سترہ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے اور تین آدمیوں کو بازار میں مارا گیا تھا۔ ہم نے صوبائی حکومت اور وہاں کے ہوم سیکرٹری سے کئی کئی بار رابطہ کیا کہ ان کی کوئی پراگریس رپورٹ معلوم ہو لیکن اب تک کوئی ملزم گرفتار نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ وہ انکوائری کریں کہ سترہ لاکھ روپے کھلے بازار میں اور تین آدمی مارے گئے اور مارنے والے کہاں گئے۔ نمبر ۲ یہ کہ

جو بنوری ٹاؤن کے لئے چیف منسٹر سندھ نے وعدہ کیا تھا کہ چار دن کے اندر اندر ملزموں کو گرفتار کیا جائے گا ۔اب تک بارہ دن گزرنے کے بعد بھی کوئی پراگریس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : یہ دونوں صوبائی معاملے ہیں۔ اس میں فیڈرل گورنمنٹ کیا کرے گی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ ان کو کہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : یعنی ہرصوبائی حکومت کی ذمہ داری، فیڈرل حکومت ان سے پوری کروائے تو پھر آپ کہیں گے کہ صوبائی معاملات میں مداخلت ہو رہی ہے۔ جی جناب ثناء اللہ زہری صاحب۔

سردار ثناء اللہ زہری : میں اسی سلسلے میں کہنا چاہ رہا تھا ۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس مسئلے پر کہ یہ کافی sensitive مسئلہ ہے ،بلوچستان میں خاص طور پر۔ بلوچستان کے جو لوگ ہیں ان کا زیادہ تر ذریعہ معاش زمینداری پر ہی ہے ۔پہلے زمانے میں وہ ریوڑ چراتے تھے اور اب اپنے ریوڑ وغیرہ بکریاں وغیرہ بیچ کر ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں۔ اسی فیصد وہاں کے لوگوں کا ذریعہ معاش زمینداری ہے۔ وہاں پر بدقسمتی سے مارشل لاء کے زمانے میں بجلی آگئی تھی ۔اب بھی کچھ دیہاتوں میں بجلی دی جا رہی ہے لیکن وہاں پر جس طرح ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تین سو سے چار سو فٹ سے پانی نکالا جاتا ہے اور اسطرح یہ بجلی ان کو بڑی مہنگی پڑتی ہے۔ دوسرا وہاں پر آٹھ یا دس گھنٹے چوبیس گھنٹے کے اندر لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ اس کے بعد جب بجلی شروع ہوتی ہے تو fluctuation شروع ہو جاتی ہے۔ اس پر ہمارا ڈاکٹر صاحب کا اور باقی بلوچستان کے سینیٹروں کا موقف یہ ہے کہ اس پر متعلقہ وزارت کو کہیں ،رولنگ دیں اس کے اوپر کہ بلوچستان کا جو sensitive مسئلہ ہے اس پر غور کریں اور یہ دیکھیں کہ زمیندار کو جو مسئلے ہیں واپڈا کے حوالے سے ،جہاں پر جس کو سفید ہاتھی کہا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ مناسب یہ ہوگا کہ جو بجلی کے وزیر ہیں جناب نادر پرویز صاحب ان کی اور آپ کی اور سینیٹروں کی ایک میٹنگ ہو جائے تاکہ آپ سارے مسائل بیان کر سکیں اور وہ موقع پر آرڈر کر سکیں۔

سردار ثناء اللہ زہری : میرا خیال ہے فرنٹیئر کے لوگوں کو بھی مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین ، بہرحال آپ کے مسئلے علیحدہ ہیں ۔ان کے علیحدہ ہیں ۔اچھا ہے کہ کم از کم ایک کا مسئلہ تو حل ہو ۔وہ علیحدہ کر لیں گے۔ میاں صاحب یہ میرے خیال میں مناسب ہے کہ پانی کے وزیر اور جو ہمارے بلوچستان کے سینیٹر ہیں ، انکی ایک میٹنگ ہو جائے تاکہ یہ اپنے مسائل بیان کر سکیں کیونکہ وہاں پر واقعی بہت تکلیف ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، ٹھیک ہے میں ان سے عرض کروں گا اور وہ فاضل ممبر صاحب سے مل لیں گے۔

جناب چیئرمین ، جی راجہ اورنگزیب صاحب۔ آپ کا کیا مسئلہ تھا۔

راجہ اورنگزیب، کوٹے کے متعلق جو بات ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین، کوٹہ ختم ہو گیا جی۔

راجہ اورنگزیب، اس کے متعلق بہت ضروری point ہے۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے کیا ضروری بات ہے، وہ کوٹہ ہے ہی نہیں۔

راجہ اورنگزیب، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی، جی فرمائیے۔

راجہ اورنگزیب، میرا حلقہ اسلام آباد ہے، میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں۔ یہاں جو ابھی پولیس کی بھرتی ہوئی ہے اس پولیس کی بھرتی کے سلسلے میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اسلام آباد کے domicile والے کو پاکستان کے کسی بھی صوبے میں نوکری نہیں دی جاتی۔ محض اس لئے کہ اسلام آباد کی علیحدہ territory ہے ، Islamabad Capital Territory ہے۔ پاکستان کے جتنے صوبے ہیں ان کا اپنا اپنا کوٹہ مقرر تھا جو اب نہیں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اسلام آباد کے اندر بھرتی ہوئی ہے اس کا ریکارڈ منگوایا جائے کہ اسلام آباد کے domicile والے کتنے آدمیوں کو اسلام آباد پولیس میں بھرتی کیا گیا ہے اور ان کا تعلق کس جگہ سے ہے۔ جناب میرا یہ سوال ہے۔

جناب چیئرمین، میاں صاحب ان کا ایک اچھا نکتہ ہے کہ اسلام آباد والوں کو کس

کھاتے میں ڈالتے ہیں۔

راجہ اورنگزیب: جناب کسی کھاتے میں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: کسی کھاتے میں نہیں ہیں۔ جناب علامہ صاحب ' علامہ صاحب کا کیا point ہے ' جی جناب فرمائیے۔

سید عابد حسین الحسینی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کے اور معزز ایوان کے توسط سے متعلقہ Ministries کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ پارا چنار میں جیل میں ایک مسئلہ پیش آیا تھا کچھ عرصہ قبل جو اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ ایک اقبال حسین ہے' اس کے متعلقین بار بار حکومت کو درخواستیں دے چکے تھے' اتفاقی مسئلہ بھی نہیں تھا کہ وہ دو دن کا مریض ہو ' بہت پہلے سے مریض تھا' ہسپتال میں داخلے کے لئے درخواستیں دی گئی تھیں لیکن وہاں کی انتظامیہ نے کچھ غور نہیں کیا اور اس کا جنازہ وہیں ہسپتال سے رخصت کیا گیا تو یہ ایک بے عنوانی نمونہ میں عرض کرنا چاہتا تھا ۔ ایسے مسائل بہت سارے ہیں ۔ درجنوں افراد جن کے اوپر لاکھوں' لاکھوں کے جرمانے لگائے جاتے ہیں اور وہ بےچارے ادا نہ کرنے کی وجہ سے اور نہ کر سکنے کی وجہ سے جیل میں پڑے رہتے ہیں۔ ہم یہ سوال بھی کرنا چاہتے ہیں' آپ حضرات کے علم میں بھی لانا چاہتے ہیں کہ آیا یہ political انتظامیہ --- فاٹا کے' کرم ایجنسی کے بلکہ ہر جگہ یہی مسائل ہیں جو ان کو درپیش ہیں۔ آیا ان کو لگام دینے کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے' کوئی اقدامات کئے جانے ہیں یا یہی سلسلہ جاری رہے گا' یہ بدبخت' یہ بےچارے اور یہ بدقسمت لوگ اس طرح پستے جائیں گے اور ان کے اوپر یہ جرمانے لگائے جائیں گے۔

علاوہ ازیں ظلم بالائے ظلم یہ کہ اگر صحافی حضرات میں سے کوئی اس بیان کو بھی اخبارات کے ذریعے لوگوں تک پہنچانا چاہے' پاکستان کے ارباب بصیرت یا ارباب حکومت کے علم میں لانا چاہے تو اس کو بھی جیل بھیج دیا جاتا ہے' ان کو بھی دھمکیاں دی جاتی ہیں کہ اگر کہیں اخبار میں ایسے بیان دیئے گئے تو آپ لوگوں کو بھی جیل جانا پڑے گا اور یہ مسائل صرف فاٹا کے نہیں ہیں' انتظامیہ کے یہی سارے مسائل ہیں۔ کل پرسوں ایک سرگودھا میں واقعہ ہوا ہے کہ ایک شخص کو کسی معاملے میں ملوث کیا گیا ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ وہ ملوث ہے یا نہیں ہے' اس سے بھی ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے کہ ملوث ہو یا نہ ہو لیکن یہ ظلم کہ اس کی بوڑھی ماں

کو گھر سے اٹھا کے پھر جیل میں لے جایا جائے۔ یہ ایک عجیب قسم کا واقعہ ہے۔ ابھی تک دہشت گردی کے ضمن میں کوئی ایسا مسئلہ پیش نہیں آیا تھا کہ دہشت گردی کے سلسلے میں کسی عورت کو اٹھا کے جیل بھیج دیا جائے تو یہ ہمارا ایک سوال بھی ہے اور آپ حضرات کو، معزز ایوان کو اطلاع بھی دینی تھی اور اگرکوئی حضرت متعلقہ Ministry سے موجود ہے یا اگر موجود نہیں ہے تو آیا کوئی جواب ہے کہ ان political انتظامیہ کو لگام دینے کا کوئی سلسلہ ہو گا یا نہیں ہو گا۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے کہ جو ایک آدمی جیل میں فوت ہوا ہے اس کے بارے میں میرے پاس details ہیں ۔ باقی چیزوں کے بارے میں جو انہوں نے اعتراضات اٹھائے ہیں وہ متعلقہ وزراء تک پہنچائیں گے لیکن ایک کے بارے میں اقبال حسین جو ہے son of Sardar Hussain ان کا انہوں نے اس سلسلے میں adjournment motion بھی دیا ہوا ہے اور اس کی طرف سے جو جواب مجھے کشمیر افیئرز منسٹری کی طرف سے ملا ہے Sir, that reads like this. I read the statement.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے ۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The record which includes reports of the doctors of the agency headquarter hospital, testifies firmly that deceased Iqbal Hussain died a natural death. Iqbal Hussain was arrested on the order of political agent Kurram Agency. There were reports that he used to collect Ghunda Tax from the people of Shaleman area and Shalezan Tangi. He was a heroin addict, had killed his father in cold blood and was reported to be involved in anti-social and criminal activities.

The documents have also been attached. The true picture of the case is as follows:

In fact, the deceased was never tortured, his body may be exhumed to

determine the facts. They have gone upto here: His body may be exhumed to determine the facts. He was arrested in Parachinar City. He had Klashnikov, rifle and a pistol in his possession. It was reported to Political Agent that he had been going to the city with intention to de-stabilise the peaceful atmosphere of the Agency on the instigation of some vested interests and miscreants.

In view of his deteriorating health, his relatives were asked to produce a bail bond so that he could be released and that the relatives should take the responsibility of his good behaviour. But they refused to stand surety for him, keeping in view his character and deeds. Statement of his relative, Mohammad Hashim, is attached.

It is also pertinent to mention here that in 1994, the deceased had once escaped from the hospital while he had been in custody. On the instant day, he was referred to the hospital for medical treatment, but before he could be physically taken there, he died. There are complete documented proofs, many documents on that.

جناب چیئرمین: جی جناب مولانا صاحب ۔

سید عابدحسین الحسینی: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ تو میں نے عرض کیا کہ جس طرح کا بھی ہو یہ ایک نمونہ تھا ۔ یہ درست ہے کہ قاتل بھی ہے۔ یہ ہمیں قبول ہے لیکن بعض چیزیں اپنی طرف سے بھی بنائی جاتی ہیں ۔ وہ تو وہاں کے مسائل ایسے ہیں کہ پولیٹکل انتظامیہ جو بھی بات کہہ دے وہ آسمانی صحیفہ ہوتا ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے ۔ کسی کی بات نہیں سنی جاتی ۔ یہ ہم بھی قبول کرتے ہیں لیکن یہ بہرصورت ایک انسان تھا کہ اگر وہ یہاں پر یہ بھی شاید انگریزی میں جو انہوں نے فرمایا ۔ یہ بھی بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہاں کے متعلقین سے جو ہم نے پوچھا ہے انہوں نے بار بار درخواستیں دی ہیں ۔ بار بار انہوں نے کہا ہے اگرچہ ان کے بعض افراد ایسے ہوں گے انہوں نے کہا ہو گا کہ ہم نہیں لے جانا چاہتے لیکن اس کے بھائی تھے۔ ان کی ہمارے ساتھ بات ہوئی ہے ۔ انہوں نے

شکایت کی ہے ۔ یہ ہم کچھ حد تک قبول کرتے ہیں لیکن ہر بات جو وہاں سے لائی جائے اور ہر بات جو وہاں سے کہی جاتی ہے ۔ میں نے کہا کہ ان کی بات آسمانی صحیفہ کی مانند' وہی قبول کی جاتی ہے اور لوگ جو فریاد کرتے ہیں ان کی بات نہیں سنی جاتی۔

LEGISLATION

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی ۔ شکریہ جناب Now next item is Item No. 3. -

Qazi Muhammad Anwar Sahib!

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ نہیں جناب میں کروں گا ۔

جناب چیئرمین۔ ہیں جی قاضی انور صاحب۔

i) MOTION RE: CONDITION OF DELAY.

Qazi Muhammad Anwar: Sir I move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Ex-Senator Prof. Khurshid Ahmed on the question of breach of privilege arising out of the failure of the Government to lay before the Senate the copies of the State Bank of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1993, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Qazi Muhammad Anwar under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Ex-Senator Prof. Khurshid Ahmed on the question of breach of privilege arising out of the failure of the

Government to lay before the Senate the copies of the State Bank of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1993, be condoned till today

(The motion was adopted)

ii) MOTION RE: PRESENTATION OF REPORT OF THE COMMITTEE ON RULES OF PROCEDURE AND PRIVILEGES.

Mr. Chairman: Item No. 4 Qazi Sahib.

Qazi Muhammad Anwar: I present the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Ex-Senator Prof. Khurshid Ahmed on the question of breach of privilege arising out of the failure of the Government to lay before the Senate the copies of the State Bank of Pakistan (Second Amendment) Ordinance, 1993.

Mr. Chairman: Report stands laid. No. 5 Qazi Sahib!

iii) MOTION: RE: CONDONATION OF DELAY

Qazi Muhammad Anwar : Sir, I move that under sub rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege motion moved by Ex-Senators Makhdoom Khaleeq-uz-Zaman, Hafiz Hussain Ahmed and Ejaz Ali Khan Jatoi, on the question of breach ofprivilege arising out of the alleged issuance of non-bailable warrants of arrest against Senator Makhdoom Khaleeq-uz- Zaman by the provincial authorities at Larkana, during the session of the Senate, be condoned till today.

Mr. Chairman : It has been moved by Qazi Muhammad Anwar under sub rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege motion moved by Ex-Senators Makhdoom Khaleeq-uz- Zaman, Hafiz Hussain Ahmed and Ejaz Ali Khan Jatoi , on the question of breach of privilege, arising out of the alleged issuance of non-bailable warrants of arrest against Senator Makhdoom Khaleeq-uz- Zaman by the provincial authorities at Larkana, during the session of the Senate, be condoned till today .

(The motion was adopted)

Mr. Chairman. Delay stands condoned. Item No.6.

iv) MOTION: Re: PRESENTATION OF REPORT OF THE COMMITTEE ON RULES OF PROCEDRUE AND PRIVILEGES.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I present the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Ex-Senators Makhdoom Khaleeq-uz-Zaman, Hafiz Hussain Ahmed and Ejaz Ali Khan Jatoi, on the question of breach of privilege arising out of the alleged issuance of non-bailable warrants of arrest against Senator Makhdoom Khaleeq-uz- Zaman by the provincial authorities at Larkana, during the session of the Senate.

Mr. Chairman : Yes report stands presented. Item No.7.

v) MOTION: Re: CONDONATION OF DELAY

Qazi Muhammad Anwar : Sir, I move under sub rule 1 of Rule 171

of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Ex-Senator Hafiz Hussain Ahmed and Senator Hafiz Fazal Muhammad ,on the question of breach of privilege arising out of the alleged failure of the government to arrange Haj Visas for the movers, be condoned till today.

Mr. Chairman : It has been moved by Qazi Muhammad Anwar under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege Motion moved by Ex-Senator Hafiz Hussain Ahmed and Senator Hafiz Fazal Muhammad, on the question of breach of privilege arising out of the alleged failure of the government to arrange Haj Visas for the movers, be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Delay stands condoned. Item No. 8.

vi) MOTION: Re: PRESENTATION OF REPORT OF THE COMMITTEE ON RULES OF PROCEDURE AND PRIVILEGES.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I present the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege Motion moved by Ex-Senator Hafiz Hussain Ahmed and Senator Hafiz Fazal Muhammad on the question of breach of privilege arising out of the alleged failure of the government to arrange Haj Visas for the movers.

Mr. Chairman: Report stands presented. Item No.9.

vii) MOTION: Re: CONDONATION OF DELAY.

Qazi Muhammad Anwar: Sir,I move under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege Motion moved by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq on the question of breach of privilege arising out of the alleged maltreatment met out to Senator Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen by MNA hostel employees on 19th May, 1994, be condoned till today.

Mr. Chairman : It has been moved by Qazi Muhammad Anwar under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege Motion moved by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq on the question of breach of privilege arising out of the alleged maltreatment met out to Senator Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen by MNA hostel employees on 19th May, 1994, be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Delay stands condoned. Item No.10.

viii) MOTION: Re: PRSENTATION OF REPORT OF THE COMMITTEE ON RULES OF PROCEDURE AND PRIVILEGES.

Qazi Muhammad Anwar : Sir, I present the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq on the question of breach of privilege arising out of

maltreatment met out to Senator Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen by MNA hostel employees on 19th May, 1994.

BILL: Re: THE IMPORTS AND EXPORTS (Control) (Amendment)BILL, 1997.

Mr. Chairman: Report sent is presented. Item No. 11 Mian Yasin Watto Sahib you please present this Bill.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, I move that the Bill further to amend the Imports and Exports (Control) Act, 1950 [The Imports and Exports (Control) (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Syed Iqbal Haider: Opposed.

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Yasin Khan Watto, the Minister for Parliamentary Affairs has moved that the Bill further to amend the Imports and Exports (Control) Act, 1950 [The Imports and Exports (Control) (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration. Mian Sahib what are the objects of this Bill.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, the prime object of the amendment Bill is to enable the government to curb malpractices and manipulations in textile quotas. The amendment will provide the administration with necessary powers to make adjustments and retrieve quotas from those exporters who are found to have engaged in illegal exports by circumventing of provisions of the bilateral textile agreements.

Reasons are that presently no powers are available with the Export Promotion Bureau to take action against exporters who indulge in malpractices and circumvent textile quota management policy of the bilateral textile agreements with other countries. The honourable Supreme Court of Pakistan had ruled that textile quotas were property of the exporters and could not be taken away without legal cover. Recently more cases are under investigation, where manipulations of textile quotas have been found by certain export associations. These manipulations have resulted in substantial loss to the government revenue, as the quotas illegally obtained would otherwise have been auctioned. The amendment will provide legal cover to the export promotion bureau for adjusting quotas from entitlement of such exporters. So, these are the objects and reasons.

Syed Iqbal Haider: In principle sir, the main objects are laudable and we support them. Our grievance is that the manner in which the amendment has been moved, will not help the government in achieving the objectives to curb the most nefarious activities of these so called exporters, who have been abusing this facility in a ruthless manner. Sir, so much so, that to cover their misdeeds, they have even indulged in burning the record of the ministry of Commerce. Would you believe it? Sir, the punishment is just one year. Watto Sahib, just imagine that you want to achieve this objective and you are only maintaining the same old punishment of one year, in section 5, against these culprits. The punishment has not been increased.

No.2 objection is that the fine has not been increased. No.3 objection is that all these activities of manipulation in the export quota takes place with connivance of the staff and the officials. The amendment in Sub Section 2 amd 3 does not make any reference that if any officer of the Ministry is found involved or

implicated in this nefarious activity then he shall be equally responsible and there is no sentence provided for the officials of the Export Promotion Bureau, who are hand in glove with such nefarious exporters, who indulge in abuse of this facility and cause loss of millions and billions of rupees to the exchequer of Pakistan and also cause loss to the exports of Pakistan because the USA has cut down the quota of Pakistan. It was a national loss on account of activities of one individual. We support this Bill with the suggestion that please provide severe punishment to those culprits who indulge in these activities. You have only maintained one year's sentence. It should be enhanced to at least 5 years and fine should be equal to the amount of the illegal benefit he has driven for his own personal use by abusing the facility or double. Third suggestion is that all those officials of the Export Promotion Bureau who are connected with the export quota should be equally made responsible and should be punished and prosecuted alongwith the exporters. With these three proposals, with these three amendments that I suggested, the objective could be achieved otherwise not. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Dr. Abdul Hayee sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں کرپشن بہت ہے۔ جعلی exporters اس ملک میں بہت ہیں۔ یہ نہ صرف ایکسپورٹ کا ہمارا نظام خراب کر رہے ہیں بلکہ ملک کے لئے بھی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں اور دوسرے ممالک کے ساتھ جو ہمارے bilateral agreements ہیں وہ بھی خراب کر رہے ہیں۔ اپنے چند روپوں کے عوض یا ڈالرز کے عوض یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ illegal practice کافی عرصے سے اس ملک کے اندر چلی آ رہی ہے۔ یہ malpractice ہے' manipulation ہے' یہ بالکل درست ہے۔ مگر میں تو حیران ہوں کہ یہ 1990ء میں بھی برسر اقتدار آئے' ایسے اقدامات اس وقت ان کو کرنے چاہیئے تھے کہ اس کی روک تھام ہو۔ جناب والا! اس غلط طریقے سے' حکومتی امداد سے' یعنی حکومتی ذرائع سے لوگ

کروڑ پتی اور ارب پتی بن رہے ہیں' یہ loop holes ہیں ہمارے طریقہ کار میں جس کی وجہ سے illegally لوگ پیسے حاصل کرلیتے ہیں اور پھر وہ پورے معاشرے کے لئے عذاب ہے۔ دوسرے لوگ بھی پھر کہتے ہیں کہ بھئی یہ دیکھیں گھر بیٹھے بیٹھے ایکسپورٹ کے جعلی لائسنس لے کر لکھ پتی کروڑ پتی بن گئے' تو مجھے کیوں نہیں ایسا غلط کام کرنا چاہیئے۔ اس سے تو معاشرہ ہمارا خراب ہو رہا ہے۔ اس سے دوسرےلوگوں کو شے مل جاتی ہے۔ دوسرے لوگوں کو بھی encouragement مل جاتی ہے کہ اس ملک میں غلط کام کرنا آسان ہے اور جائز طریقے سے پیسہ کمانا مشکل ہے۔ ایمانداری سے' دیانتداری سے' اور ملک کی پیداوار کو بڑھانے سے پیسہ کمانا مشکل ہے۔ ناجائز طریقوں سے اور چور دروازوں سے پیسہ کمانا آسان ہے۔ یہ بل جو یہ ابھی لائے ہیں' اس میں loop holes ہیں' اس کو بھی ٹھیک کرنا چاہیئے۔ تاکہ یہ ملک حقیقی معنوں میں ایک باوقار ملک بن سکے اور لوگوں کا یہ رجحان ختم ہو کہ چور دروازے سے پیسہ بنانا آسان ہے اور وہ جو لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں خاص طور پر جو functioneries ہیں' state functioneries ہیں یا state ملازمین ہیں ان پر بھی ان کو توجہ دینی چاہیئے کہ اپنی پاورز وہ misuse نہ کریں۔ اپنے اختیارات کو غلط استعمال نہ کریں اور اختیارات سے تجاوز نہ کریں۔ یہ جو ملی بھگت کرتے ہیں' اس سے اس ملک کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک نادر موقع ہے موجودہ حکومت کے لئے کہ ایسے تمام loop holes پر یہ توجہ دے اور ایسے بل لائے۔ میں سزا کے بارے میں بھی اقبال حیدر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ کم ہے۔ یہ صحیح معنوں میں ہو تاکہ آئندہ کوئی بھی غلط رجحان' ملک کے اندر پیسہ کمانے کا نہ بنے اور غلط رجحان کے ساتھ ساتھ ملک کے لئے بدنامی کا باعث نہ بنے۔ ملک کے لئے نیک نامی کا باعث بنے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میری گزارشات تھوڑی سی مختلف ہوں گی۔ ایک تو جناب یہ کہ حکومت کچھ ذرا تیزی میں لگتی ہے جناب ان بلوں کے بارے میں جو خصوصاً نیشنل اسمبلی سے transmit ہو کر آتے ہیں سینٹ میں۔ اور جیسا کہ یہ بل غالباً میرے خیال میں پرسوں نیشنل اسمبلی نے پاس کیا اگر میں غلط نہیں ہوں وٹو صاحب۔ تو منگل کو یہ بل نیشنل اسمبلی نے پاس کیا۔ گو کہ قواعد کے تحت جو 48 گھنٹے ہیں اس پر تو میں زیادہ object نہیں کروں گا

لیکن یہ کہ پڑھنے کا پھر موقع نہیں ملتا جناب۔ ایک بل منگل کو آیا یہاں پر ، ہمیں پتہ لگا کہ آپ نے منگل کو ایک بل announce کیا کہ یہ بل transmit ہو کر آیا ہے۔ تو ایک دن درمیان میں ملا اور جمعرات کو یہ بل ایجنڈے پر آ گیا۔ مجھے یہ نہیں سمجھ آتی کہ کئی دفعہ حکومت خصوصاً ان بلوں کے بارے میں جو بل سینٹ کے اندر introduce ہوتے ہیں اور پھر کمیٹیوں میں جاتے ہیں، ان کی تو اپنی جگہ پر ایک مختلف نوعیت ہوتی ہے۔ لیکن ان بلوں کے بارے میں جو نیشنل اسمبلی سے transmit ہوکر آتے ہیں سینٹ میں ، اس پر میں سمجھتا ہوں کہ حکومت مکمل وقت نہیں دیتی ممبران کو کہ وہ اس کو مکمل غور و خوض سے، پڑھ کر اپنی تجاویز دے سکیں۔ جناب جہاں تک اس بل کے بارے میں بات ہے، میں، ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ اور اقبال حیدر صاحب کے ان points پر جو انہوں نے non-genuine exporters کے بارے میں کئے ہیں جن کو manipulators کہتے ہیں مکمل اتفاق کرتے ہوئے میں کچھ مسائل جو genuine exporters کے ہیں وہ ہاؤس کے سامنے اور وٹو صاحب کے سامنے رکھوں گا، اگر وہ بعد میں کسی وقت ان کو consider کر سکیں۔

جناب والا! جو اس میں objects and reasons سامنے آئے ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ ہم بل اس لئے introduce کر رہے ہیں تاکہ ٹیکسٹائل کوٹے میں جو malpractices and manipulations ہیں ان کو curb کیا جا سکے۔ میں بالکل ان سے اس بارے میں اتفاق کرتا ہوں کہ ان کا سدباب ہونا چاہئے اور جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ ان میں اکثر و بیشتر وہ part play کرتے ہیں وہ وہاں کے Local Export Promotion Bureau کے یا Textile Quota Management Directorate کے اہلکار ہوتے ہیں۔ دوسری بات جو objects میں کہی گئی ہے کہ جو ہمارے پاس کوئی power available نہیں ہے کہ ہم ان کو کوئی punishment دے سکیں۔ اگر آپ جناب تھوڑا سا powers پر چلے جائیں تو اس میں گورنمنٹ نے کچھ چیزیں arbitrarily acquire کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں ان کی توجہ Section 2 کی طرف دلاؤں گا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے بعد

Federal Government or any officer authorized by it may suspend, adjust , deduct or cancel the whole or as the case may be , any part of the export quotas whether granted or acquired by such person on the basis of performance purchase.

جناب والا! میں اس میں تھوڑی سی تفریق یہ کروں گا کہ بعض کوٹے اس طرح ہوتے ہیں کہ جو illegal چیزوں میں آ جاتے ہیں جہاں پر اس کو کوئی allocation ہوئی ہو تو اس حد تک تو میں اتفاق کرتا ہوں کہ جو allocations ہیں ان پر action ہونا چاہیئے لیکن کچھ quotas ایسے ہیں جو exporter خود purchase کرتا ہے۔ اب جو اس نے اپنے پیسے سے purchase کیا ہے اس کی گورنمنٹ کیسے پاور لے لے گی کہ اس کی وہ purchase کاٹ کے رکھ دے۔

جناب والا! دوسری بات performance کے متعلق ہے۔ performance جو ایک exporter کی ہوتی ہے وہ اگر ایک genuine exporter ہو تو اس کی performance وہ ہوتی ہے جو پچھلے سال اس نے perform کی ہو یعنی جیسے یہ 1997 کا سال چل رہا ہے تو 1996 کے اندر جو اس نے perform کیا ہے اتنا ہی کوٹہ اس کی performance کے against Export Promotion Bureau اس کو دے دیتا ہے۔ میں حکومت سے یہ request کروں گا کہ جہاں ان کی اچھی باتوں کے علاوہ یہ جو دو تین چیزیں آ گئی ہیں جو خصوصاً purchase اور performance کے حوالے سے ہیں اس کی تو کسی صورت میں تک نہیں بنتی کہ آپ ان کی purchase اور performance جو وہ اپنے پیسے سے کر رہا ہے وہ بھی آپ کاٹ کر رکھ دیں۔ جہاں تک illegal allocation کا سوال ہے اس میں، میں اپنے دوستوں سے بالکل متفق ہوں کہ اس پر آپ definitely action لیں اور جتنا کڑا سے کڑا action لے سکتے ہیں اس پر ضرور لیں لیکن یہ جو performance اور purchase یہ دو ایسی fields ہیں جو کہ exporter اپنے پیسے سے کرتا ہے یا اپنی اس performance کے حوالے سے جو گورنمنٹ نے legally اس کو دی ہے یعنی جو آپ کی legal provisions ہیں وہ اس کو performance دیتی ہیں۔ میرے خیال میں یہ Section 2 اپنے original Bill کو کسی جگہ پر contravene کر رہی ہے، گورنمنٹ نے جو performance کے لئے criteria مقرر کیا ہے وہ اس section میں hit ہو رہا ہے۔ باقی جو Section3 کا سوال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ laudable بات ہے کہ جو بھی concerned person ہے اس کو آپ یقیناً موقع دے رہے ہیں کہ اس کو آپ hear کریں۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ان کو آگے چل کر ضرور دقت ہو گی کہ genuine exporter کی جو اپنی چیز ہے وہ آپ کس طرح لے سکتے ہیں۔ آگے جا کر پھر ایک litigation کا سلسلہ جاری ہو جائیگا تو میری التجا ان سے یہ ہے کہ وہ آئندہ کسی وقت میں ان چیزوں کو ضرور دیکھیں۔ ہم

نے ان پر کوئی amendments move نہیں کی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ابھی اس میں ترمیم کریں لیکن بعد میں وٹو صاحب یا جو Commerce Minister ہیں وہ ضرور ان چیزوں پر دیکھیں۔

Mr. Chairman: Thank you. So, I put the motion before the House. It has been moved by Mr. Yasin Khan Wattoo , the Minister for Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Imports and Exports (Control) Act, 1950 [The Imports and Exports (Control) (Amendment) Bill, 1997 as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion stands adopted. The question is that Clause 2 do form part of the Bill.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question is that Clause 1 , Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: So, the Clause 1 , Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

اگلا Item پڑھ دیں جناب وٹو صاحب۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: I beg to move that the Bill further to amend the Imports and Exports (Control) Act, 1950 [The Imports and Exports Control (Amendment) Bill, 1997], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Yasin Khan Wattoo the Minister for Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Imports and Exports (Control) Act, 1950 [The Imports and Exports Control (Amendment) Bill, 1997], be passed.

(The Bill stands passed)

Mr. Chairman: Any other item

جی کچھ اور کہنا چاہ رہے ہیں آپ ۔ جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین شکریہ، ہمارے صوبے میں چند ایک مسائل ہیں جو کہ مرکز اور صوبہ دونوں سے متعلق ہیں۔ کل ہمارے ایگریکلچر کے منسٹر صاحب نے افغانستان کو گندم دینے کے مسئلے میں جو بات کی کہ Government to Government دی جائے گی تو میری یہ تجویز ہے کہ N.W.F.P. کے اندر فلور مل انڈسٹری بالکل تباہ ہو رہی ہے کیونکہ ان کو صرف چار گھنٹے کا آٹا مل رہا ہے۔ میں نے کل تجویز دی تھی اور آج پھر یہ request کروں گا کہ کابل، افغانستان کو جو گندم دی جا رہی ہے وہ ہماری N.W.F.P کی فلور ملوں کے ذریعے آٹا گندم کو grind کر کے وہاں دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو quota پنجاب سے آٹے کے ذریعے آ رہا ہے۔ میری یہ request ہے کہ وہ آٹے کی بجائے گندم دی جائے تا کہ یہ ہماری انڈسٹری فلاپ نہ ہو اور کم از کم body-wise ان کو آٹھ گھنٹے کا یہ quota مہیا کیا جا سکے تا کہ یہ انڈسٹری اور پھر آٹے کا crises بھی N.W.F.P. میں انشاء اللہ ختم ہو جائے، ۳۰ ستمبر کو میں نے چارج لیا ہے چیئرمین فلور ملز ایسوسی ایشن کے طور پر۔

تو میں یہ request کروں گا آپ کی وساطت سے Food Minister سے اور وزیراعظم پاکستان سے کہ N.W.F.P. کے لئے خصوصی رعایت کر کے ان فلور ملوں کو کم از کم body-wise آٹھ گھنٹوں کا آٹے کا quota دیں اور وہاں کے جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھنے والے defaulter ملازمین ہیں چاہے Director Food ہے یا Assistant Director ہے ان کا احتساب کر کے ان کو نکالا جائے۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب نوٹ کر لیں جی ان کی تجویز اور فوڈ منسٹر کو پہنچا دیں۔ جی شیخ صاحب۔

شیخ رفیق احمد: جناب بڑی خوشی ہوئی عباسی صاحب Chairman Flour Mills Association بنے ہیں اور اتنی بڑی ذمہ داری ان کو ملی ہے اور انہوں نے نہ کھانے پہ بلایا نہ کہیں اور ہمیں بلایا۔ بہرحال اس ایوان کی رو سے ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔

حاجی جاید اقبال عباسی: میں ان کو جناب ابھی دعوت دیتا ہوں۔ جب جی چاہے یہ آ جائیں۔ ایک اور گزارش ہے جناب یہ جو سینٹ کی کارروائی ہے یہ خبروں کے بعد دکھائی جائے کیونکہ اب رات بہت لمبی ہو گئی ہے۔ ۱۱ یا ۱۲ ایک بجے یہ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب نثار محمد خان صاحب۔ ایک منٹ جی پہلے نثار خان صاحب پھر آپ۔

جناب نثار محمد خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب' جاوید اقبال عباسی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میری یہ request ہے کہ یہ جو quota اگر آپ بڑھائیں تو یہ شخصیات کو نہ دیا جائے permit کی صورت میں بلکہ صوبائی گورنمنٹ اس کو خرید کے per mill distribute کرے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ مولانا عبدالستار خان صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی: جناب چیئرمین صاحب! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چشمہ بیراج کے متاثرین کا مسئلہ کئی بار یہاں پہ ہم نے پیش کیا ہے۔ even Prime Minister Sahib جس وقت یہ صوبے کے وزیر اعلیٰ تھے اس وقت انہوں نے اعلان کیا تھا کہ متاثرین نے باقاعدہ ' واپڈا نے وہاں پر ٹینڈر بھی کئے ہیں۔ جو رقبہ لیا ہے انکو بلا معاوضہ واپس کیا جائے گا۔ اب کچھ کو تو واپس مل گیا ہے۔ وہاں پر جو قابض ہیں وہ ان لوگوں کو قبضہ نہیں کرنے دیتے ۔ حکومت وہاں انہیں خاص طور پر جن کو رقبہ دیا گیا ہے دباؤ ڈال کے' یہ جو وہاں دہشت گرد پھیل گئے ہیں علاقے کے اندر' ان سے نجات دلائی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے وزیراعظم نے بار بار اعلان کیا کہ متاثرین کو بہت کم پیسے دیئے گئے اور خود واپڈا نے لاکھوں روپیہ وصول کر لیا ہے۔ ان کو حسب وعدہ رقبہ بلا معاوضہ واپس کیا جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ دوسرے علاقوں کے اندر وزیر اعظم صاحب farmers کو یہ باقاعدہ قرضہ دے رہے ہیں اور یہ اپنے علاقے کی آبپاشی کے لئے' ترقی کے لئے وہاں پر خرچ کررہے ہیں' ان کو قرضے دے رہے ہیں۔ چشمہ بیراج کے لوگوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ تین باتیں جناب میں چاہتا ہوں کہ حکومت کے نوٹس میں آنی چاہئیں تا کہ جو وعدے کیے ہوئے ہیں وزیراعظم نے ان پر عمل در آمد ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی ۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ عباسی صاحب فلور ملز ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے ہیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب سے یہ آٹا کرائیسز شروع ہوا ہے۔ آٹے کی کوالٹی انتہائی غیرتسلی بخش ہے - اور یہ صرف ایک شہر میں نہیں بلکہ صوبہ سرحد کے اکثر حصوں میں اس کی کوالٹی خراب ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب میں اور صوبہ سرحد میں آٹے کی قیمتوں میں بہت بڑا فرق ہے - یہ دو ایشوز ایسے ہیں جو غریب آدمی کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ ان ایشوز پر زیادہ توجہ دی جائے - ایک آٹے کی کوالٹی پر اور جو پرائیسز ہیں وہ پنجاب کے مقابلے میں کیوں مختلف ہیں - تھوڑا بہت ٹرانسپورٹیشن کا فرق ہو تو وہ الگ بات ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ بعض sensitive districts میں تو شاید یہ تھوڑا بہت آٹا crises کو کسی حد تک کنٹرول کیا گیا ہے اور وہ اس لئے سیاسی طور پر اہم ہوتے ہیں۔ مثلاً پشاور میں یا لاہور میں، لیکن صوبہ سرحد کے اور اضلاع خاص طور پر میں شمالی اور جنوبی اضلاع کی بات کروں گا جہاں پر کوہاٹ، کرک، بنوں، ڈی آئی خان اس طرف ہزارہ ہے، کی طرف آؤں گا۔ ان اضلاع میں اب بھی ہمیں جو رپورٹس ملی ہیں خاص طور پر دیہاتوں میں وہاں پر آٹے کی حالت انتہائی غیرتسلی بخش ہے۔ بہت مہنگا آٹا مل رہا ہے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی الزامات لگائے جا رہے ہیں اس میں چاہے وہ متعلقہ محکمے ہوں یا کوئی بااثر لوگ ہوں وہ ان کی اپنی ملی بھگت سے وہ لاکھوں کروڑوں روپے انتہائی ظلم سے اور لوگوں کی صحت سے اور ان کی غربی سے کھیل کر وہ اپنے اس دھندے میں لگے ہوئے ہیں - جس میں کہ دوسرے ممالک کو سمگلنگ بھی شامل ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سنجیدہ اور اہم معاملہ ہے اور اس میں وفاقی حکومت اور بالخصوص صوبائی حکومتوں سے رابطہ کیا جائے کہ یہ عام آدمی کا مسئلہ ہے اس کو توجہ دے کر حل کیا جائے -

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب میں آٹے سے ہٹ کر بات کروں گا۔ ہمیں as a Senator from Balochistan ایک fax message آیا ہے۔ یو اے ای میں بلوچ کمیونٹی رہتی ہے - انہوں نے ٹیلیفون پر grievances بتائے لیکن میں نے کہا کہ لکھ کر بھیج دیں تاکہ ہم سینٹ میں آپ کے توسط سے کسی کو عرض کرسکیں -

جناب والا! یہ پی آئی اے کو pertain کرتا ہے ۔ پہلے ڈائریکٹ پسنی سے شارجہ فلائیٹ ہوا کرتی تھی ۔ پی آئی اے نے مہربانی سے یہ شروع کی تھی ۔ اور میرے خیال میں یکم نومبر سے اسی فلائیٹ کو براستہ کوئٹہ کردیا گیا ہے ۔ تو ان کی ایک یہ request as a demand تھی کہ جو پسنی شارجہ فلائیٹ ہے وہ رہنی چاہئیے' بے شک کوئٹہ شارجہ دوبئی کو بھی دے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب والا! وزارت دفاع تو وزیر اعظم صاحب کے پاس ہے اور چیئرمین پی آئی اے ہمارے ایم این اے ہیں۔ ایم ڈی پی آئی اے وہاں ہے کوئی نہیں ۔ وہاں پر ایکٹنگ ایم ڈی ہے ۔ پتہ نہیں مجھے کون ذمہ دار ہے ؟ دوسری انہوں نے یہ درخواست بھی کی ہے کہ انٹرنیشنل جو دوسری فلائیٹس ہیں وہ پچاس .Kg اٹھانے کے لئے دیتے ہیں ۔ جناب چونکہ پسنی اور شارجہ بہت نزدیک پڑتے ہیں ۔ شارجہ کوئٹہ اور پسنی چلے جائیں تو وہ ایک horse shoe کا loop بن جاتا ہے ۔ یہ درخواست ان کی طرف سے ہے یہ میں آپ کو ریکارڈ کے لئے دے دیتا ہوں ---

to keep it as a record in the House.

Mr. Chairman: Why don't you give it to Mian Yasin Khan Wattoo Sahib so that he can pass it on to the Defence Ministry.

Mr. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I will give it to you.

آپ بے شک پھر وٹو صاحب کو دے دیں ۔ اور دوسرا انہوں نے شکایت کی ہے کہ وہاں پر کوئی سلیمان جاوید ہے جو سٹیشن مینیجر ہے یا پتہ نہیں کیا ہے ۔ He is trying to fan up the Pakistan Community within یعنی جو پشاور جائے گا اس کو تو میں پچاس Kg دے دوں گا کیونکہ وہ پٹھان ہے ۔ جو پسنی جائے گا اس کو میں پچاس Kg نہیں دوں گا ۔ this you may look into, Sir. پٹھان ہو بلوچ ہو سب ہم بھائی ہیں ۔ باہر جو جاتے ہیں وہ سب پاکستان کے باشندے ہیں ۔ تو آپ کے توسط سے میں یہی درخواست کرتا ہوں کہ کوئٹہ شارجہ اور شارجہ پسنی فلائیٹ علیحدہ علیحدہ کردیں ۔ اور سہولیات دے دیں ۔ نیز پی آئی اے نوٹس لے کہ جو ان کا سٹاف باہر ہے ان کی کارگزاری ضرور دیکھیں ۔ یہی میری گزارش ہو گی ۔

جناب چیئرمین۔جی عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں جناب والا! ہم لوگوں نے بڑی کوشش کی اس کے بعد کوئی دو تین سال کے بعد یہ مطالبہ تسلیم کیا گیا کہ شارجہ سے کراچی اور پھر جو ہے پسنی۔۔۔ تو ایک اہم دیرینہ مطالبہ بڑی مشکل سے جناب والا! کوئی دو تین سال کی جدوجہد کے بعد پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں منوایا گیا تھا کہ ہمارے سینکڑوں ہزاروں لوگ بے چارے وہاں کام کرتے ہیں۔ وہ آ کر کراچی میں خوار ہوتے ہیں تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے کوئٹہ کے لئے بھی ضرور کریں اگر کر سکتے ہیں تو اچھی بات ہو گی لیکن ان کو کیوں مشکلات میں ڈالتے ہیں کیونکہ ہمارے مکران ڈویژن کے جو لوگ ہیں وہ زیادہ UAE اور اس ایریا میں جاتے ہیں۔ قلات ڈویژن سے بھی لوگ جاتے ہیں لیکن زیادہ تعداد مکران ڈویژن کی ہے۔ چونکہ آپ بہت مہربان ہیں ہم پر اور ہمیں موقع دے رہے ہیں اس لئے میں ایک اور بھی گزارش کروں گا۔ جناب والا! ہمارے جو گیس کے 554 ملازمین نکالے گئے ہیں، جناب حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے۔ ٹھیک ہے ہم پہلے بہت ہیں بڑی تعداد میں ہیں پوری گیس اسٹیبلشمنٹ میں۔ جناب والا! آپ غور کریں کہ 68 تک پورے ملک کی ضروریات یہ بلوچستان پوری کرتا رہا اب جو تھوڑا سا ہم لوگ پڑھ لکھ گئے ہیں، تھوڑے سے ملازمت میں آئے ہیں، چند انجینئرز ہیں چند maintenance آفیسرز ہیں یہ ٹوٹل 554 ہیں۔ ابھی آپ بتائیں ہمیں کوئی عقل سے سمجھائے دلیل سے سمجھائیں کہ آپ ہمیں کس مصیبت کی بنا پر نکال رہے ہیں اور وہ بھی بڑی منت سماجت کے بعد جناب یہ لوگ لگے ہیں آج بھی او جی ڈی سی کا بہت بڑا کام بلوچستان میں ہو رہا ہے جناب کوسٹل ایریا میں ہو رہا ہے اور بہت سے علاقوں میں یعنی کم از پینتالیس یا پچاس لائسنس فیڈرل گورنمنٹ نے بلوچستان کے لئے ان کو دے رکھے ہیں۔ وہ کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ اس میں ہمارے 554 لوگوں کو بھی کان سے پکڑ کر نکال دیتے ہیں تو ہمارے پاس کیا جواز بنتا ہے۔ یہاں ہم اسمبلی میں آتے ہیں سینٹ میں آتے ہیں ابھی جائیں گے وہ لوگ ہمارے پیچھے لگ جائیں گے کہ جناب والا! آپ ہمارے لئے بات نہیں کرتے۔ یہاں ہم چیختے رہتے ہیں یہ کوئی ہمیں دلیل دیں۔ دلیل سے قائل کریں۔ ہمیں سمجھائیں کہ بھائی واقعی آپ کے ملازمین کی تعداد گیس establishment یا OGDC یا دوسرے محکموں میں بہت ہو گئی ہے تب تو جائز ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ کسی کو بھی نہ نکالیں مگر یہ تو منافع بخش ادارے ہیں

جناب والا! کروڑوں اربوں روپے تک ان کا منافع ہے۔ سارے ملک سے خاص طور پرجناب والا! آپ دیکھیں سندھ اور بلوچستان متاثر ہوا ہے سندھ کے کچھ لوگ تھے بلوچستان کے بھی زیادہ وہی نکالے گئے ہیں بد بخت ۔

تو اب اس سے impression بھی اچھا نہیں بنتا ہے کہ وہ کہتے ہیں جی کہ چونکہ وزیر اعظم پنجاب سے ہیں اس لئے ہمیں نظر انداز کر رہے ہیں تو پیپلز پارٹی کا زیادہ وہاں سے بیس بنتا ہے توکیوں آپ خواہ مخواہ مخالفین کو موقع دیتے ہیں ۔ حکومت کو چاہئیے کہ یہ جو چھوٹے ملازمین ہیں، چاہے سندھ سے نکالے گئے ہیں، چاہے بلوچستان سے نکالے گئے ہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ ان کے اوپر رحم کریں اور اب جو اصل کوٹہ ہے جس کے بارےمیں یہ خود کہتے ہیں دستور پاکستان میں یہ بات ہے کہ جب آپ ان کو ایک بار لائے ہیں تو پھر نکالنے کا کیا سبب بنتا ہے جناب والا! اور اسی طریقے سے نیشنل بینک سے 'یونائیٹڈ بینک سے' حبیب بینک سے اور دوسرے اداروں سے واپڈا سے پی ٹی سی سے بھی ہمارے لوگ نکالے گئے ہیں جناب ! آئی بی میں کچھ لوگ بھرتی ہوئے تھے Intelligence Bureau میں۔

آپ ہمیں بتائیں ہم کوٹہ سے اگر اوپر ہیں تو ضرور ہمیں بھی اس کے زد میں لائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جو ملک کے دوسرے شہریوں کے ساتھ ظلم آپ کر رہے ہیں تو ہم بھی اس ظلم کو اس کے حساب سے دیکھیں گے۔ مگر یہ اسپیشل آپ ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں اور اس بات پر بھی آپ توجہ نہیں دیتے ہیں کہ ہماری ان اداروں میں تمام وفاقی اداروں میں چاہے وہ autonomous bodies ہیں، وفاقی ادارے ہیں، semi-autonomous bodies ہیں، ان میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ برائے نام نمائندگی ہے اور یہ بات اکثر ہم یہاں کہتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھی آپ بھی فرماتے ہیں کہ جی بلوچستان کے بارے میں آپ زیادہ بولتے ہیں تو مجبوری سے بولتے ہیں کہ ہمیں کوئی سنتا ہی نہیں ہے ہمیں کوئی دلیل دے ہمیں سمجھائے کہ اگر ہم غلطی پر ہیں تو ہم اپنی غلطی درست کر لیں ۔ اگر حکومت غلطی پر ہے اور تجاوز کر رہی ہے زیادتی کر رہی ہے تمام اداروں سے جہاں بھی ہمارے لوگ نکالے گئے ہیں ڈاؤن سائزنگ کے نام سے، رائٹ سائزنگ کے نام سے، ہماری یہ گزارش ہو گی کہ وہ اس پر توجہ دیں۔ ان کو بحال کریں اور مزید لوگوں کو نہ نکالیں سندھ سے بھی لوگوں کو نہ نکالیں جناب۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی، جناب بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ بہت شکریہ جناب !یہ جو مکران کا مسئلہ جمالی صاحب نے اٹھایا تھا یہ بہت اہم مسئلہ ہے چونکہ میں وہاں سے متعلق ہوں پوسٹ مکران ڈویژن سے اور وہ ایک دیرینہ مطالبہ تھا ہمارا کہ شارجہ سے پسنی ہمارا وہ جہاز کا روٹ چلایا جائے تو یہ ایک سازش ہے کہ دوبارہ via کوئٹہ --- یہ تو پہلے سے پورے بلوچستان کی ڈیمانڈ تھی کہ کوئٹہ میں بھی انٹرنیشنل روٹ جہاز کا قائم کیا جائے لیکن اس کو بدستور اسی طرح جو شارجہ سے پسنی تک رکھا جائے اور دوسری بات ہے کہ وہاں ایک جو پچاس یا ساٹھ کلو وہ سامان لاتے ہیں تو وہاں کے کسٹم والے مسافروں کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ ان سے پیسے لیتے ہیں دو ہزار تین ہزار اور رسید میں شو کرتے ہیں دو سو روپے اور آگے کوسٹ گارڈ والے بھی ان سے رشوت لیتے ہیں ۔ اس روٹ کو ناکام کرنے کی یہ ایک گہری سازش ہے۔ آپ یہ بھی ان کے نوٹس میں لائیں کہ متعلقہ حکام ان کی جواب طلبی کریں ۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ جو ملازمین گیس سے نکالے گئے ہیں، یہ واقعی ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ میں نے چوہدری نثار علی خان سے بھی بات کی تھی کہ ان کے کیس پر نظرثانی کریں ، چونکہ بلوچستان سے جو ملازمین گیس میں پہلے لگائے گئے تھے ، وہ بھی تھوڑے تھے اور ابھی جو 500 ملازمین لگائے گئے تھے، ان کی تعداد بھی کم تھی کیونکہ صوبہ بلوچستان سے ساٹھ فیصد گیس پورے پاکستان کو سپلائی کی جاتی ہے ۔دوسری بات یہ ہے کہ ابوظہبی کے کسی شیخ نے تحفہ اور ہمدردی کے طور پر گوادر میں ایک یا دو جنریٹر دیئے ہیں کیونکہ وہاں بجلی کی بڑی قلت ہے۔ ابھی تک ان کو سیٹ نہیں کیا جا رہا ہے لہذا ہم متعلقہ حکام سے کہتے ہیں کہ واپڈا والوں سے کہا جائے کیونکہ وہ بالکل تیار ہیں ، ان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے ۔لہذا ان کو فٹ کیا جائے۔ وہاں پہلے بارہ گھنٹے بجلی سپلائی ہوتی تھی اور ابھی محکمہ کی طرف سے بجلی کی سپلائی نو گھنٹے کر دی گئی ہے ۔ ہماری یہ demand تھی کہ بجلی کی سپلائی پندرہ گھنٹے کی جائے تو لہذا اس کا بھی نوٹس لیا جائے ۔ آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے دو دفعہ بنوری ٹاؤن کا پوائنٹ آؤٹ کیا تھا لیکن چیف منسٹر سندھ نے کہا تھا کہ میں ملزموں کو دو یا چار دن میں گرفتار کراتا ہوں لیکن ابھی تک اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ۔ کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا ہے ۔ جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر کے نوٹس میں لایا جائے تاکہ اس پر کوئی کارروائی کی جائے سکے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔جی ظفر اللہ خان جمالی۔

میر ظفر اللہ خان جمالی ۔ جناب والا! میں صرف ایک منٹ لوں گا ۔ جیسے کہ ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب ڈاؤن سائزنگ کی بات کر رہے تھے تو اس کے متعلق آج اخبار میں خبر تھی کہ یو بی ایل میں کافی لوگ نکالنے کے بعد ' ڈاؤن سائزنگ کرنے کے بعد 'پھر آٹھ آدمی کنٹریکٹ پر دوبارہ لے لئے ہیں ۔ ان میں سے کسی کی ماہوار تنخواہ ساٹھ ہزار روپے ہے اور کسی کی اسی ہزار روپے ہے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو two faced پالیسی ہے۔ یہ حکومت کے اپنے فائدے میں بھی نہیں ہے ' اگر ڈاؤن سائزنگ کرنی تھی تو دوبارہ کنٹریکٹ پر کیوں لئے ہیں ؟ اگر یہ اتنے بڑوں کو کنٹریکٹ پر لے سکتے ہیں تو جناب چیئرمین صاحب! پھر چھوٹوں کا تو کوئی قصور نہیں ہے ۔ میں وزرا صاحبان سے گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم two faced پالیسی تو کسی غریب آدمی کو بھلی نہیں لگتی ۔ آپ ایسے نہ کریں یا ان آٹھ آدمیوں کو بھی نکال دیں یا جو نکالے ہوئے ہیں ' ان کو بھی واپس لے آئیں ۔ شکریہ جی ۔

Mr. Chairman: Thank you. I will read the prorogation order.

"In exercise of the powers conferred by Clause I of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Thursday, 13th November 1997.

Sd/-

Farooq Ahmed Khan Leghari

President.

(The Session then Prorogued sine die)